# دیباچہ

حمد خدا و نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
قلم اوٹھانا گویا چھوٹا منہہ بڑی بات ہے اوسکی شان
مین جب خود اوس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فرمایا ہو تو
ہم کیا اور ہماری ہستی ہی کیا جو اوس بے چون و چرا
خالق ہر دو سرا کی حقیقت کو سمان کرسکین اور اوس کے

فرماجس کی عدل گستری و انصاف پروری
نے نوشیروان عادل کا نام ہمارے لوح دل سے
حرف غلط کی طرح مٹا دیا اور جس کے جود
وسخا بذل وعطا نے حاتم طائی کی سخاوت
کا قصہ بھلا دیا ہر قوم وملت کے لوگ آزادی
سے بسر کرتے ہین اطمینان اور امن وامان کو
یومافیوماً ترقی ہے رعایا کی اصلاح معاش ومعاد
کے واسطے جابجا متعدد ذرائع تعلیم وتربیت
کے مہیا کئے ہین صحت عامہ وامن عامہ کے لئے
صفائی و پولیس کا انتظام جس حُسن وخوبی کے
ساتھ ہو رہا ہے اگر اوس کا مقابلہ زمانہ سابق
کے ساتھ کیا جائے تو آسمان وزمین کا فرق
نظر آتا ہے غرض کہ ہمارے بادشاہ ذیجاہ کا عہد

رسول مقبول کی شان مین صرف یہہ مصرع کافی ہے

**مصرع**۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ اس کے بعد

ہمارا عین فرض ہے کہ اپنے خداوند مجازی پادشاہ

عالم پناہ سکندر شوکت دارا حشمت رستم دوران

ارسطوے زمان سلطان ابن السلطان ظل سبحانی

خلیفتہ الرحمانی حضرت قدر قدرت آصف جاہ

مظفر الممالک مظفر الدولہ نظام الملک نظام الدولہ

**میر محبوب علیخان بہادر** - جی - سی

ایس - آئی - وجی - سی بے خلد اللہ ملکہ و دولتہ

و ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ کی عہد معدلت مہد کی چند

بیش بہا نعمتون کا ذکر کرکے خدائے عزوجل

کی رحمت کاملہ کا شکریہ ادا کرین کہ ہم کو

ایسا نیک سیرت رعایا پرور پادشاہ کرامت

جو شجرہ ذیل سے بخوبی ظاہر ہو گا۔

میرے جدِ اعلیٰ

رائے خوب چند — ملازمت و تقرب نواب تیغ جنگ شمس الامرا بہادر سے مفخر و ممتاز تھے

اون کے فرزند

رائے سروپ چند — بعہد نواب فخر الدین خان شمس الامرا امیر کبیر اول اپنے آبائی خدمت سے سرفراز رہے۔

اون کے فرزند

رائے نبسی دہر داس — بزمانہ نواب عمدۃ الملک مرحوم امیر کبیر دوم خاص تقرب کا اعزاز رکھتے تھے۔

ہر طرح سے ہم رعایائے دکن کے حق مین رحمت
و برکت کا زمانہ ہے۔

خدایا برحمت نظر کردہ  کہ این سایہ بر ملک گستردہ

اللہ جلشانہ اس پادشاہ عادل کو تا قیام شمس و قمر
قایم و برقرار رکھے اور اسکے دوست شاد و دشمن
برباد ہون آمین یا رب العالمین۔

## سبب تالیف کتاب

مجھکو جو تعلق خانہ زادی اور فدویت کا سرکار
نواب سراسمانجاہ مرحوم و مغفور سے تہا اوس سے
اکثر ناظرین واقف ہون گے یہ کوئی جدید تعلق
نہین ہے بلکہ پانچ پشت سے مین اور میرے
بزرگ اس سرکار کے نمک خوار رہتے آئے

کی طرح میرے سر پر ٹوٹ پڑا تہا مقابلہ کر سکتا
لیکن مین اپنے آقائے ولی نعمت مرحوم و مغفور نواب
سر آسمان جاہ کا شکریہ کسیطرح ادا نہین کر سکتا ۔
اگر ہر موی من گردد زبانے ٭ زاورانم بہر یک داستانے
نیارم گوہر شکریش سفتن ٭ سر موے زاحسانیش گفتن
کہ باوجود اکثر لوگون کی سخت مخالفت کے مجھ پر مربیانہ
و پدرانہ شفقت مبذول فرمائے اور جملہ خدمات
متعلقہ سرکار پائیگاہ جو والد مرحوم کے متعلق تہین باوجود
صغر سنی اور کم لیاقتی کے مجھکو سرفراز فرمایا
اور ہر دم و ہر لحظہ مجھے اپنے سلسلہ تعلیم کو
جاری رکہنے کی ہدایت فرمایا کرتے تہے جسکی
وجہ سے مین کچھہ عرصہ تک سلسلہ درس و
تدریس جاری رکھہ سکا ورنہ زمانہ کی نامساعدت

اون کے نواسے
رائے تلجا پرشاد جو اس ناچیز کے والد تھے
خاص مورد عنایات عمدۃ الملک
مرحوم و آسمانجاہ مرحوم و مغفور
کے تھے۔

اس آبائی ملازمت کے لحاظ سے گویا مین اور میرا
تمام خاندان ساختہ و پرداختہ اس سرکار کا ہے
جسوقت میرے والد کا انتقال ہوا میری عمر
(۱۶) سال کی تھی اور مین مدرسۂ عالیہ کے
سول سروس کلاس مین تعلیم پاتا تھا میرے
لئے یہہ سخت دشواری کا زمانہ تھا نہ میری
سر پر کوئی بزرگ تھا جو سرپرستی کرتا نہ مجھہ مین
اسقدر تجربہ کہ اس ناگہانی حادثہ کا جو قیامت صغریٰ

اس قدر بہروسہ نہ تہا کہ اس کار عظیم کو جو ایک
لایق و فایق مصنف کا کام ہے انجام دیسکون گا
کچہہ تو اپنی کم استعدادی اور کچہہ علالت مزاج
کے باعث کئی سال تک یہہ خیال میرے دل ہی
مین رہا بالآخر مین نے ڈرتے ڈرتے اپنے معزز
احباب رائے بالمکند صاحب منصرم ناظم
فوجداری بلدہ و رائے جگت نارائن صاحب
سے ایک روز اس کا ذکر کیا دونون صاحبون
کا مین بہت مشکور ہون کہ اونہون نے مجہے
ہمت دلائی اور ایک زبان ہوکر فرمایا
کہ چاہے کیسے ہی دشواریان پیش آئین
ضرور اس فرض کو ادا کرنا چاہیئے اور نواب
صاحب مرحوم مغفور کی بندہ نوازیون

نے جو صدمۂ عظیم میرے سر پر اس کم سنی کی
حالت مین ڈالا تہا اس سے ہر طرح کی خرابیون
کے پیدا ہونے کا اندیشہ تہا ہوش سنبہالنے
کے بعد جب مین ہر وقت نواب صاحب مرحوم
و مغفور کی خدمت مین حاضر رہنے لگا تو اون مراحم
و الطاف مین اور بھی زیادتی ہوئی اگر اس
بندہ پروری کے حالات پورے پورے لکھے
جاوین تو اور ایک کتاب بنجائے۔ المختصر
نواب صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال کے بعد
سے مجھے ہر وقت اس بات کی دہن رہا کرتی تہی
کہ اپنے آقائے ولی نعمت کی ایک مکمل لائف لکہون
لیکن یہہ خیال مین ہمیشہ اپنے دل مین رکہتا تھا
زبان پر نہین لاتا تہا کیونکہ مجھ اپنے تجربہ و لیاقت پر

ہونے کی نوبت نہین آئی تہی اگر وہ سفر نامہ
بہی اس سوانح عمری کے ساتہہ شائع ہو جائے
تو اسکی قدر و خوبی دہ چند ہو جائیگی چنانچہ
اس خیال کے پیدا ہوتے ہی مین اپنے معزز
دوست مولوی سید مرتضی صاحب کی خدمت
مین پہونچا جن کے پاس مسودۂ روزنامچہ امانتاً
رکھا ہوا تہا مین مولوی صاحب موصوف
کا کمال ممنون ہون کہ صاحب موصوف نے
میرا خیال سنتے ہی مسودۂ مذکور بطیب خاطر
مجہے عنایت فرمایا جو مین نے حرف بحرف
اس کتاب کے حصۂ دوم مین شائع کر دیا ہے
ناظرین کتاب کو اس سفر نامہ سے بہی علاوہ
سیر یورپ کے اور بہت سے حالات

اور پدرانہ شفقتون کا کچھہ شکریہ اگر ادا ہوسکتا ہی
تو اسی ذریعہ سے۔ یہہ سُنتے ہی مین نے اس
بھاری بوجھہ کو اوٹھانے کا مصمم قصد
کر لیا اور فوراً کام شروع کر دیا اور چار پانچ
مہینے کے لگاتار کوشش ومحنت مین جسقدر
حالات نواب صاحب مرحوم و مغفور کے
دریافت ہوسکے فراہم کرکے اپنی ٹوٹی پھوٹی
زبان مین لکھہ کر ناظرین کے سامنے پیش
کر دئے۔ جس زمانہ مین مین سوانح عمری
لکھہ رہا تہا مجھے خیال پیدا ہوا کہ نواب صاحب
مرحوم و مغفور نے اپنے سفر ولایت یورپ کا
روزنامچہ اپنے دست مبارک سے مرتب
فرمایا تہا۔ لیکن بعض وجوہ سے اسکے طبع وشائع

بہادر دام اقبالہ اور اپنے معزز دوست فال
بہادر صاحب کا بھی بدل مشکور رہون کہ جب
مین نے سوانح عمری کا مسودہ اون صاحبون
کی خدمت مین بغرض اصلاح پیش کیا تو اونہون
نظر ثانی کی تکلیف گوارا فرمائے مین مولوی
سجاد علی صاحب نائب معتمد مجلس انتظامی
پائیگاہ کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا
کہ صاحب موصوف نے کاپی و پروف کی
صحت اور کتاب کی چھپائی مین بڑی قیمتی مدد
دی آخر مین مسٹر دوسا بھائی صاحب
پرائیویٹ سکرٹری پائیگاہ کا بھی تہ دل سے
شکریہ ادا کرنا مین اپنا فرض سمجھتا ہون
کیونکہ صاحب ممدوح نے اپنے اوپر تکلیف گوارا

نواب صاحب مرحوم ومغفور کے معلوم ہو سکتے
ہین - یہہ کتاب دو حصون پر مشتمل ہے حصۂ اول
مین نواب صاحب مرحوم ومغفور کی مکمل
سوانح عمری ہے جو مین نے اپنی بساط کے
موافق معتبر ذرائع سے حالات دریافت
کرکے بے کم و کاست لکھے ہین اور حصۂ
دوم مین نواب صاحب مغفور کا لکھا ہوا سفرنامہ
یورپ ہے -

## شکریہ

مین اپنے کرم فرما و استاد شفیق جناب
مولوی محمد کامل صاحب اوستاد و اتالیق نواب
صاحب قبلہ نواب محمد معین الدین خان

عالیجناب نواب امیر اکبر سر آسمانجاہ بہادر مرحوم و مغفور

مراسلہ دفتر پریویٹ سکرٹری واقع ۲۲ شہریور سنہ ۱۳۱۲ ف

نشان
۱۶۳

منجانب دوسابہائی نوشیروانجی پریویٹ سکرٹری
خدمت تیجرائے جیو مہتمم خزانہ متفرقات سرکار پائیگاہ

مقدمہ

ترتیب وطبع کتاب سوانح عمری
سرکار مرحوم ومغفور

آپ جو مسودہ کتاب سوانح عمری نواب صاحب مرحوم ومغفور واسطے ملاحظہ حضرت پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ دام ظلہا کے لائے تھے مینے بھی اوس کے طبع کے متعلق عرض کیا تہا

فرما کر اِس سوانح عمری کے شائع کرنے
کی منظوری جنابہ حضرتہ پادشاھزادی
بیگم صاحبہ قبلہ کی پیشگاہ سے حاصل کر کے
میری محنت و جانفشانی کو ٹھکانے لگایا
چنانچہ نقل مراسلہ دفتر پریویٹ سکرٹری
جسکے ذریعہ سے اجازت طبع کتاب صادر ہوئی ہے
درج ذیل ہے۔

نقل مراسلہ دفتر پریویٹ سکرٹری

بھیجتا ہون آپ اپنی خاص نگرانی مین صحت کے ساتھہ
اسکی چھپائی کا انتظام و بندوبست فرمائی مین بہی آپکی
اس محنت و جانفشانی پر اور نیز اوس دلچسپی پر جو آپنے
اس کام مین لیا ہے بہت خوشی کے ساتھہ مبارکباد دیتا ہون
و ۲ ۔ مین نے آپ سے کہا تہا کہ اور بھی مواد قابلِ
اندراج یعنے انگریزی تحریرات وغیرہ جو دفتر پریوی
سکرٹری مین موجود ہے اور جسکے اندراج سے کتاب کو
دوبالا رونق ہوگی وہ بھی دیتا ہون حسبہ بھول احانت
حضرتہ ممدوحہ بسبت قطعہ اصل کاغذات انگریزی اسکے
ساتھہ مرسل ہین ولایت کے سفر کے محل و موقع پر اونکا
ترجمہ شریک کرنا آپ مناسب سمجھین گے فقط

شرحدستخط

دوسا بھائی

ارشاد ہوا کہ چونکہ مین سفر و حضر مین مرحوم
مغفور کے ہمیشہ ہمراہ رکاب رہا کرتا تھا
اپنے معلومات و واقفیت و ذمہ داری
سے اس کتاب کی صحت و ترمیم مین مدد
دون مین نے جہان تک اس کتاب کو دیکھا
بیشک آپ نے بہت بڑی محنت و جانفشانی
کے ساتھہ اس ذخیرہ کو جمع کیا ہے اور حضرت
ممدوحہ نے آپ کی اس محنت کو قدر
کی نظر سے ملاحظہ فرماکر اجازت طبع کرانیکی
دی ہے اس کتاب کو مین نے اپنے معلومات
کے لحاظ سے جہان جہان ترمیم و اصلاح
مناسب و ضروری سمجھا درست کر دیا ہے
اور بذریعہ اس تحریر کے آپ کے پاس

خطاب

# پیدائش و حالات خاندانی

آپکا نام نامی و اسم گرامی محمد مظہر الدین خان بہادر اور خطاب رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر تھا۔ آپکا سال تولد ۱۲۳۹ھ مطابق ۱۸۲۳ء ہجری ہے۔

آپ نواب سلطان الدین خان بہادر سیفت جنگ بشیر الملک مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے اور نواب محمد فخر الدین خان بہادر رفیع جنگ

# التماس مصنف

اخیر مین ناظرین سے اس امر کی امید رکھتا ہون کہ اس اہم کام مین جو میری لیاقت و تحریر سے بہت زیادہ اور میری سعی کا پھلا نتیجہ ہے اور جسکو مین نے اپنے استعداد و حوصلہ کے موافق بے ربط و پریشان عبارت مین مرتب کرکے آپ صاحبون کے روبرو پیش کیا ہے اگر کوئی سہو و خطا جس سے بمقتضائے بشریت بچنا ممکن نہین نظر آئے تو اوسکو بچشم عفو ملاحظہ فرماوین گے فقط

نیاز پیرائے

تیجرائے

اور اپنے مشورون مین شریک کرنے لگے ۔

شیخ محمدؐ ابو الخیر خان کے قیمتی مشورون کی وجہ سے نظام الملک بہادر ان کے بہت گرویدہ ہوے اور روز بروز انکی رفاقت بڑہتی گئی ۔ اور نظام الملک بہادر کے دل مین انکی جگہہ زیادہ ہوتی گئی یہان تک کہ نظام الملک بہادر کی سفارش سے شیخ محمدؐ ابو الخیر خان کو دربار دہلی سے خطاب خانی و بہادری ۔ دو ہزار سوار اور پانچ ہزار پیادونکی سپہ سالاری مرحمت ہوئی ۔

نظام الملک بہادر نے دکن پہونچکر ابو الخیر خان کو مالوہ کا نائب صوبہ اور منڈوکا موجدار مقرر کیا اور کچہہ دنون کے بعد چار ہزار سوار اور دو ہزار پیادون کی کمان ان کے سپرد کرنے کے علاوہ نوبت و نقارہ سے سرفرازی بخشی ۱۷۴۵ء مطابق سنہ ۱۱۶۲ھ مین جب غفران مآب نظام الملک بہادر نے ابو الخیر خان بہادر کو باپونایک ایک معزز منصب سردار کے مقابلہ مین روانہ کیا تو اسوقت بہادر معزز

شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر مرحوم کے پوتے تھے
اس خاندان کے مورث اعلا حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج
رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حضرت امیر المومنین شیخ عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ خلیفہ دوم کی اولاد سے تھے۔

شاہان مغلیہ کے زمانہ مین یہ خاندان ہیرو پور علاقہ خیر آباد ملک اودہ مین آکر
آباد ہوا تہا۔ اور پہر آگرہ کے قریب شکوہ آباد نامی ایک بستی مین چلا گیا۔
حضرت خلد آشیان اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ دہلی کے زمانہ مین اس
خاندان مین دیوان شیخ محمد بہاء الدین تعلقہ شکوہ آباد کی صدارت کے
عہدہ پر ممتاز و سرفراز تھے اون کے صاحبزادہ شیخ محمد ابو الخیر خان مقام
شادی آباد منڈو مین جو مالوہ مین واقع ہے سکونت پذیر تھے اور دربار دہلی
سے منصب پاتے تھے۔

جسوقت نظام الملک بہادر صوبہ دار مالوہ ہوے شیخ محمد ابو الخیر خان
سے ملاقات کرکے بہت خوشنود ہوے اونکو اپنی رفاقت مین جگہ دی

حیات مین منصب اور خطاب خانی اور بہادری سے ممتاز ہو چکے تھے۔

## ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر

ابو الخیر خان شمشیر بہادر کے انتقال کے بعد جب نواب نظام علیخان بہادر ۱۱۹۰ھ مین برہان پور تشریف فرما ہوے اوسوقت نواب ابو الفتح خان بہادر کو بلحاظ وفاداری پدر بہادر معزنبطر قدمانوازی محمد ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر کے خطاب موروثی سے مفخر وممتاز فرمایا۔

ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر نے بہت جلد نواب نظام علیخان بہادر کے مزاج مین رسوخ اور درخور حاصل کرلیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نواب رکن الدولہ وزیر دکن کے قتل کے بعد ان کے منصب مین حضور نظام علیخان بہادر نے بہت کچھہ اضافہ فرمایا پانچہزار سوار اور تین ہزار سوارونکی کمان انکے سپرد ہوئی۔ نشان۔ علم۔ پالکی۔ نالکی۔ نوبت۔ ونقارہ۔ روشن چوکی اور خطاب شمس الدولہ سے مفخر وممتاز ہوے

بکمال شجاعت و مردانگی مقابلہ کرکے نایک مذکور کو ہزیمت فاش
دی۔ اسکے بعد ابو الخیر خان بہادر بنگلانہ کے فوجدار اور خاندیس
کے نائب صوبہ مقرر ہوے سنہ ۱۱۶۳ھ مین نواب ناصر جنگ شہید
کے عہد مین آپ خطاب شمشیر بہادر سے ممتاز اور اورنگ آباد
کے نائب صوبہ داری کے منصب پر سرفراز ہوے۔
نواب صلابت جنگ امیر الممالک خلد مکان کے عہد مین آپ
پالکی و ماہی مراتب و خطاب امام جنگ اور دوسرے اعزاز مع
سہ سالاری پانچہزار پیدل اور چار ہزار سوار سے سرفراز ہوے
سنہ ۱۷۵۲ء مطابق ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ مین ابو الخیر خان بہادر کا
انتقال ہوا اور برہان پور مین دفن ہوے۔ آپ کے دو صاحبزادے
تھے ایک ابو البرکات خان بہادر المخاطب بہ امام جنگ محمد بہاولد ان خان
دوم جو باپ کے حیات ہی مین بمقام برہانپور انتقال فرما چکے تھے
اور دوسرے محمد ابو الفتح خان بہادر شمس الملک جو باپ ہی کے

اور خطاب شمس الملک و شمس الامرا سے سرفراز ہوے - تیغ جنگ شمس الامرا بہادر کی نشست دیوان خاص مین ہوتی تہی - ان کے ماتحتین جسقدر افسر اور عہدہ دار تھے اون پر کامل اعتماد اور اعتبار کیا جاتا تہا - یہ لوگ بہی حضور نظام کے قدمون تک بلا روک ٹوک جا سکتے تھے - تیغ جنگ شمس الامرا بہادر بڑے قوی ہیکل جوان زبردست اور بڑی ہمت و بہادری کے آدمی تھے - جو زرہ بکتر وہ در بر کیا کرتے تھے ابہی تک اس خاندان مین بطور یادگار چلا آتا ہے - انکا انتقال ۱۲۰۶ھ مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۷۹۱ء کو حیدرآباد مین ہوا اور حضرت سید حسن برہنہ شاہ قدس سرہ کی درگاہ مین اپنے خاص مقبرہ مین دفن ہوے -

## محمد فخر الدین خان بہادر شمس الامرا ثانی امیر کبیر اول

ابو الفتح خان تیغ جنگ بہادر کے انتقال کے وقت اگرچہ اون کے صاحبزادے محمد فخر الدین خان صغیر سن تھے - تاہم تمام خطابات اور

انکی وفاداری اور جان نثاری ضرب المثل تہی۔ نواب نظام علیخان بہادر
کے دل مین انکا اسقدر اعتبار اور اعتماد تہا کہ اُنہون نے اپنی سلطنت
کے اکثر اہم امور انہین کے اعتبار و بہروسہ پر چہوڑ دئے تھے اگرچہ نواب
نظام علیخان بہادر نے بارہا یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ کو منصب جلیلہ
وزارت سے سرفراز فرماوین لیکن آپکو ہمیشہ اوس کے قبول کرنیسے
انکار رہا۔ اور یہ عذر پیش کرتے رہے کہ مین بجائے ملکی خدمات کے
فوجی خدمات کے لئے زیادہ مناسب و موزون ہون۔ آپکی روش
ہمیشہ سپاہیانہ رہی۔ آپ سپاہی دوست نجبا و شرفا پرور تھے۔
حضور نظام علیخان بہادر نے پائیگاہ یا باڈی کارڈ کے دس ہزار فوج
اور باقاعدہ کے چار ہزار فوج کی کمان پر آپکو مقرر فرمایا۔ اور
اوسکے اخراجات کے لئے ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء مین باون لاکھ روپیہ
سالانہ کی جاگیر آپکو عطا ہوئی جو جاگیرات پائیگاہ سے موسوم ہے اور
ابتک اسی خاندان مین بغرض نگہداشت فوج پائیگاہ چلے آتی ہے۔

جنکے نام یہ ہین۔ شمس الہندسہ۔ ستہ شمسیہ۔ رسالۂ کرۃ الارض۔ رسالۂ جغرافیہ۔ اور رسالۂ کیمیا وغیرہ آپنے کئی ایک سائنٹفک کتابون کے ترجمے بہی زبان انگریزی اور یورپ کے دوسری زبانون سے فارسی اور اردو مین کئے تھی۔

آپ کے محل مین ابتک بہی کیمیاوی تجربات کے آلات موجود ہین جو انگلستان اور یورپ کے دیگر ممالک سے بصرف زر کثیر منگوائے گئے تہے ان آلات کو آپنے نمایش کے طور پر نہین منگوایا تہا بلکہ ہر ایک آلہ کو خود استعمال کرنیکی لیاقت و قابلیت رکہتے تھی آپ کی تعمیر کردہ عمارت موسوم بہ جہان نما۔ اُس زمانہ مین واقعی اسم بامسمیٰ تہی دور دور سے شایقین اُسکو دیکہنے کی غرض سے آتے تھے اور یورپ تک اس مکان کی شہرت تہی اُس زمانہ مین حیدرآباد مین اس کی مثل کوئی ایسی عالیشان سجی ہوئی عمارت نہ تہی۔

اعزاز مورونی حضور نظام علیخان بہادر نے آپکو بخش دئے۔ اور ۱۷۹۹ء
مطابق ۱۲۱۵ھ مین اپنی صاحبزادی بشیر النسا بیگم صاحبہ سے آپکی
شادی کردی۔ اور خاص نوازشات وعنایات شاہی آپ کے
حال پر مبذول فرمائین یہ اعزاز ایسا عطا ہوا کہ جسکی بدولت
آپ گویا خاندان شاہی سے وابستہ ہوگئے۔
جو جو عنایات ونوازشات غفران مآب نواب نظام علیخان
بہادر نے اپنے دور مین مبذول فرمائین تہین وہی نواب سکندر جاہ
بہادر مغفرت منزل ونواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل کے
عہد مین بہی جاری رہین۔ بلکہ اور زیادتی عمل مین آئی اور نواب
ناصر الدولہ بہادر کے عہد مین آپ خطاب امیر کبیر سے ممتاز فرمائے
گئے۔ فخر الدین خان امیر کبیر بہادر نہایت ذکی الطبع علم دوست
تھے آپکو علوم حکمت وریاضی مین بڑا دخل تہا۔ جر ثقیل اور فن عمارت
مین کمال رکہتے تھے آپ کی تصنیفات سے چند کتابین مشہور رہین

مستعفی ہوگئے لیکن اہم امور ریاست مین ہمیشہ اپنے قیمتی مشورون سے
حضرت بندگانعالی کو مدد دیتے رہے تعلیم سے بھی آپ کو اسقدر
دلچسپی تہی کہ حیدرآباد مین آپ ہی نے پہلا مدرسہ اپنی دیوڑہی
مین قایم فرمایا جو ابتک جاری ہے اور جس کا نام بہی آپ ہی کے
نام نامی کے ساتہہ منسوب یعنی مدرسہ **فخریہ** کہلاتا ہے
جس مین فارسی وعربی وریاضی کی تعلیم ہوتی ہے۔
آپ نے اپنے خاص ملازمین سے چند طالب العلمون کو انگریزی
ڈاکٹرون کے ذریعہ سے فن طبابت انگریزی کی تعلیم دلائی جس سے
وہ لوگ فن مذکور مین لایق وفایق ہوکر حیدرآباد کے مشہور اطبا ہوے
انہین مین سے ڈاکٹر محمد اشرف صاحب پدر نواب لقمان الدولہ
بہادر حال اسسٹاف سرجن حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
وڈاکٹر محمد فیض اللہ خان صاحب فضل الحکما رجو نواب عمدۃ الملک
بہادر امیر کبیر و نواب افضل الدولہ بہادر کے بہی معالج رہے ہین تہے

اپکو تعمیرات وغیرہ مین اسقدر دخل تہا کہ نواب افضل الدولہ
مغفرت مکان نے جو محلات اپنے عہد مین تعمیر کرائے وہ آپ ہی کے
زیر اہتمام و نگرانی تیار ہوے جن کے نام افضل محل و مہتاب محل
و آفتاب محل وغیرہ رکہے گئے اور جو حیدرآباد مین بے نظیر ہین
اور تمام حضوری محلات اور دیوڑہیون مین اس شان کی کوئی
عمارت نہین ہے۔ حیدرآباد مین مغربی طرز پر فوج کی آراستگی
و قواعد وغیرہ آپ ہی کی ایجاد ہے۔ حیدرآباد مین سڑک
کی ابتدا آپ ہی نے کی برابر اپنے دولتخانۂ مبارک سے باغ
جہان نما کتبگی مین جانے کے لئے۔ سڑک تیار کرائی اسکے قبل
حیدرآباد مین کہین سڑک نہ تہی

نواب ناصرالدولہ بہادر غفران منزل کے عہد مین آپ نے
چہہ ماہ مملکت امور وزارت کو بہی حسب خواہش حضور پر نور
انجام دیا تہا اور بعد بوجہ کبر سنی و ضعیفی اوس خدمت سے

بشیر الدولہ بہادر۔

(۳) نواب محمد بدر الدینخان معظم الملک بہادر نے (۱۲۵۹ھ) مین داعی اجل کو لبیک کہا۔ باقی دو صاحبزادہ جو بعد اون کے زندہ رہے اون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب محمد رفیع الدین خان بہادر۔ (۲) نواب محمد رشید الدینخان بہادر

سنہ ۱۸۴۶ء مطابق سنہ ۱۲۷۹ھ مین نواب فخر الدینخان بہادر کا انتقال ہوا۔ اور نواب محمد رفیع الدین خان بہادر اون کے جانشین اور خطاب موروثی یعنے شمس الدولہ شمس الامرا امیر کبیر سے سرفراز و ممتاز ہوے

## نواب محمد رفیع الدین خان بہادر

نواب محمد رفیع الدین خان بہادر بھی مثل اپنے پدر بزرگوار کے علم دوست شعر پرور تھے۔ آپ خاندانی لحاظ سے خاص نواسے نواب نظام علیخان بہادر کے تھے اسلئے آپکا خاص طور پر اعزاز برٹش گورنمنٹ اور سرکار نظام مین تھا۔

نواب فخر الدین خان امیر کبیر بہادر کے پانچ فرزند
اور دو صاحبزادیان تہین تین صاحبزادے جن کے نام درج
ذیل ہین نواب صاحب ممدوح کے حیات ہی مین انتقال فرما چکے تھے
(۱) نواب فرید الدین خان بہادر ۱۲۱۷ھ مین پیدا ہوے اور ۱۲۳۱ھ
مین بعمر ۱۴ سال عین عنفوان شباب مین فوت ہوے۔
(۲) نواب سلطان الدین خان سبقت جنگ بشیر الملک بہادر
جو ۱۸۱۲ء مطابق ۱۲۲۹ھ مین پیدا ہوے اور ۱۸۴۴ء موافق ۱۲۶۱ھ
مین داغ مفارقت ابدی دیگئے آپ کی شادی ۱۸۴۳ء مین سلطانی بیگم
صاحبہ ہمشیرۂ نواب ناصر الدولہ بہادر صاحبزادی سکندر جاہ بہادر
سے ہوئی آپ نے جسوقت رحلت فرمائی آپکا سن شریف
۳۱ سال کا تہا آپ اسقدر حسین و صاحب جمال تھے کہ جس کا نظیر
مرا مین نہ تہا۔ آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک نواب
محمد وزیر الدین خان محتشم الدولہ دوسرے نواب محمد مظہر الدین خان

سالارجنگ مرحوم سے معذرت نامہ لکھوا کر حضور مین داخل کرایا
جس سے سالار جنگ مرحوم اور نواب افضل الدولہ بہادر
مین از سر نو صفائی ہوگئی اور حضور پر نور کی خاطر اقدس مین اپنے
وزیر کی جانب سے کوئی ملال باقی نرہا۔ اس کے بعد حضور پر نور نے
عیدالفطر کے دربار مین سالار جنگ مرحوم کی بڑی عزت افزائی
فرمائی اور پانچ پارچہ کا خلعت قیمتی پچاس ہزار روپیہ کا
دربار عام مین عطا فرمایا اوسوقت جیمز آباد کے رزیڈنٹ
سرجارج یول صاحب تھے۔ آپ بڑے مخیر و شرفا پرور تھے آپکی
داد و دہش ایسی پوشیدہ ہوتی تہی کہ جس کو آپ دیتے تھے
دوسرے کو خبر نہین ہوتی تہی۔ آپ نے اپنے زمانۂ حکومت
مین نہ کوئی عمارت تعمیر کی اور نہ دوسرے اخراجات کئے
صرف نگہداشت فوج و ملازمین کے سوا اگر آپ کے زمانہ مین
دیکھا جائے تو کچھہ دوسرا خرچ نہین ہے البتہ لکھو کہار روپیہ سالانہ

نواب ناصرالدولہ بہادر و افضل الدولہ بہادر کی خاص توجہ
آپکے حال پر مبذول تہی - جسوقت سر سالار جنگ مختارالملک
مرحوم اور افضل الدولہ بہادر حضور نظام مین کشیدگی خاطر
پیدا ہوئی اور وہ کشیدگی اس حد تک پہونچی کہ نواب مختارالملک
مرحوم اپنی خدمت سے استعفا پیش کرنے پر مجبور ہوے تو
حضور نظام کا رجحان اس امر پر ہوا کہ نواب صاحب مرحوم
اس عہدۂ جلیلہ کو اپنے ذمہ لین - لیکن چونکہ نواب صاحب
مرحوم اس امر سے پورے واقف تھے کہ سالار جنگ مرحوم
جفاکش و کارگزار وزیر ہین اور سرکار نظام و برٹش گورنمنٹ
کے خیرخواہ ہین آپنے اونکی علیحدگی کسیطرح پسند نہین فرمائی
اور درمیان مین پڑکر بمشورۂ رزیڈنٹ صاحب سر سالار جنگ
مرحوم کے استقلال مین بڑی کوشش کی - اور خاص اعلیحضرت
بندگانعالی سے اس امر مین بہت کچھہ عرض و معروض کرنیکے بعد

کی کم سنی کی وجہ سے گورنمنٹ آف انڈیا کو جدید طرز کے انتظام
کی ضرورت محسوس ہوئی اُسوقت نواب وائسرائے
گورنر جنرل ہندوستان نے مشورہ کونسل خود نواب صاحب
ممدوح کو نائب حضور و کو ریجنٹ مقرر فرمایا اور سر سالار جنگ
اول کو جو اوسوقت منصب مدار المہامی پر سرفراز تھے
ہدایت ہوئی کہ آپ کے مشورہ و اتفاق سے امورات
ریاست کو انجام دیں۔ آپ نے اپنی زندگی تک اس
اہم فرض کو اس خوبی و خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ گورنمنٹ
آف انڈیا تک خوشنود و ممنون رہی آپ کے
یعنے نواب رفیع الدین خان عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر
ثانی کے کوئی اولاد نہ تھی۔ آپ نے اپنے خاص بھتیجوں
(نواب وزیر الدین خان) و (نواب محمد مظہر الدین خان) کو
جو (نواب محمد سلطان الدین خان) کے بیٹے تھے۔ مثل اپنے

صرف خیرات و غربا پروری مین صرف ہوتا تہا۔ آپ کے
قوے بالکل نحیف تھے اور غذا بہت ہی قلیل مقدار۔ اوایل
عمر مین آپ بہت قوی اور تنومند تھے لیکن مشہور ہے کہ ایک
وقت آپکو ہیضہ کی شکایت ہوگئی تھی جب سے آپ نے
بالکل کہانے مین احتیاط اختیار فرمایا تہا جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آپ
بالکل ضعیف القویٰ ہوگئے تھے آپ پر انگریزی گورنمنٹ کا
اسقدر اعتبار و اعتماد تہا کہ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے
کے صغر سنی کے زمانہ مین بالکل آپ ہی کی تجویز و مشورہ پر
سالار جنگ بہادر کی حکمت عملی منحصر تھی اور آپ بہی ایسے خیرخواہ
دولتِ آصفیہ تھے کہ سر سالار جنگ بہادر کی ہر عمدہ تجویز و
تحریک کی منظوری و امداد مین کبہی دریغ نہین فرماتے تھے
جب ۱۲۸۵ھ مطابق ۱۸۶۹ء مین نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ
خامس کا انتقال ہوا۔ اور اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے

کہ اپنے نور نظر و لخت جگر کی تعلیم و تربیت کس طرح فرمائی ہوگی
نواب محمد مظہر الدین خان بشیر الدولہ سپہر آسمان جاہ بہادر
کی عمر جسوقت آپکے والد نواب سلطان الدین خان بشیر الملک
کا انتقال ہوا پانچ چھہ سال کی تھی۔ اسوجہ سے آپ کی پرورش
و پرداخت وغیرہ تا سن بلوغ شاہزادی صاحبہ یعنے
نواب بشیر النسا بیگم صاحبہ محل نواب فخر الدین خان مرحوم نے
کی جو خاص آپکی دادی تہین۔ ہر وقت اپنے پاس رکہتی تہین
اور نہایت ناز و نعم سے آپنے پرورش فرمایا اور بعد بلوغ
آپکی تعلیم و تربیت زیر نگرانی آپکے عم بزرگوار یعنی رفیع الدین خان
نواب عمدۃ الملک بہادر کے ہوئی آپ کی فارسی و عربی و علوم
ریاضیہ کی نہایت عمدہ طرح پر تعلیم ہوئی اور سخت اہتمام تہا
کیونکہ آپکے عم بزرگوار وجد امجد نہایت علم دوست
اور خود ہر ایک علم مین لایق و عالم تہے آپ کی بسم اللہ

فرزندون کے پرورش فرمایا اور اون کی تعلیم و تربیت
و پرداخت مین وہی دلچسپی آپکو تھی جو ہر شخص کو اپنے خاص
فرزندون کی پرورش مین ہوتی ہے۔ آپ اپنے برادرزادون کو
صلبی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے۔ اور اُن کے ہر ایک
امور کی پرداخت و نگہداشت بمنتہا شفقت و الفت بے اندازہ
فرماتے تھے اور دونون کو اپنی آنکھون کا نور اور لختِ دل و جگر
تصور فرماتے تھے اور ہمیشہ انکی فلاح و بہبود و تعلیم و تربیت
مین کوشان رہتے تھے کیون نہو یہہ دونون آپ کے عزیز برادر
کی زندہ تصویر تھے ایک قوت و طاقت مین ہمو زن
پدر بزرگوار تو دوسرا شباہت و وجاہت و اخلاق
و ترحم مین لاثانی۔ چونکہ آپ خود مثل اپنے پدر بزرگوار نواب
فخرالدین خان مرحوم کے علم دوست و علوم ریاضی و حکمت
و فلسفی کے پورے عالم و ماہر تھے۔ ناظرین غور فرما سکتے ہین

امرار ریاست کی مہمات سے واقف ہون - اور آیندہ
چلکر ملک کے لئے بکار آمد ثابت ہون - لیکن نواب
محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ سر آسمانجاہ بہادر
کو منجملہ اُن چہار خدمات کے ایک صدر المہامی قبول کرنیکی
تحریک کرنے سے پہلے سالار جنگ مرحوم کو اس امر کا اندیشہ تھا
کہ شاید نواب صاحب معزبوجہ اپنی عظمت و رتبہ کے جو اونکو
خاندانی لحاظ سے حاصل ہے اس خدمت کو قبول کرنے سے
انکار فرما دینگے اور آپ کے عم بزرگوار یعنی نواب رفیع الدینخان
عمدۃ الملک مرحوم بھی شاید اسکو ناپسند فرما دین - لیکن جسوقت
یہ امر نواب صاحب کے ذہن نشین کیا گیا کہ ایسی سترگ اور
ذمہ داری کی خدمت پر جیسی کہ صدر المہامی عدالت ہے
آپ سے ہی رتبہ و منزلت کا شخص ضرور ہے جس سے
عہدۂ مذکورہ کو رونق و عزت ہو تو آپ اپنے تمام ذاتی

اور ختنہ کی شادی بڑی دھوم دھام اور تزک و احتشام سے
بماہ ربیع الاول سنہ ۱۲۶۱ ہجری و شادی ختنہ بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۵ھ
ہوئی۔

سنہ ۱۸۴۹ء مطابق سنہ ۱۲۶۵ ہجری مین جب نواب افضل الدولہ مغفرت مکان
کا انتقال ہوا اور حسب رائے وصوابدید نواب ویسرائے بہادر
کو ریجنسی و خدمت نیابت حضور پرنور بندگانعالی پہ نواب
رفیع الدین خان عمدۃ الملک بہادر کا تقرر ہوا۔ تو اوسی انتظام
کے ضمن مین یہہ قرار پایا کہ چار صدر المہام یعنے وزرا کا بھی
تقرر کیا جائے جو ہر ایک صیغہ کو اپنی زیر نگرانی رکھکر ماتحت
وزیر اعظم سرکار عالی امور ریاست کو انجام دین۔

ایک صدر المہام عدالت۔ ایک صدر المہام مال۔
ایک صدر المہام کوتوالی۔ ایک صدر المہام متفرقات
اور اس تقرر سے یہ غرض تہی کہ حیدرآباد کے نوجوان ہونہار

اس قسم کا تکلف و جشن کبھی نہ ہوا ہو گا۔ ادھر سے آپ کے
عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدین خان مرحوم نے اپنی دلی آرزو
نکالنے مین کوئی کسر نہ اوٹھا رکھی اور منجانب حضور پر نور بندگان تعالے
مختار الملک مدار المہام سرکار عالی کا اہتمام تھا۔ تمام عمایدین امرا
و معززین شہر کو تورے و جوڑے تقسیم ہوے لکو کہا روپیہ طرفین سے
صرف ہوا۔ مختار الملک بہادر مدار المہام سرکار عالی اور
مہاراجہ نرندر بہادر پیشکار و نواب رشید الدینخان وقار الامرا بہادر
و صاحبزادی صاحبہ قبلہ مہر النسا بیگم صاحبہ ہمشیرہ نواب رفیع الدینخان
عمدۃ الملک بہادر کے جانب سے مختلف تاریخون مین بڑے
تزک و احتشام سے منجے داخل ہوے اور صدہا دوشالے
و جوڑے تقسیم ہوے۔ بتاریخ ۱۶ شعبان ۱۲۸۶ھ روز یکشنبہ
نواب محمد رفیع الدینخان عمدۃ الملک بہادر نے مع نواب
وقار الامرا بہادر و نواب محتشم الدولہ و نواب خورشید جاہ

مرتبہ وعظمت کا خیال ترک کرکے اپنے مالک و ملک کی خدمات
بجالانے کے لئے مستعد ہوگئے ۔ لیکن آپ نے سر سالار جنگ
مختار الملک مرحوم مدار المہام سرکار عالی سے کہدیا کہ
کہ اس خدمت کی تنخواہ جو پانچہزار ماہوار مقرر ہوئی ہے
نہ لونگا ۔ بلا اخذ تنخواہ مین اس خدمت کو انجام دینے کے لئے
تیار ہون چنانچہ حسب رائے نواب مختار الملک مرحوم آپکا تقرر
صدر المہامی عدالت پر بذریعہ جریدۂ اعلامیہ سرکار عالی
مورخہ ۲۶ رجب ۱۲۸۶ھ جلد اول صفحہ (۳) مشتہر ہوا ۔

## شادی

آپکی شادی جناب شہزادی صاحبہ قبلہ پرورش النساء بیگم صاحبہ
قبلہ مدظلہا سے بماہ شعبان المعظم ۱۲۸۶ھ بڑے تکلف و تزک
و احتشام سے ہوئی آپ منجلی صاحبزادی افضل الدولہ بہادر کی ہین
یہہ شادی اس دھوم دھام و تکلف سے ہوئی کہ بلدۂ حیدرآباد مین

آپ ۱۸۷۵ء مین مختار الملک مرحوم مدار المہام سرکار عالی
کے ساتھہ بطور سفیر حضور پر نور کی جانب سے پرنس آف ویلز
کے استقبال کی غرض سے بمبئی تشریف لے گئے۔ پہلے یہ تجویز
تھی کہ خود حضور نظام بغرض استقبال بمبئی تشریف لیجاوین
مگر اطباء کی یہ رائے ہوئی کہ حضور نظام کا بمبئی تشریف لیجانا
مضر صحت ہوگا۔ لہذا نیابتاً مختار الملک مرحوم مع چیدہ جماعت
امرا کے جسمین نواب صاحب موصوف اور راون کے
برادر محترم نواب محتشم الدولہ بہی شریک تھے تشریف فرما ہوے
اور حضور پرنس آف ویلز سے بڑی تپاک سے ملاقات ہوئی۔
ماہ جنوری ۱۸۷۶ء مین جسوقت نواب مختار الملک مرحوم
کلکتہ بغرض شرکت جلسہ اسٹار آف انڈیا تشریف فرما ہوے
اور بعد مین جب مختار الملک مرحوم کو سفر دور و دراز یورپ
درپیش ہوا تو ہر دو مواقع پر نواب صاحب معزز بشرکت

خلوت مین حاضر ہوکر عدد کشتیان بابت پوشاک
و پان و مصالحہ مع خاصہ و دیگبندی وغیرہ کے حضور پرنور مین
داخل کین۔ دوسرے روز بتاریخ ۱۷ شعبان روز دوشنبہ
صاحبعالیشان رزیڈنٹ صاحب بہادر کی دعوت مع
ایکسو دیگر صاحبان انگریز و افسران بلوارم و سکندرآباد کے
بڑے تکلف سے جدید حویلی مین کی گئی علےٰ ہذا ساچق و مہدی
و شب گشت و بازگشت بھی یہان کے رواج و دستور کے
موافق اس دھوم دھام و تکلف سے آئے اور گئے۔ کہ جسکا
حال قلمبند کرنا یا تو نادل نویسون یا شاعرونکا کام ہے نہ مجھ مین
اتنی لیاقت ہے نہ قابلیت کہ اوسکا فوٹو کھینچ سکون اور نیز
ارادہ اس قسم کی رنگ آمیزی کا ہے حتی الامکان اس امر کا
لحاظ رکھا گیا ہے کہ سچے واقعات کو سلیس عام فہم عبارت مین
ظاہر کیا جائے اور مبالغہ سے کوسون دور رہون۔

ہمراہی حضرت بندگانعالی مین تشریف فرما ہوے ۔ اور شریک
دربار قیصریہ ہوے اور وہین آپکو سرکار انگریزی سے تمغہ
(کمی موریش میڈل) ملا ۔ جسوقت نواب مختار الملک بہادر
مدار المہام سرکار عالی اضلاع مرہٹواڑی واورنگ آباد وغیرہ
کے دورہ پر تشریف فرما ہوے تو آپ بحیثیت صدر المہام عدالت
مدار المہام بہادر کے ہمراہ دورہ پر تھے اور انتظام و اصلاح عدالت
مین مختار الملک مرحوم کو اپنے مشورہ اور رائے سے امداد
دیتے تھے جسکا اعتراف خود مختار الملک مرحوم نے بعد واپسی دورہ
فرمایا اور اپنی کامل خوشنودی نواب صاحب معزکے قیمتی مشورون
و مدد کی نسبت ظاہر کی ۔ بحیثیت صدر المہام عدالت ہمیشہ آپکو
مشہور مدبر ہندوستان سر سالار جنگ مرحوم کے ساتھہ
کام کرنیکا موقع ملا ۔ اور ہمیشہ آپ نے مستعدی وجفاکشی سے
امور ریاست کو انجام دیا ۔ بزمانہ صدر المہامی آپ ہمیشہ

نواب مکرم الدولہ بہادر مع اپنی سابقہ خدمت یعنی صدر المہامی عدالت
کے خدمت مدار المہامی کو بھی منصرمانہ انجام دیتے رہے
آپ سینیر ممبر و نواب مکرم الدولہ بہادر جونیر ممبر قرار دیئے گئے
تھے آپنے جس لیاقت و قابلیت سے مختار الملک مرحوم کے
زمانہ دراز کی غیر حاضری مین امور ات ریاست و فرایض
عہدہ جلیلہ مدار المہامی کو انجام دیا اس سے ظاہر ہے کہ خود
گورنمنٹ آف انڈیا نے اسکا اعتراف سرکاری طور پر کیا
اور آپ کا شکریہ ادا کیا۔

اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ جسوقت دربار قیصری
کی شرکت کی غرض سے دہلی تشریف فرما ہوے تو اوسوقت
آپ مع برادر محترم نواب محتشم الدولہ بہادر نیابتاً اپنے
عم بزرگوار نواب رفیع الدینخان مرحوم کی جانب سے
(جو علیل تھے اور اس سفر کی صعوبت برداشت نفرما سکتے تھے)

کو وہ عظمت و قدرت حاصل ہوئی جو حیدرآباد کی تواریخ مین
ہمیشہ یادگار رہے گی۔ بزمانہ صدرالمہامی آپ کے معتمد و مشیر
پہلے مولوی مودودی صاحب بعد مولوی مشتاق حسین صاحب تھے
جو انتصار جنگ وقار الدولہ وقار الملک بہادر کے خطاب سے
ممتاز و سرفراز ہوے۔ اور بزمانہ مدارالمہامی نواب لایق علیخان
بہادر صوبہ داری سمت شرقی و بزمانۂ مدارالمہامی نواب صاحب
معہ عہدۂ جلیلۂ معتمد مالگذاری و فینانس سے مفخر و ممتاز تھے اور
اکثر امور ریاست و پولیٹکل معاملات مین مشیر رہے صدرالمہامی
کے زمانہ مین علاوہ مولوی مودودی صاحب و مولوی مشتاق حسین
صاحب المخاطب بہ انتصار جنگ وقار الملک کے نوابصاحب کا
اعتبار و اعتماد مولوی حسین عطاء اللہ صاحب پر بھی بہت تہا
جو خدمت مددگاری معتمدی پر سرفراز تھے یہہ صاحب نہایت
لایق و خاکش و دیانت دار عہدہ دار ہین۔ اور نہایت متشرع

سوائے ایام تعطیلات گیارہ بجے بغرض انجام دہی امور متعلقہ اپنے
دیوڑہی خاص سے دفتر متعلقہ کو جو قریب محل سالار جنگ واقع تھا
تشریف لیجاتے تھے اور بعد فراغ کار مفوضہ پانچ بجے مراجعت
فرمائے دولت خانہ ہوتے تھے۔ جب آپ باوقات مقررہ
دفتر متعلقہ مین معاملات عدالت ملاحظہ فرماتے رہتے۔ تبھی تو
اکثر موقع پر خود مدار المہام بہادر تشریف فرما ہوتے اور ضروری
اور اہم امور کو بعد مشورہ بالمشافہہ طے فرمایا کرتے تھے۔ اکثر
مواقع پر مختار الملک مرحوم کی غیر حاضری مین آپ نے خدمت
مدار المہامی کو بھی منصرمانہ انجام دیا ہے آپ نے بزمانہ صدارالمہامی
خود جملہ عدالتہای سرکار عالی کی اصلاح کے لئے نئے قوانین
گشتیات نافذ فرمائین جن سے عدالت کو قوت و وقعت
ہوئی ورنہ اسکے پیشتر عدالتون کے احکام کی کچھہ وقعت نہ تھی
آپکی صدرالمہامی کے زمانہ مین اور اوس کے بعد عدالتہائی سرکار عالی

تو آپ نے اکتساب زبان انگریزی کی جانب بھی توجہ فرمائی اور تھوڑے عرصہ مین ضرورت کے موافق انگریزی بھی آپنے حاصل فرمالی تھی اور بلا تامل زبان انگریزی مین گفتگو فرماسکتے تھے اور بقدر ضرورت لکھ بھی سکتے تھے۔ بوقت تشریف فرمائی سفر یورپ و بزمانہ مدار المہامی خود آپ اچھی طرح سے زبان انگریزی کے ماہر ہوگئے تھے۔

سنہ ۱۸۷۷ء مطابق ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۴ھ مین جب آپ کے عم بزرگوار نواب محمد رفیع الدین خان بہادر کا انتقال ہوا تو آپ حسب وصیت مرحوم مغفور و حسب ہبہ نامہ مورخہ ۱۱ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۸ھ جس کی نقل ذیل مین درج ہے۔

## نقل وصیت نامہ

شمس الامرا مہر

حمد و ثنا اوس قادر ذو الجلال ہی کو سزاوار ہے کہ جس نے

ومتقی ہین اور بزمانہ مدار المہامی نواب صاحب ممدوح آپ نے
مختلف خدمات مثل مددگاری ہوم سکرٹری و مددگاری فینانس
کو نہایت دیانت و لیاقت سے انجام دیا۔ اور بالآخر جب
نواب سر آسمانجاہ بہادر عہدۂ مدار المہامی سے مستعفی ہوے
اسکے ساتہہی مولوی صاحب موصوف بہی اپنی خدمت سی
معقول پنشن پر علیحدہ ہوگئے تو نواب صاحب نے بلحاظ دیانت
و وفاداری و کارگذاری مولوی صاحب موصوف کو اپنی
پائیگاہ خاص مین خدمت میر مجلسی پر طلب فرمایا جہان اتک
آپ کارگذار ہین اور تمام پائیگاہ کو اپنے حسن اخلاق و کارگزاری کا
ممنون و مشکور کر رکہا ہے۔ نواب صاحب قبلہ کی تعلیم عربی و فارسی
وغیرہ تو خوردسالی ہی مین ہوچکی تہی اور جب آپ کو صدر المہامی کے
انجام دہی کرنی پڑی اور اس خدمت کے لحاظ سے اکثر عہدہ داران
انگریزی و رزیڈنٹ صاحب وغیرہ سے ملنے کے مواقع پیش آئے

عطیات مثل جاگیر و مناصب وغیرہ کے جو کہ بلحاظ مراتب
و استحقاق ہین اگرچیکہ عطائے سلطانی ہین مگر چونکہ اس سرکار
ابد قرار کا ہموارہ یہی دستور رہا ہے کہ متوفے کے
فوت ہونے کے بعد اُس کے عزیز اقربا پر وہ بحال و برقرار
کئے جاتے ہین اسلئے مین نے بحالتِ صحتِ ذات و ثباتِ عقل
سرکاری جاگیرون اور منصبون وغیرہ کا بطور مناسب
حصہ اور انتظام کر دیا ہے اور مختار الملک بہادر اور
محتشم الدولہ بہادر اور بشیر الدولہ بہادر کو اپنا وصی قرار دیا ہے
کہ میرے فوت ہو جانے کے بعد ہر ایک چیز جیسا کہ مین نے
ذیل مین لکھدیا ہے میرے اقربا پر قایم رکھی جائے گی اور
اور تصدیق کے لئے جتنے ابواب ضروری تھے مین نے
اون سب کو مکمل کر دیا ہے۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ مین نے
جس طور سے تقسیم و انتظام کیا ہے حضرت بندگانعالی بھی اوسے

ابدیت کو اپنی ذات سے اختصاص دیا اور عالم کو عدم کا
محکوم کیا اور قوی وضعیف کے لئے موت کو مقدر کیا اور
اعلیٰ وادنےٰ کے لئے یکسان لحد کو آخری قیام گاہ ٹھہرایا
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَاٰلِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَصْحَابِہٖ
اما بعد۔ بفحوائے آیۂ وافی ہدایۂ کلام ملک العلام
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ وَکُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ۔
ہر شے ہلاک ہونے والی اور ہر ذی حیات معدوم ہونیوالا ہے
اور بمصداق اِذَا جَآءَ اَجَلُھُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ
اس حیات بے اعتبار کے محدود زمانہ میں تعجیل وتاخیر تقلیل
وتکثیر غیر ممکن ہے لہذا میں نے بخیال آیندہ جیسا مناسب سمجھا
اپنی جائداد موجودہ ومقبوضہ کو حسب قرارداد ہبہ نامہ
جداگانہ اپنے اقربا پر تقسیم کر دیا ہے۔ اور دوسرے

مشار الیہ کے لئے اوس عہدہ کو قبول کرتا مگر قطع نظر اوس قدیم
دستور کے اور بغیر کسی عذر کے مین نے اوس عہدہ کو مشار الیہ کیلئے
قبول کر لیا۔ میرا مقصد اوس سے یہہ ہی تہا کہ آیندہ چلکر بہادر موصوف
کو ریجنسی کی خدمت کے لایق ہو جاوین اسلئے میری دلی آرزو
یہی ہے کہ بشیر الدولہ بہادر (کو ریجنٹ) مقرر کئے جائین۔

## نقل ہبہ نامہ

اوسی خالق رحیم و کریم ہی کی ذات سزاوار حمد و سپاس ہے
کہ جو اپنی مخلوق کو بے منت روزی عطا فرماتا ہے۔ وہی اسباب
تکوین عالم کو جاری رکھکر اس کے دوام اور قیام کا باعث ہے
رب الارباب مسبب الاسباب ہے۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الْاَطْہَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ کہ ہادیان صراط مستقیم
ہین۔ من بعد حسب الارشاد فیض بنیاد کہ باہمی اختلاط و ارتباط
اور موالفت و موانست زیادہ ہونے اور فیمابین جود و سخا

منظور فرما کر بمراحم خسروانہ اوسے بحال و برقرار رکھینگے
بنابران یہہ چند کلمہ بطور وصیت نامہ کے لکھدئے گئے۔ اور
یہ کہ بعد میرے فوت ہو جانے کے اس سرکاری انتظام
کی بابت کوئی شخص اعتراض یا اختلاف کرنے کا
مجاز نہوگا۔

(۱) میری دستخطی فرد جداگانہ کے مطابق پائیگاہ کی
تقسیم۔

(۲) منصب اور حکومت پائیگاہ مجتشم الدولہ کو
نامزد کرتا ہون۔

(۳) کو رجینٹی یا شریک مدار المہامی کے متعلق مجھے چندان
خیال کرنے کی ضرورت نہ تہی مگر چونکہ صدر المہامی کی خدمت
بشیر الدولہ بہادر کو دی گئی تو سرکار اس امر سے بخوبی آگاہ تہی
کہ حسب دستور قدیم سرکار مجھپر یہ بات لازمی نہ تھی کہ مین

اشیا کی فہرست جو کہ نواب محتشم الدولہ بہادر اور
بشیر الدولہ بہادر کو دی گئی ہین میری دستخط کے بعد منسلک
ہذا ہین - المحرر ۱۱ ر ذیحجۃ الحرام ۱۲۸۸ھ
انتظام تقسیم تعلقات پائیگاہ خاص حسب الحکم نواب
شمس الامرا بہادر مرحوم من ابتدائے ۱۲۸۱ف مطابق
۵ ر ذیحجہ ۱۲۸۸ھ ہجری مطابق ۱۵ ر فبروری ۱۸۷۲ء عیسوی
جو کہ متوفی کے وصیت نامہ کے ساتھہ شامل ہے اور
جسکے روسے ہز اکسلنسی مدار المہام سرکار عالے
وصی مقرر ہوے -

## اسمائی تعلقات وغیرہ

### تعلقات جو کہ ذات سے متعلق رہی ہین

پرگنہ یلگرپ

۱۰/۶ ر

تمتع حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے کو تحف و ہدایا دیتے
چنانچہ اسی نظر سے اتحاف و اہدا کی رسم درمیان اہالیان
معاشرت کے دواماً مطبوع و مرغوب رہی ہے اور قبول
ہدایا مستجبات دینی سے ہے۔ بنابران بحالت صحت ذات
و ثبات عقل اور جمعیت حواس ذریعہ ہذا مین نے اپنی جائداد
منقولہ و غیر منقولہ کو کہ جس پر مین بلا استحقاق احدے
قابض و متصرف ہون بعوض ایک انگشتری الماس
اور ایک انگشتری زمرد جو کہ سایر اعتراضات نقص سے
بری ہین محتشم الدولہ بہادر و بشیر الدولہ بہادر کو ہبہ
بالعوض کر دیا اور جائداد مذکورہ بغیر کسی نقص کے اون کے
قبضے مین دیدی اور انگشتری ہائے مذکورہ اپنے قبضے
و تصرف مین لے لین۔ لہذا یہہ چند کلمہ بطور ہبہ نامہ کے
لکھہ دیئے گئے کہ عند الحاجت سند ہو اور کام آوے

آپ اور آپکے برادر بزرگ نواب محتشم الدولہ بہادر
آپ کے عم بزرگوار کے جانشین ہوے اور تمام جائداد
و جاگیرات و فوج حسب خواہش مرحوم مغفور بالمناصفہ
دونون بھائیون مین تقسیم ہوئی — اور مختار الملک مدار المہام
وقت نے بھی آپکو اور نواب محتشم الدولہ بہادر کو
اپنے عم بزرگوار کا جانشین تسلیم کیا۔ لیکن اسکے بعد بزمانہ
کورنمنٹی نواب محمد رشید الدین خان بہادر چند واقعات
اور نزاعات ایسے پیش آئے کہ جسکی تفصیل اگر لکھی جائے
تو باعث طوالت کتاب ہوگی۔

افترا پردازی اور سازش کیوجہ سے آپ کے عم بزرگوار
کا ایک خاص پروردہ ملازم محمد شکور نامی بیوفائی کرکے
آپ کی ملازمت سے علیحدہ ہوکر نواب محمد رشید الدین خان
مرحوم کے پاس چلا گیا اور چند جائیداد و جاگیرات وغیرہ

| | |
|---|---|
| تعلقۂ والنڈی | ۱۵ر۳ر |
| تعلقۂ کولور | ۱۳ر۶ر |

## عطیات دوامی جاگیر دارون کو

| | |
|---|---|
| موضع بال کھیڑا تحت غلام محی الدین خان | ۱۴ر۶ر |
| موضع مدھرگھی بنام وقار جنگ | ۹ر۶ر |
| موضع سرسی بنام سیلگری پنڈت | ۱۵ر |
| موضع ماسانی گوڑہ بنام کشن پرشاد | ار |
| موضع گبور بنام محمد شکور | |
| موضع ہکیا وغیرہ بنام غلام محی الدین | ۸ر |
| موضع نادرگاؤ بنام نرسنگراؤ | ۴ر |
| موضع کوکٹا بنام | ۳ر |
| موضع ہلورا بنام سید غلام محی الدین | |
| تعداد آمدنی دیول شوراپور | ار |

نہین فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ جیسا کہ آپ کا قاعدہ تہا اپنے مالک کے
خیرخواہی و جان نثاری مین ثابت قدم رہے۔ ابھی ان نزاعات کا
تصفیہ کامل طور سے گورنمنٹ آف انڈیا سے نہین ہوا تہا کہ
آپکو ایک دوسرا بڑا بہاری صدمہ ہوا یعنے عم بزرگوار کے
انتقال کے چہار سال بعد ۱۲۹۸ھ ہجری مین آپ کے برادر
بزرگ نواب محتشم الدولہ بہادر کا انتقال ہوا جس سے
نواب صاحب معزکو انتہا درجہ کا رنج اور قلق ہوا نواب صاحب
مرحوم کو آپ اپنا بزرگ و مربی خیال فرماتے تھے اور عم بزرگوار
کے انتقال کے وقت سے آپ ہمیشہ اپنے برادر بزرگ
نواب محتشم الدولہ کے ارشاد و ہدایات کے مطابق
کاربند رہتے تھے دونون بہائیون مین انتہا درجہ کا اتفاق
اور محبت تھی۔ مشہور رہے کہ جسوقت نواب محتشم الدولہ
بہادر سخت علیل ہوے تو آپ نے تمام اطبار کو جمع کر کے

جو اوسکی تحویل مین تہین اون کے قبضہ مین کرا دین جسکی نسبت
بہت سی با ضابطہ کارروائی منجانب بہادران ممدوح عمل مین
آئی جس مین بالآخر گورنمنٹ آف انڈیا کو مداخلت کرنیکی
ضرورت واقع ہوئی اور بعد بہت تحقیقات و دریافت کے
اسکی نسبت گورنمنٹ آف انڈیا سے باتفاق نواب فخار الملک
مرحوم تصفیہ کیا گیا جو با ضابطہ فیصلہ کے ذریعہ سے نافذ ہوا
چونکہ اسکے تفصیلی واقعات سے بحث کرنا غیر ضروری اور سوانح عمری
نواب صاحب مغفور سے غیر متعلق ہے لہذا صرف اسقدر لکھنا
کافی ہے کہ ان تمام مشکلات اور نازک زمانہ مین جو آپکے لئے
ایک آزمایش کا وقت تہا آپ نے نہایت تحمل و متانت کو
کام فرمایا۔ اور ہر طرح سے ضابطہ و قاعدہ کے پابند
رہے۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانی متعالی ظلہ العالی
کی کم سنی کا لحاظ فرما کر اپنے ذاتی اغراض کا کچھہ بہی خیال

کی خیر خواہی و جان نثاری مین مشغول رہتے اور خالق باری
سے حضرت اقدس و اعلےٰ کی تخت نشینی و حکمرانی کی دعا
فرمایا کرتے اور اکثر آپکا یہہ مقولہ تہا کہ اگر حضرت کی نظر
پرورش میرے حال پر رہے کافی ہے۔ بمصداق اس کے

عدو اپنا اگر سارا زمانہ ہو تو کیا غم ہے
فقط محبوب کی اپنے حمایت مجھکو کافی ہے

اگرچہ بلحاظ حقیقی بہائی ہونے کے نواب محتشم الدولہ
مرحوم کی کل جائداد و جاگیرات وغیرہ کے آپ تنہا
وارث شرعی تھے لیکن یہان بہی کارروائی نواب مجمے
رشید الدین خان بہادر کی جانب سے آغاز ہوئی جو
اوسوقت کو ریجنٹ تھے اور برٹش گورنمنٹ کو پولیٹکل
مصالح کے لحاظ سے بہادر ممدوح کی دلجوئی منظور رہتی مختار الملک
مرحوم بہی اعلیحضرت بندگانعالی کی کمسنی اور بلحاظ ضرورت وقت

یہہ ارشاد فرمایا کہ بالاتفاق بہائی کی صحت کے لئے کوشش
کرین اگر بفضل ایزد ذوالجلال بہائی صاحب تندرست ہو جائینگے
تو اون کے ہموزن طلا و زر نقد آپ لوگون کو بخشون گا لیکن
حکم قضا و قدر کے آگے سب مجبور ہین ؎ روز یکہ قضا باشد
آن روز قضا نیست ؎ روز یکہ قضا نیست در و مرگ نیست و
الحاصل بتاریخ ۲۳ ماہ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ ہجری نواب محتشم الدولہ
بہادر بعمر للے سال بعارضہ بخار و فالج راہی فردوس برین
ہوے۔ اور خاندانی مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ
صاحب قبلہ قدس سرہ مین دفن ہوے۔ اس دوہرے
صدمہ سے بہی جو آپ کو اس چار سال مین واقع ہوا یعنی غم برگواز
و برادر محتشم کے انتقال پُر ملال سے آپ نے اپنے معمولی
استقلال و صبر و تحمل کو ہاتہہ سے نہین چہوڑا شب و روز
اپنے آقائے ولی نعمت حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے

کا رتبہ اونسے کسی طرح کمتر خیال کیا گیا ہے۔ بلکہ اسی پایہ کا
کوئی خطاب ان کے لئے بھی تجویز ہوگا۔ اگرچہ نواب
مختار الملک مرحوم نے باتفاق نواب وایسرائے بہادر
ہند اس قسم کا فیصلہ صادر فرمایا لیکن نواب وایسرائے
بہادر نے اوس میں یہہ الفاظ اور زاید فرمادئے کہ
اگرچہ بلحاظ کمسنی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
میں نے باتفاق نواب مختار الملک مرحوم مدار المہام
یہہ تصفیہ کیا ہے۔ لیکن اعلیحضرت کو بعد تخت نشینی خود ہر وقت
یہہ اختیار رہیگا کہ اسکو تغییر و تبدل یا منسوخ فرماوین
اگرچہ ۱۸ اس فیصلہ سے نواب بشیر الدولہ بہادر
راضی نہ تھے اور اون کے واجبی حقوق ناانصافی سے
نظر انداز کئے گئے تھے۔ باین ہمہ نواب صاحب معز
نہایت مستقل مزاجی سے صرف اعلیحضرت کی تخت نشینی

و دیگر پولیٹکل اغراض کے ہر طرح پر نواب محمد رشید الدینخان بہادر
کے مطالبات و دعاوی کی تائید کے لئے مجبور رکھے اس عرصہ
مین نواب محمد رشید الدین خان بہادر کا انتقال ہوگیا اور نواب
مختار الملک مرحوم نے باتفاق رائے صاحب رزیڈنٹ
و گورنر جنرل بہادر ہند یہہ تصفیہ فرمایا کہ نواب
محتشم الدولہ بہادر کی ذاتی جاگیر است تو وراثتاً نواب
بشیر الدولہ بہادر کو ملین لیکن پائیگاہ چونکہ عطیۂ سلطانی ہی
لہذا دسکے تین حصہ ہوکر ایک نواب بشیر الدولہ بہادر کے
قبضہ مین رہے اور ایک ایک حصہ نواب خورشید جاہ بہادر
و نواب وقار الامرا بہادر فرزندان نواب محمد رشید الدینخان
مرحوم کو ملے۔ اور خطاب شمس الامرائی وغیرہ نواب
خورشید جاہ بہادر کو دیا جائے کیونکہ وہ اون کے والد کو
مل چکا ہے۔ لیکن اس سے یہہ خیال نکیا جائے کہ نواب بشیر الدولہ بہادر

زیارت کا تہا لیکن اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی کی
طلب پر آپ لاہور سے واپس ہوگئے۔ اور پاک پٹن شریف
جانے کا قصد ملتوی فرمادیا۔

## اصلاح فوج و انتظام ملک پائیگاہ

بعد انتقال عرش بزرگوار نواب مجمد رفیع الدینخان بہادر جسوقت
آپ نے جاگیرات و ملک پائیگاہ کا انتظام جو آپکے
حصہ مین آیا تہا اپنے ہاتہہ مین لیا تو بلحاظ اوس وسیع تجربہ کے
جو آپکو انجام دہی خدمت صدر المہامی سے امورات ریاست
مین حاصل ہوا تہا آپ نے خاص ملک پائیگاہ مین بہی اصلاح کا
قصد فرمایا۔

اس کے قبل بزمانہ نواب مجمد فخر الدین خان شمس الامرا امیر کبیر
اول و نواب مجمد رفیع الدین خان بہادر عمدۃ الملک جملہ تعلقات
پائیگاہ تعلقداروں کو بہ تقرر دوانی سپہ دستے جسقدر رقم

وحکمرانی کی تمنامین اپنے ذاتی اغراض کے فوت ہوجانیکی
کچھہ پروانہ کرکے ہمیشہ بدل و جان اپنے مالک کی خیرخواہی
وجان نثاری مین مصروف وکوشان رہے۔

## سفر نیلگری و مدراس وغیرہ

آپ سنہ ۱۲۹۹ ہجری بغرض تبدیل آب و ہوا مع مصاحبین وملازمین
کوہ نیلگری پر تشریف فرما ہوے جہان گورنر صاحب مدراس
سے ملاقات ہوئی۔ گورنر صاحب ممدوح بہی بغرض ملاقات
بازدید آپ کے قیام گاہ پر تشریف لائے۔ واپسی کیوقت
مدراس مین آپ نواب صاحب آرکاٹ کے مہمان رہے
اور بعدمین آپ بمبئی و احمد آباد و اجمیر شریف بغرض زیارت
حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے گئے
اور دہلی و لاہور وغیرہ ملاحظہ فرماتے ہوے آپ کا قصد اپنے
مورث اعلےٰ حضرت بابا شیخ فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی

اور سابق مین جو نیابت وغیرہ کے عہدے تھے تخفیف ہوے
اور تحصیلداروں اور تعلقداروں کو اختیارات باضابطہ
دیوانی و فوجداری عطا ہوے۔ اور تعلقداروں و تحصیلداروں
کے منفصلہ مقدمات کے اپیل اور دیگر مقدمات کی نگرانی
کے لئے بلدہ مین دو اعلےٰ محکمون کا تقرر کیا گیا ایک
محکمۂ معتمدی مالی و ملکی و فوجی۔ دوسرا محکمۂ معتمدی عدالت
وکوتوالی جو اپنے اپنے متعلقہ صیغون مین تعلقداران ضلع کی نگرانی
کرتے تھے اور جملہ مقدمات اضلاع و بلدہ اپنے معتمدون کے
ذریعہ سے بغرض منظوری سرکار مین پیش ہوتے تھے۔
اضلاع کی حسب ضابطہ پیمایش و بندوبست و دہ بندی
کے لئے ایک محکمۂ بندوبست قایم ہوا۔ جو ابتک موجود ہے
اور اکثر تعلقون کی پیمایش و دہ بندی ختم ہو چکی ہے
اور اکثر تعلقون مین ابتک کام جاری ہے۔ اسکے سوائے

تعلقات کی وصول ہوتی تہی اوسکے لحاظ سے فی روپیہ دو آنہ تعلقدار
خود لے لیا کرتے تھے اور اسی دوانی مین علون اور نائبون کا
تقرر اپنے اقتدار اور اپنے حسب مرضی کیا کرتے تھے
سرکار کو صرف محاصل سے کام رہتا تہا اندرونی انتظام
ملک پر تعلقدار پورے حاوی ہوتے تہے نہ باضابطہ
عدالتین ضلع مین قایم تہین نہ بلدہ مین کوئی صدر محکمہ سوائے
دارالانشاء کے موجود تہا۔ آپ نے اس انتظام کو بالکل
توڑ دیا اور کل ملک پائیگاہ کو دو ضلعون مین منقسم فرماکر
ہر ایک ضلع کے لئے ایک ایک تعقدار مقرر فرمایا
اور تقرر دو آنے موقوف فرماکر سات سو روپیہ
ماہوار تعلقدارون کی مقرر فرمائی۔ علے ہذا علون وغیرہ کا
تقرر بہی سرکاری طور پر ہوا۔ ہر ایک ضلع مین تین تین تعلقے
اور ہر ایک تعلقہ پر ایک ایک تحصیلدار مقرر کیا گیا

قیدیون کو صنعت و حرفت کا کام سکہایا جانے لگا - اس عمدہ
انتظام سے رعایائے پائیگاہ نہایت ہی راضی و خوش
و دست بدعا ہوئی - اور ملک پائیگاہ سرسبز و شاداب
ہوا - انعام دارون و وطن دارون کے حفظ حقوق کے لئے
آپ نے ایک محکمہ دریافت حقوق انعام داران وغیرہ
کا مقرر فرمایا - جس سے جملہ انعام دار و وطن دار اپنے
حقوق کو پہونچکر آپ کے ازدیاد عمر و اقبال کیو اسطے دست
بدعا رہے اضلاع کے انتظام سے فراغت حاصل کرنیکے
بعد آپ نے فوج پائیگاہ کی درستی کی جانب عنان توجہ
معطوف فرمائی - آپ کا ہمیشہ یہ قول تہا کہ سرکار نے
ہمکو جو ملک پائیگاہ سپرد فرمایا ہے یہہ اسلئے نہین ہے
کہ ہم اپنے ذاتی تصرف مین لاوین بلکہ یہہ ملک بغرض
نگہداشت فوج ہے - جو ہر وقت و ہر ساعت

کوتوالی کا عہدہ انتظام ہوا۔ ہر دو ضلع مین باضابطہ کوتوالی
مقرر ہوئی۔ اور سابق مین جو جوانان دیہی وغیرہ تھے وہ تخفیف
کئے گئے۔ اور باضابطہ امینون کا تقرر ہر تعلقہ کے لئے
عمل مین آیا۔ اور جملہ کوتوالی کے انتظام و اہتمام کے لئے
ایک صدر مہتمم کوتوالی کا عہدہ قایم ہوا جسپر مرزا حیدر بیگ خان
صاحب مشہور افسر کوتوالی جو سرکار عالی مین عرصہ دراز تک
کارگزار رہ چکے تھے مقرر ہوے۔ لوکل فنڈ رعایا پر جاری ہوا
جو بخوشی رعایا نے قبول کیا اس لحاظ سے دیگر ناجایز ٹیکس
پٹیات وغیرہ فی الفور آپ نے موقوف فرما دیئے۔ اور
آمدنی لوکل فنڈ سے رفاہ عام و آسایش رعایا کے لئے
تعلقات پائیگاہ مین مدارس و شفاخانہ جات قایم فرمائے
جس سے باضابطہ درس و تدریس کا سلسلہ رعایا مین جاری
ہوا۔ ہر دو ضلعون اور بلدہ مین محالس تعمیر ہوے جس مین

بارہ سو روپیہ عمل مین آیا اور اون کے ماتحت اسٹاف مین
دوسرے چھوٹے چھوٹے افسر وغیرہ مقرر ہوے اسکے قبل
نہ اسطرح باضابطہ فوج کی ترتیب تھی اور نہ باقاعدہ
انتظام تہا۔ فوج باقاعدہ کے علاوہ ایک کثیر فوج
بیقاعدہ مثل ہنکر و علی غول و عرب و حبشی و سفید پوش
وغیرہ بہی آپ کے علاقہ مین ملازم ہے جو مختلف جمعدارون
و بخشیون کے تحت مین ہین۔

ان تمام محکمہ جات کی عام نگرانی و تنقیح دستورات محولۂ
ضابطۂ انتظام مال و دیگر ابواب انتظامی و امورات
اہم کے لئے ایک مجلس کا تقرر بہی کیا جس مین آپنے
پہلے پہلے اپنے علاقۂ پائیگاہ کے قدیم و تجربہ کار معززین
و معتبرین کو مثل سید غلام محمد صاحب المخاطب بہ نواب
آسمان یار جنگ وغیرہ کو شریک فرمایا تاکہ ابتدیہ

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی پر جان نثاری کیواسطے
آراستہ وشایستہ ومستعد وآمادہ رہنی چاہئے۔ پس اسی لحاظ سے
آپ نے متفرق سوارون کو جو مختلف عہدہ دارون کے تحت
تھے ایک جائے شامل کرکے باضابطہ رسالہ باقاعدہ کے
طرز پر ترتیب دیا جسکی تعداد دوسو نفر ہوئی اور اوسکا
نام آپ نے جہان نما لانسرز رکھا۔ کیونکہ کل فوج باقاعدہ کے
چھاؤنی کے لئے آپ نے مقام جہان نما کو پسند فرمایا تھا اور
اور ایکسو سوار خاص۔ وہیلون کے جدید بھرتی کئے جس کا نام
روہیلہ باڈی گارڈ مقرر کیا۔ اسیطرح انفنٹری کی بھی
ایک بٹالین قایم کی گئی جسکی تعداد آٹھسو نفر تھی۔ علی ہذا
دو توپخانے ایک گھوڑ ونکا اور ایک بیلون کا ترتیب دیکر
پوری باقاعدہ برگیڈ قایم کی گئی اور اس تمام برگیڈ کی کمان
پر ایک یوروپین افسر کرنل کوبرن صاحب کا تقرر کیا ہوا

جب اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مع اپنے
دیگر ارکان ریاست و مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر و سر سالار جنگ
بہادر ثانی کے بغرض شرکت نمایش و ملاقات ویسرائے ہند
کلکتہ رونق افروز ہوے اوسوقت بہی حضرت اقدس و اعلےٰ
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی حیدرآباد مین آپ ہی کو
چہوڑ گئے کہ واپسی تک مہمات ریاست کو اونہین اقتدارات
و اختیارات کے ساتہہ انجام دین جیساکہ ایک مقتدر
المہام انجام دیتا ہے۔ جب آپ کو بوجہ منصرمی
خدمت مدارالمہامی رزیڈنٹ بہادر سے جو ہمراہ رکاب
نصرت انتساب اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کلکتہ مین تھے خط و کتابت کا موقع ملا تو آپ نے اس موقع کو
غنیمت تصور کرکے نہایت زور و ادب سے برٹش گورنمنٹ
مین اس امر کا اظہار اور اپنی رائے پیش کئے کہ حسب شرع شریف

وباقاعدہ طرز انتظام سے آپ کے قدیم تجربہ کار و معتبر
وخیرخواہ ملازم بددل نہوں اور انکو بھی انتظامی
امور میں رائے ومشورہ دینے کا موقع ملے۔

۱۸۸۳ء مطابق ۱۳۰۰ھ میں مختار الملک مرحوم کا انتقال ہوا
اور حیدرآباد میں ایک نیا انقلاب پیدا ہوا یعنے
سر اسٹورٹ بیلی صاحب ممبر کونسل کو وایسرائے ہند
نے مقرر فرمایا کہ بمشورہ رزیڈنٹ صاحب کوئی جدید
اسکیم بخرض انتظام ریاست مرتب کریں جسپر
ایک کونسل آف ریجنسی قایم ہوئی جسکے رکن اعلے
نواب صاحب ممدوح ہی مقرر ہوئے۔ اور ایگزیکٹیو
اختیارات راجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار کو بشرکت
نواب لایق علیخان بہادر فرزند اکبر نواب مختار الملک
مرحوم سپرد ہوے۔

پھولے نہین سمائے اور مالک حقیقی کا شکریہ مسجدون و دیولون
وخانقاہون مین ادا کیا ۔ للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید ۔ اس جشن اور تقریب تخت نشینی
کی تفصیل درج کرنا موجب طوالت کتاب ہے۔ ابہی تک
اسکا نقشہ خود ناظرین کے آنکھون کے سامنے ہو گا۔
اور رعایائے حیدرآباد ایسے بڑے جشن و تقریب تخت نشینی
اعلیحضرت قدر قدرت مدظلہ العالی کو جو تاریخ دکن مین یادگار
ہے کبھی نہین بھولیگی۔ یہان پر یہ بھی ظاہر کرنا بیموقع نہو گا
کہ حضرت اقدس و اعلے کی تخت نشینی کے ساتھہ ہی ساتھہ
خدمت جلیلۂ مدارالمہامی پر نواب لایق علیخان سالار جنگ
بہادر و پسر زندہ اکبر سالار جنگ مختار الملک مرحوم کا تقرر
عمل مین آیا اور دیگر امرا و معززین و جمعدار پیشہ وغیرہ خطاب
و مناصب سے سرفراز ہوے۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا

اٹھارہ برس کی عمر پہونچتی ہے اعلیحضرت کو تمام اقتدارات
و اختیارات سلطنت ملنے چاہئین اور تخت نشینی کے
تمام رسومات ادا ہونی چاہئین کیونکہ بغیر اُس کے مہمات
سلطنت و امور ریاست مین جو پیچیدگیان اور دقتین پڑی ہوئی
ہین اونکا سلجھنا دشوار ہے چنانچہ آپ کی اس رائے زرین
کو رزیڈنٹ اور خود ویسرائے بہادر نے نہایت غور و پسندیدگی
کی نظر سے ملاحظہ فرمایا۔ اور اوسی کے تہوڑے دنون بعد
بماہ فبروری ۱۸۸۴ع لارڈ رپن بہادر بغرض شرکت جلسہ
تخت نشینی اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی
مذظلہ العالی حیدرآباد تشریف لائے اس جشن و جلسہ
دلفریب تخت نشینی خاقان دکن بادگاہ سے تمام رعایا و برایای
دکن کیا اہل سیف کیا اہل قلم کیا ہندو کیا مسلمان اپنے
مالک و آقا کو تخت موروثی پر جلوہ افروز دیکھکر جامہ مین

نافذ ہوا۔ اگرچہ کہ آپ بھی اپنے آقائے ولی نعمت کی ہمراہی
مین رہنے کو باعث افتخار خیال فرماتے تھے اور ساتھ رہنے کو
بہت بیتاب تھے۔ لیکن باتباع حکم خداوندی الامر فوق الادب
کے لحاظ سے آپ نے تعمیل حکم شاہی کی۔ لیکن چند روز کے
بعد خود اعلیحضرت قدر قدرت کا حکم شفقت آمیز بذریعہ
تار برقی صادر ہوا کہ جلد حاضر مقام کوہ نیلگری ہو جاوین جسپر
آپ بہ تعمیل ارشاد شاہی اہتمام سفر فرما کر مع مصاحبین
و مقربین فی الفور بلدہ سے روانہ ہوگئے اور کوہ نیلگری پہونچکر
شرف ملازمت و قدمبوسی خاقان دکن سے مستفیض و بہرہ مند
ہوئے تا قیام سواری مبارک بکوہ نیلگری حضرت اقدس و اعلے
کی بیحد عنایات و سرفرازیان آپ کے حال پر مبذول
رہین۔ اکثر خاصہ وغیرہ عنایت ہوا کرتا تھا متعدد مرتبہ
خود آپ کی یاد خاصہ پر ہوئی اور آپ شریک سترخوان

وگورنمنٹ نظام سے نواب بشیرالدولہ سر آسمانجاہ بہادر کی اون
خدمات پر خوشنودی وشکریہ کا اظہار فرمایا گیا جو آپ
اعلیحضرت بندگانعالی و ملالمہام کی غیر حاضری کے
نازک زمانہ مین حیدرآباد مین امن وامان قایم رکھنے اور
امورات سترگ مدارالمہامی کے انجام دہی مین بجالائے تھے
سفر دوم نیلگری و مدراس ہمراہ رکاب اعلیحضرت
جسوقت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے
بغرض ملاقات گورنر صاحب مدراس رونق افروز مدراس
ہوے اور وہان سے بغرض تبدیل آب وہوا کوہ نیلگری
تشریف فرما ہوے اور ہمراہ رکاب سعادت نواب
میر لایق علیخان بہادر سر سالار جنگ مدارالمہام سرکار عالے
و دیگر امراء اسٹاف تھے اور نواب سر آسمان جاہ بہادر
کی نسبت بلدہ ہی مین رہنے کا حکم پیشگاہ حضرت اقدس اعلی سے

اپنے آقا و مالک کی صحت و سلامتی کے لئے دست بدعا ہے
اور اپنی دیوڑھی پر اپنے جیب خاص سے ہزار ہا روپیہ
محتاجین و مساکین کو خیرات کرنے کا حکم صادر فرمایا
اور جب حضرت اقدس و اعلےٰ کا مزاج مبارک روبہ صحت
ہوا۔ آپ نے سجدۂ شکر و سپاس درگاہ خدا تعالیٰ مین
ادا فرمایا۔

بماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۲ ہجری تبقریب جشن جوبیلی ملکۂ معظمہ
قیصرۂ ہند حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے
نواب سر آسمانجاہ کو نیابتاً اپنے جانب سے شریک
جلسہ جوبیلی ہونے کے لئے منتخب و حکم فرمایا جسکے سفر
ولایت کی تیاریان مستعدی سے ہونے لگین و باتباع
حکم خاوندی آپ مستعد ہوگئے کہ اپنے مالک و آقا
کے حسب خواہش اس سفر کو وسیلۃ الظفر تصور کرکے

شاہی رہے۔ اور ایک دفعہ خود اعلیحضرت قدر قدرت
بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی نے بنفس نفیس مع اسٹاف
آپ کی فرودگاہ پر ملاقات کے لئے رونق افروز ہوکر
عزت افزائی فرمائی تخمیناً دو ہفتہ تک آپ ہمراہ سواری
مبارک بمقام مذکورہ قیام فرما کر مع الخیر ہمراہ رکاب
سعادت آقائے ولی نعمت حضرت بندگا نعالی مراجعت
فرمائے بلدہ ہوئے۔
جن ایام مین حضرت قدر قدرت بندگا نعالی متعالی مدظلہ العالی
کے دشمن شکایت ہیضہ مین بمقام سرونگر مبتلا ہوے
آپ نے جسوقت یہہ خبر سنی فی الفور شب ہی کو
دوڑے ہوے حضرت کی خدمت مین چلے گئے اور دو
شبانہ روز برابر خدمت مبارک مین حاضر رہے اور
بالحاح چہ زاری اوس قادر ذو الجلال کی درگاہ بے نیاز مین

واعتماد رکھتے تھے۔

## نقل

یادداشت اطلاع انتظام علاقۂ پائیگاہ وغیرہ۔ از طرف نواب
اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر بزمانۂ خاص سفر ولایت
وغیرہ۔

از دفتر معتمد ملکی و مالی وغیرہ پائیگاہ۔

چونکہ میری روانگی بہ نیابت اعلیٰ حضرت بندگانعالی متعالی
مدظلہ العالی بغرض شرکت جلسۂ تہنیت جشن جوبیلی علیا حضرت
ملکۂ معظمۂ قیصر ہند دام سلطنتہا بمقام لندن مقرر ہوئی ہے
ابتداء ماہ رجب سنہ روان مین روانگی ہوگی اگرچہ میری
حالت حضر و حالت سفر مین میرے اور میرے علاقہ دارون
کے حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی پرورش فرما
و محافظ عزت و حرمت ہین بہرحال نظر پرورشی مبذول

روانہ ہو جاؤن - اسٹاف منتخب ہوا سامان مہیا ہوا تاریخ
مقرر ہو گئی - لیکن آپکے ذمہ جو وسیع ملک پائیگاہ
و فوج و جاگیرات خانگی کا کام تہا آخر اوسکا انتظام ضروری
تہا پس آپ نے اپنے اس زمانۂ غیر حاضری مین تمام اہم امور
ریاست پائیگاہ و فوج و جاگیرات خانگی کے انتظام و انصرام
کے لئے اپنے برادر عزیز نواب وقار الامرا بہادر جنکو درحقیقت
آپ اپنا قوت بازو بلکہ یک جان دو قالب خیال فرماتے تہے
انصرام امور پائیگاہ کے لئے مقرر فرمایا - اور یہ امید بہی
ظاہر کی کہ حضرت اقدس و اعلےٰ بہی اس تقرر کو پسند فرمایونگے
چنانچہ جو حکم بوقت روانگی آپ نے معتمدین و عہدہ دار
و سررشتہ داران وغیرہ کی نسبت صادر فرمایا ہے
اوسکو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین جس سے ناظرین اندازہ
فرماوین گے کہ آپ اپنے برادر عزیز کیقدر اعتبار

اجرا رہین گے اور کوئی نیا کام نیا قاعدہ بلا اشد ضرورت
اجرا نہ ہوگا۔

**ف۳**۔ مین قبل از سفر اپنے ایک اعلان نامہ جس مین تواریخ
مقامات درمیان راہ تا انگلستان ونشان ومنزل شہر
لندن درج رہین گے بتصریح تمام مرتب کرونگا تاکہ اوس سے
برادر عزیز وتمامی عہدہ دار واقف رہین اور برادر عزیز
ہر ہفتہ ہین جو ڈاک ذریعہ جہاز دخانی روانہ ولایت
ہوتا ہے ذریعہ روزنامچہ کے یا تار برقی کے صحت وسلامتی
ذات بابرکات حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی اور میرے
محل خاص کی جو ہمشیرہ حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی کی
ہین میرے نزدیک روانہ کرین گے۔ بعد فیوز انگلستان
کے دوسرا اعلان نامہ وہان سے مرتب کرکر روانہ کرونگا
کہ اوس سے زمان مراجعت تک کی آگہی ہوگی۔

فرماتے رہین گے لیکن واسطے اجرائے کار خاص میرے
اقتدار کے اور نگرانی امور مفوضہ عہدہ داروں کے برادرم
عزیز نواب وقار الامرا بہادر کو منصرم کیا ہون یقین ہے کہ
اس کارروائی کو حضرت ولی نعمت مدظلہ العالی نہایت
پسند فرمائین گے اور امور مستدعیہ مین برادر عزیز کی حل مشکل
فرماتے رہین گے۔

ف ۱ ۔ مین بیسوین ماہ روان سے امتحاناً اور واسطے تمانیت
خاطر کے اپنا اقتداری کام برادر عزیز کو تفویض کرتا ہون
اور اپنے معتمدون اور سر دفترون سے امید رکھتا ہون کہ امور
متعلقہ جس طور سے میری حاضری مین سرانجام دیتے تھے
اوسیطرح بہ استعانت و منظوری برادر عزیز کے
سرانجام دین گے۔

ف ۲ ۔ میری مراجعت تک ابواب جاریہ حسب مستمرہ

ف ۷ ۔ ضابطۂ انتظام مال مین جن دستورات کا داخلہ دیا گیا ہے اور وہ ابہی ناتمام ہین حسب مستمرہ مجلس معینہ مین طے ہوکر بدستخط منظوری برادر عزیز کے اجرا ہونگے

ف ۸ ۔ معاملات انتظام جدید وکو توالی تعلقات وصدر محبس وغیرہ کے بہی ذریعۂ معتمد مالی وملکی کے بمنظوری برادر عزیز کے انجام پاوین گے اور تعلق ناظم عدالت کا معاملہ کوتوالی مین بہ مقدمات معاملۂ عدالت کے رہیگا اور معتمد مالی وملکی کا بمقدمات انتظامی وغیرہ ۔

ف ۹ ۔ ناظم عدالت و معتمد مال کے روبکارات کا سرنامہ اگرچہ میرے نام سے رہیگا لاکن اجرائی بحکم برادر عزیز کے لکہی جاویگی ۔

ف ۱۰ ۔ محلات کا اندرونی انتظام محلات کے مرضی کے

ف ۴ - تمامی معتمدون و سر دفترون کو بہ مقدمات آونکے امور متعلقہ کے اگرچہ اقتدارات ضروری دیا ہون اور مقدمات واجب التعمیل و لازم الالتوا سے آگاہ کیا ہون لاکن جو مقدمات کہ اون کے زاید الاقتدار ہین اوس مین دستخط منظوری برادر عزیز کی ضرور لینا چاہئے -

ف ۵ - معتمدین و سر دفتر کہ امور زاید الاقتدار مین برادر عزیز کے نزدیک کو اغذ پیش کرکے منظوری لین گے فہرست اون کی تصریح درج تختہ علیحدہ ہی -

ف ٦ - جو کو اغذ مداخل مخارج رقومات کے سر رشتہ خزانہ جات و توشکخانہ و محلات وغیرہ وغیرہ سے برادر عزیز کی منظوری کے لئے پیش ہون گے بعد ملاحظۂ اسنادات میرے دستخطی کو اغذ کے دستخط کیا کرین گے -

المرقوم ۱۲ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۴ ہجری۔

دستخط

آسمان جاہ

الحاصل جب پورا سامان سفر تیار ہوگیا اور احکام ضروری متعلقہ پائیگاہ آپنے جاری فرما دئے حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی سے رخصتی قدمبوس حاصل فرماکر بتاریخ ۲۸ مارچ سنہ ۱۸۸۷ء مطابق ۲۰ رجب سنہ ۱۳۰۴ ہجری روز دوشنبہ ۱۱ بجے شب کو اسٹیشن حیدرآباد سے مع مفصلۂ ذیل ہمراہیوں کے روانہ یورپ ہوے۔

مسٹر کوبرن چیف سکرٹری۔ دو سا بہائی پریوٹ سکرٹری۔ سید رکن الدینخان بہادر ایڈیکانگ۔ کپتن عبداللہ بیگ افسر اسٹاف۔ ڈاکٹر اعتماد الحق اسٹاف سرجن۔ و محمد یٰسین خانسامان اور سات نفر مردمان شاگرد پیشہ وغیرہ

موافق حسب مستمرہ رہیگا اگر کبھو معاملات کے متعلق کوئی امر
لایق نگرانی برادر عزیز کے متصور ہووے امید ہے کہ
برادر عزیز بہ اطلاع و رضامندی میرے والدہ صاحبہ قبلہ
و محل خاص کے طے کیا کرینگے۔

**فا ۱۱** ۔ مین اپنے تمامی علاقہ داران اہل سیف و اہل قلم
کو آگاہ کرتا ہون کہ اس میرے سفر چند روزہ مین بالادست و
زیردست و حاکم و محکوم باہم مانند شیر و شکر رہین تا کہ
بفضلہ تعالے مین حسب وقت بخیر و عافیت یہان آؤن بمعاینہ
حسن اتفاق تمامی علاقہ داران و انکی شکر و سپاس جامع المفیرقین
کا بہ تہہ دل ادا کرون۔

**فا ۱۲** ۔ اب مین ختم تحریر مین اپنی خوشنودی
ظاہر کرتا ہون کہ موافق تحریر فقرات صدر کے
برادر معزز کام کیا کرین گے۔

ممدوح کی ٹرین روانہ ہونے کے بعد بلدہ واپس ہوے ۔
دوسرے روز صبح کو یعنی ۴ رجب سنہ ۱۳۰۲ ہجری روز چہارشنبہ
نواب صاحب معہ بمبئی پہونچے اور فرسٹ جرالڈ ہوٹل
مین فروکش ہوے جہان مشایعت کے لئے نواب میر لایق علیخان
سر سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار عالی تشریف فرما
ہوے اور گیارہ مہر بنام حضرت امام ضامن علیہ السلام
باندہین ۔ اسکے بعد لارڈ ولیڈی رے گورنر بمبئی سے
ملاقات ہوئی ۔ اون کے وہان دعوت لنچ کہائی ۔ اور
لارڈ رے گورنر بمبئی نے بہت سی ملاقاتی چٹہیان لنڈن کے
بڑے بڑے امراء و عہدہ دارون کے نام نوابصاحب
ممدوح کے نام دین ۔ دوسرے روز نواب صاحب
ممدوح مع ہمراہیون کے ڈاسنے کو بالا ڈینو پر سوار ہو کر
راہی یورپ ہوے ۔ اگرچہ میرا قصد تہا کہ مجملی حالات

اسٹیشن پر مشایعت کے لئے تمام امراء و عمائدین و معززین بلدہ جمع تھے۔ اور خاص ملازمین و مقربین پائیگاہ کا تو یہہ حال تہا کہ خارج از تحریر ہے گویا کہ کوئی روح کو اون کے جسم سے کہینچے لئے جا رہا ہے لیکن مجبور تھے۔ سب بدل دست بدعا تھے اور ہر ایک کی زبان پر یہہ شعر جاری تہا۔

بسفر رفتنت مبارک باد

بسلامت روی و باز آئی

اکثر رفقاء و مصاحب و جانثار بمبئی تک مشایعت کے لئے ہمراہ رکاب گئے اور جہاز کے رخصت ہونے کے بعد مدعائے سلامتی و واپسی نواب صاحب ممدوح واپس ہوئے نواب سرخورشید جاہ بہادر واڑی تک مشایعت کے لئے تشریف لے گئے رخصتی ملاقات کر کے نواب صاحب

باوجود اصرار و معروضات مولوی صاحب
معزا س کے شائع کرنے کی منظوری دینے
مین تامل فرماتے رہے اتفاق سے
وہ مسودہ سفرنامہ قلمی نواب صاحب
مرحوم مغفور مجھے ملگیا اس کے لئے اپنے
دلی دوست مولوی سید مرتضےٰ صاحب
پرسنل اسسٹنٹ وحال اتالیق انگریزی
صاحبزادہ صاحب بلند اقبال نواب محمد معین الدینخان
بہادر دام اقبالہ و اجلالہ کا ازحد مشکور و ممنون ہونکہ مولوی
صاحب موصوف نے جب مجھہ سے یہہ سنا کہ مین سوانح عمری
نواب صاحب ممدوح لکھنا چاہتا ہون اور میری یہہ تمنا ہے
کہ سفرنامہ یورپ بہی اوسمین شامل ہو تو بطیب خاطر مسودہ
مجھے مرحمت فرمایا۔ پس مین نے ناظرین کو مختصر واقعات

اس سفر کے لکھکر ناظرین کو ضروری واہم واقعات
سفر سے آگاہ کرون لیکن میری خوش قسمتی سے ایک مسودہ
سفر نامہ کا جو جواہر مین تولنے کے قابل ہے مجھے ملگیا
یعنے جسوقت نواب صاحب ممدوح بغرض سیاحت
یورپ بلدہ سے روانہ ہوے آپ نے اوسی روز سے
اپنا سفرنامہ بطریق روزنامچہ لکھنے کا اہتمام فرمالیا تہا
اور بعد واپسی تمام پرچہ جات روزنامچہ مولوی سید
مرتضیٰ صاحب پرسنل اسسٹنٹ پریوٹ سکرٹری کو
عنایت ہوے۔ جنہون نے بہت محنت و عرق ریزی کے
ساتہہ اوسکو ترتیب وار جمع کیا اور ہمیشہ نواب صاحب قبلہ
کی خدمت مین معروضہ کرتے رہے کہ اگر ارشاد ہو تو اسکو
بطریق سفرنامہ یہہ خانہ زاد اپنے نام شائع کرے لیکن چونکہ
نوابصاحب قبلہ کا مزاج ہمیشہ سے شہرت پسند نہ تھا

ظاہر ہو جائینگے۔

المختصر۔ نواب صاحب ممدوح جہاز ڈامی نیکو بالا ڈینومین بندر بمبئی سے مع ہمراہیان سوار ہو کر براہ عدن سویز کو بتاریخ ۱۳ اپریل ۱۸۸۷ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۰۴ھ ہجری روز چہارشنبہ پہونچے جہاں گویز سویز مسمی رشید بے اور مسٹر جیمیں کمانڈنگ افسر ملاقات کے لئے تشریف لائے اور عرصہ تک بذریعۂ ترجمان گفتگو ہوتی رہی کیونکہ گورنر ممدوح صرف عربی زبان جانتے تھے وہاں سے نواب صاحب قبلہ قاہرہ روانہ ہوے۔ اسٹیشن تک گورنر صاحب و کمانڈنگ افسر صاحب مشایعت کے لئے تشریف لائے۔ دوسرے روز نواب صاحب قاہرہ پہونچے ۱۴ اپریل مطابق ۱۹ رجب روز جمعہ کو دس بجے سر ایولین بیرنگ صاحب بہادر حال لارڈ کرومر گورنر قاہرہ خدیو کے جانب سے ایک عمدہ گاڑی لیکر ۵ منٹ

سفر کے بدلے سوانح عمری نواب صاحب مرحوم کے ساتھہ ہی
ساتھہ اونکے ہاتھہ کی لکھی ہوئی سفرنامہ کے ذریعہ یورپ
کی سیر کرانا ہی مناسب و موزون خیال کرکے بجنسہ سفرنامۂ
قلمی نواب صاحب موصوف کو اس سوانح عمری کے حصۂ دوم
مین شائع کر دیا ہے جسکے معائنہ سے ناظرین کو علاوہ واقعات
و حالات سوانح عمری کے سفر دو سہ ورہ از یورپ کے
دلچسپ حالات خاص نواب صاحب مغفور کے قلم سے لکھے ہوئے
پڑھنے سے تفصیلی حالات و واقعات سفر ظاہر ہونگے
جس سے بڑھکر مفصل واقعات کا لکھنا میرے امکان سے
خارج ہے۔ پس اس مقام پر مین مجملی واقعات و اہم امورات
و ضروری باتین درج کرنا مناسب سمجھا ہون کیونکہ سفرنامہ
جو حصۂ دوم مین لکھا گیا ہے اوس کے پڑھنے سے ناظرین کو
تفصیلی واقعات و روزانہ حالات سفر پورے طور سے

خاص دستخطی فوٹوگراف نواب صاحب ممدوح کو عنایت کیا
اور اپنا خاص ریل کا سیلون مرحمت فرمایا جس مین سوار
ہوکر نواب صاحب قبلہ بآسایش تمام بغرض سیاحت
اسکندریہ تشریف فرما ہوے - ۱۶ اپریل مطابق
۲۱ رجب کو نواب صاحب نے اسکندریہ پہونچکر خدیو معظم
کا جہاز ملاحظہ فرمایا جہاز کے کپتن حسن بے نے آکر ملاقات
کی اور گارڈ نے سلامی اوتاری خدیو معظم کا جہاز ملاحظہ فرمائی
نواب صاحب ممدوح بہت خوش ہوے بوقت ملاحظہ فرمائی
جہاز بینڈ بجتا رہا - بعد ملاحظۂ جہاز وہان سے رخصت ہوکر
دوسرے جہاز پر سوار ہوکر مع ہمراہیان نیپلس روانہ ہوے
جو ملک اٹیلی کا مشہور شہر ہے وہان سے ملک اٹیلی کے
شہرون مثلاً وینس - فلارنس روم وغیرہ کے سیاحت
فرماتے ہوے سوئیٹزرلینڈ تشریف فرما ہوے اور

قبل استقبال کے لئے تشریف لائے نواب صاحب ممدوح مع
اسٹاف کے خدیو معظم کے شرف ملاقات کے لئے تشریف
فرما ہوے۔ خدیو معظم توفیق پاشا لب فرش تک استقبال
فرماکر نواب صاحب ممدوح کو لے گئے نواب صاحب
ممدوح نے اپنے ہمراہیون کو خدیو معظم کے روبرو پیش کیا
تخمیناً بیس منٹ تک ہمکلام رہے۔ بیرنگ صاحب گورنر
ترجمان تھے اسکے بعد قہوہ و سگریٹ کی تواضع ہوئی۔ رخصت
کے وقت بھی خدیو معظم نے نواب صاحب ممدوح کو لب فرش
تک تشریف لاکر مرخص فرمایا ہرچند نواب صاحب
موصوف فرماتے رہے کہ اسقدر تکلیف و تکلف فرمائی کی
ضرورت نہین۔ لیکن جناب ممدوح نے اپنے اخلاق
نوازش سے اوسی طرز سے ملاقات فرمائے جیساکہ
دشاہون کے شایان ہے۔ جناب خدیو معظم نے اپنا

اور نذر پیش کئے بعد ازآن اپنے ہمراہیون کو بھی پیش کیا جناب
ممدوح نے نہایت اخلاق سے نواب صاحب سے استفسار
فرمایا کہ کیا آپکا یہہ پہلے مرتبہ انگلستان مین آنا ہوا ہے
جسکا جواب نواب صاحب ممدوح نے اثبات مین دیا
کچھ اور مختصر گفتگو ہونے کے بعد برخاست فرماکر
واپس ہوے۔

۱۷ ارمی موافق ۲۳ شعبان سنہ ۱۳۴۴ ہجری روز سہ شنبہ کو
آپ جناب پرنس آف ویلز ولیعہد بہادر کی دعوت بال
مین مدعو ہوے۔ جناب پرنس نے بڑی تپاک سے مصافحہ
فرمایا اور اثنائے گفتگو مین یہہ ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد
مین آپ کے لئے ایک جلیل القدر خدمت تجویز ہوئی ہے
جسکی وجہ سے آپکا یہان زیادہ قیام نہو سکے گا (یہان
پرنس ممدوح کا اشارہ خدمت مدارالمہامی حیدرآباد کیجانب

قریب دو بجے کے سر جرالڈ فٹز جرالڈ صاحب تشریف آ
اور اپنے ہمراہ نواب صاحب ممدوح کو اسٹیشن لے گئے
نواب صاحب ممدوح کے ساتھہ کرنل کوبرن چیف سکرٹری
اور سید رکن الدین خان ایڈیکانگ تھے اسٹیشن سے
جناب ملکہ معظمہ کے خاص سیلون مین سوار ہوکر جو پہلے ہی
مقرر تھے ونڈزر کو روانہ ہوے وہان سے گاڑی مین سوار
ہوکر جناب ملکہ معظمۂ قیصر ہند کے محل موسوم بہ ونڈزر کیاسٹل
کو مع ہمراہیان روانہ ہوے جہان نواب صاحب ممدوح
کے لئے ڈنر کا اہتمام تہا۔ ڈنر سے فارغ ہونے کے بعد
سر جرارڈ فٹز جرالڈ صاحب نواب صاحب ممدوح کو مع
ہمراہیون کے جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی شرف ملازمت
کے لئے لے گئے۔ نواب صاحب ممدوح قدیم دستور کے
موافق جناب ملکہ معظمہ کو آداب تسلیمات بجا لاے

بھی مدعو تھے۔

۲۱ مئی مطابق ۲۲ شعبان ۱۲۵۴ھ ہجری روز شنبہ کو دربار لیوی مین نواب صاحب ممدوح کو شریک ہونا تھا جہان کسی سبب سے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند تشریف نہ لائین اور جناب پرنس آف ویلز نے جناب ممدوحہ کے قایم مقام ہوکر ملاقات فرمائی تھی اثنائے قیام لندن مین نواب صاحب ممدوح سے بڑے بڑے امراء وغیرہ مثل لارڈ نارتھ بروک و لیڈی ولارڈ ڈکرانس و ڈیوک آف کیمبرج و سر پیل گریفن و جنرل فریزر و جارج کلارک و مسٹر جونس و کرنل وسس ٹیوڈی وغیرہ وغیرہ سے ملاقات ہوی جو ہندوستان مین آکر گئے تھے اور جنسے نواب صاحب ممدوح سے پرانی ملاقات تھی۔

۲۴ مئی کو نواب صاحب ممدوح کی دعوت انڈیا آفس مین

تھا جو لایق علیخان سالار جنگ کے مستعفی ہونیکی وجہ سے خالی ہوچکی تھی اور جسپر حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے نواب صاحب ممدوح کا انتخاب وتقرر فرما دیا تھا۔ اور جو خبر ولایت تک مشہور ہوچکی تھی) نواب صاحب ممدوح نے جواب دیا کہ مجھے خود جلد یہان سے چلے جانیکا سخت افسوس ہے لیکن مجھے حکم آگیا ہے کہ بعد ادائے مراسم وشرکت تقریب جوبلی یہان سے روانہ ہوجاؤن۔ پس حسب الحکم عمل کرونگا۔

اس دعوت مین دوسرے ملک کے روسا وغیرہ بھی شریک تھے مثل مہاراجہ کوچ بہار و مہاراجہ سریرتاب سنگھ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرے روز بکنگم پیالس مین ڈرائنگ روم کی دعوت تھی جہان نواب صاحب ممدوح مع اپنے ایڈیکانگون کے شریک ہوے۔ اس دعوت مین ممالک غیر کے سفیر وغیرہ

وہان سے نواب صاحب ممدوح منچسٹر برمنگھم وغیرہ شہرونکی
سیاحت فرما کر ۹ رجون مطابق ۱۶ ر رمضان سنہ ۱۳ ہجری
کو پھر لندن مین داخل ہوے جو ڈپوٹیشن حضرت بندگانعالی
متعالی مظلہ العالی کی جانب سے شریک تقریب جلسہ جوبلی
ہونے والا تہا اسکے ساتہہ ظفر جنگ شمس الملک بہادر بہی لندن
آکر نواب صاحب ممدوح سے ملاقات فرمائے ۔ اور
سردار دلیر الملک بہادر ہوم سکریٹری نے خریطہ اور
تحایف جو منجانب گورنمنٹ نظام پیش ہونے تھے
لاکر نواب صاحب ممدوح کی خدمت مین گذرانے نواب صاحب
معزنے تمام تحایف کی جداگانہ فہرستین مرتب کرائین
جو تحائف کہ جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی جناب مین
اور جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف کنٹ کے
خدمات مین پیش ہونے کے تھے وہ تمام علیحدہ علیحدہ مرتب

ہوئی جہان ڈنر مین خود پرنس آف ویلس مع پرنسس
آف ویلز بھی شریک تھے۔ اس دعوت مین میز کے ٹکڑے
علیحدہ علیحدہ کئے ہوے تھے جس میز پر جناب پرنس آف ویلز
بہادر تشریف رکھتے تھے اوسی پر پرنس ممدوح نے بکمال
اخلاق نواب صاحب ممدوح کو بھی یاد فرما کر اپنے ساتھ
بیٹھنے کا افتخار بخشا۔

چونکہ تقریب جوبلی کو عرصہ تہا اسلئے نواب صاحب ممدوح
نے اس عرصہ مین اسکاٹ لینڈ کی سیر کا بہی قصد فرمایا
اور مع ہمراہیان اسکاٹ لینڈ روانہ ہوگئے۔ اسکاٹ
لینڈ کے گورنر صاحب کو انڈیا آفس سے پہلے ہی ہدایت
ہوگئی تھی کہ جو مقامات قابل دید ہون اوسکی سیر نوابصاحب
ممدوح کو کرائین۔ حسبہ گورنر صاحب ممدوح نے قلعہ وغیرہ
اور جو جو مقامات قابل دید تھے ہمراہ ہوکر اونکی سیر کرائے

۲۱ رجون ۱۸۸۵ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۰۲ھ ہجرے
روز سہ شنبہ پروسشن مقرر تہا۔
پروگرام کے موافق نواب صاحب ممدوح کی دو گاڑیان
جوبلی کے پروسشن مین شریک تہین باقی تمام راجہ و
مہاراجہ ورو سا، ہندوستان جو شریک جوبلی ہوے
تھے اونکی صرف ایک ایک گاڑی شریک پروسشن
تہی پروسشن مین نواب صاحب ممدوح کے ہمراہ نواب
ظفرجنگ بہادر و سردار دلیر الملک بہادر و کرنل
کوبرن چیف سکرٹری و مسٹر بلاتھرڈیٹ تھے پروسشن
کی شرکت کے بعد جملہ تقاریب جوبلی مین نواب صاحب
ممدوح کو حسب پروگرام شرکت کا اعزاز حاصل ہوا
چنانچہ اسکے تفصیلی واقعات سفرنامہ نواب صاحب ممدوح کے
معاینہ سے (جو حصہ دوم مین شائع ہوا ہے) تمام و کمال

کرائے سرجارڈفنزجرالڈصاحب نے نواب صاحب
ممدوح کومنجانب سکرٹری آف اسٹیٹ فار انڈیا یہ اطلاع
دیئے کہ جناب ملکہ معظمہ نے یہہ ارشاد فرمایا ہے کہ
بعد تقریب جوبلی اعلیحضرت کا خریطہ لیا جائیگا اور اسلئے
نواب صاحب ممدوح کو ایک ہفتہ اور لنڈن مین
قیام فرمانا ضروری ہو اپس نواب صاحب ممدوح
نے بغرض حصول اجازت تا رحیدرآباد کو دیا جہان سے
حضرت اقدس اعلےٰ کا ارشاد بذریعۂ تار شرف صدور
پایا کہ حسب منشاء جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند ایک ہفتہ کی
قیام کی نواب صاحب ممدوح کو اجازت دیجاتی ہے
تاکہ بعد فراغ جملہ رسوم تقریب جوبلی واپس ہون
حسبہ نواب صاحب ممدوح نے ایک ہفتہ اور قیام
فرمایا آخرش تقریب جوبلی کی تاریخ پہونچی بتاریخ

فرمائے تھے داخل کئے اور جو جو تحائف کہ پرنس آف ویلز
بہادر و ڈیوک آف کناٹ کے لئے بھیجے گئے تھے وہ بھی
داخل کئے افسوس ہے کہ بہت تلاش کے بعد بھی مجھے
اونکی تفصیلی فہرستین نہین مل سکین لہذا درج کتاب
نہو سکین ۔

جب تمام تقاریب جلسۂ جوبلی سے آپ نے فراغت
حاصل فرمائے تو بتاریخ غرۂ جولائی ۱۸۸۵ء موافق ۹ ہ
شوال ۱۳۰۲ھ ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند سے رخصتی ملاقات فرما
مع ہمراہیان جہاز وینکٹا نامی پر بندر ڈوور سے سوار
ہو کر بعجلت تمام روانہ ہوے اگرچہ آپکو اکثر اصحاب
نے منع کیا کہ یہہ موسم سفر جہاز کے لئے ناموزون
ہے اور اکثر دریا مین طوفان وغیرہ کی شدت
رہتی ہے لیکن چونکہ آپکو آقائے ولینعمت کا حکم اقدس

ناظرین پر واضح ہون گے جملہ دعوتون وگارڈن پارٹیون
و قواعد فوج وغیرہ مین جو بہ تقریب جلسہ جوبلی پنجاہ سالہ
ہوئین اون سب مین نواب صاحب ممدوح شریک رہے
اور خاص ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند کی عنایات بیغایات آپ کے
حال پر مبذول رہین۔ جناب پرنس آف ویلز و ڈیوک آف
کناٹ و شاہزادگان عالی تبار آپ کے ساتھ دوستانہ
و اخلاقانہ برتاو فرمایا کرتے تھے جو سفرنامہ کے ملاحظہ سے
ناظرین پر روشن و منکشف ہوگا۔

جب آپ کل تقاریب جلسۂ جوبلی سے فارغ ہوچکے تو
بتاریخ ۳۰۔ جون ۱۸۸۷ عیسوی مطابق ۸ شوال ۱۳۰۴ھ
حضور ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند کی جناب مین باریاب ہوکر
حضرت اقدس و اعلےٰ بندگانعالی متعالی مظلہ العالی کا
خریطہ پیش فرمایا اور جو تحائف کہ حضور پرنور نے روانہ

ممدوح مع اسٹاف و نواب انتصار جنگ بہادر و موسوی
افضل حسین و مسٹر فرید و نجی و اکثر ملازمین و مقربین
و جان نثاران پائیگاہ مثل کرنل نیل صاحب و راے تلجا پرشاد
مہتمم خزانہ و سررشتہ دار افواج پائیگاہ و حافظ غلام محمد
و نور اللہ خان ڈاکٹر وغیرہ وغیرہ مقربین حاضر و موجود
تھے۔ آپ نے جہاز سے اتر کر سب سے بخندہ پیشانی
ملاقات فرمائے اور ہر ایک شخص نے قدمبوس ہوکر
شرف ملازمت حاصل کیا۔ بمبئی مین دو روز قیام فرما کر
راہی بلدۂ فرخندہ بنیاد ہوے اثنائے راہ مین آپنے
گلبرگہ شریف مین ایک روز قیام فرمایا اور زیارت
حضرت خواجۂ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے
مشرف ہوے محتاجین و مساکین کو کھانا کھلایا گیا اور خیرات
تقسیم ہوئی۔

فوری واپسی کی نسبت پہونچ چکا تہا آپ نے ان تمام خطرات
کا کچھہ بہی اندیشہ نفرمایا اور راہی ہوگئے بمصداق اسکے
جسکی کشتی کا ناخدا ہو خدا ✻ لاکہہ طوفان ہو تو کیا ڈر ہے۔
الحاصل بتاریخ غرۂ جولائی ۱۸۸۵ء مطابق ۹ شوال ۱۳۰۲ھ
سوار جہاز ہوکر براہ کیالس و برنڈزی وغیرہ بہ عجلت تمام
سفر فرماکر بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء موافق ۲۵ شہر
شوال ۱۳۰۲ھ آبندر بمبئی مین داخل ہوے اثنائے سفر مین آپکے
جہاز کو سخت طوفان رہا اور آپ کے سب ہمراہی مرض
طوفان مین مبتلا رہے لیکن آپکو سبکی فکر ہمیشہ رہتی تہی اور
اور ایک ایک ادنے ملازم کے حال کے نگران و خبرگیران
رہتے تہے یہان تک کہ اپنی ذات سے اونکو کہانے وغیرہ
کی تاکید فرمایا کرتے بندر بمبی پر آپ کے استقبال کے لئے
نواب وقار الامرا بہادر برادر عزیز نواب صاحب

آپ نے اس امر پر متوجہ کیا۔ بعد مین معلوم ہوا کہ بوقت
مدار المہامی خود آپ نے اس تعمیر کی مثل طلب فرما کر
اسکی نسبت سخت احکام صادر فرمائے۔ اس بیان سے
میرا یہہ مقصود تھا کہ ابتدا سے آپکو ہر ایک مقدمات و معاملات
جزوی مین بھی بد دیانتی پسند نہ تھی۔ اور آپ ہمیشہ سے
بد دیانت عہدہ دارون کے سخت دشمن تھے۔ گلبرگہ
شریف سے بعد ادای نیاز و فاتحہ وغیرہ آپ راہی
بلدۂ فرخندہ بنیاد ہوے۔ یہان آپ کی رونق
افروزی کی خبر پہلے ہی سے مشہور تھی اور آپ کے
مقربین و جان نثاران پائیگاہ کا جوش قدمبوسی حد سے
زیادہ گذر گیا تھا بمصداق اسکے۔ ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک ۔ آتش شوق تیز تر گردد

کیونکہ سب لوگ اپنے آقائے ولی نعمت کو جو مثل مان باپ کے

آپ حین قیام گلبرگہ شریف بنگلہ صوبہ داری مین فروکش
ہوے تھے۔ وہان کے عہدہ دار مثل صوبہ دار صاحب
وتعلقدار صاحب وغیرہ وغیرہ بغرض انتظام و استقبال
حاضر تھے۔ آپ کے ہمراہیون سے ایک صاحب کا
بیان تہا کہ جس بنگلہ مین آپ تشریف رکہتے تھے وہ
اوسی زمانہ مین کئی ہزار کی لاگت سے ذریعۂ تعمیرات
تیار ہوا تہا اور جس روز آپ وہان ٹہیرے ہوے
تھے اتفاق سے بارش شدید ہوئی اور تمام مکان ٹپکنے
لگا آپ نے اوسیوقت محکمہ تعمیرات کی کارروائی پر
افسوس ظاہر کرکے فرمایا کہ سرکاری ہزارہا روپیہ
صرف ہوتا ہے اور اسطرح لاپروائی اور عہدہ دارون
کی عدم توجہی سے کام خراب بنتا ہے چنانچہ جو عہدہ دار
مثل انتصار جنگ بہادر وغیرہ آپکے ہمراہ تھے اونکو بھی

وغیرہ کے نام بذریعۂ تار برقی صادر فرمائے تھے کہ کوئی صاحب
بغرض استقبال اسٹیشن پر نہ آوین اور نہ کوئی اور تکلف
وغیرہ جو ایسے استقبالی رسوم کے وقت ہوتے ہین ادا ہون
بلکہ اپنے جملہ ملازمین ومتعلقین پائیگاہ کو آگاہ فرمایا کہ جو شخص بغرض
استقبال ریلوی اسٹیشن پر آویگا اوس سے مین سخت ناخوش
ہونگا اس سے صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ آپکو حضرت بندگانعالی
معالی مذظلہ العالی سے کسقدر عقیدت تھی اور آپ حضرت کے
ملال سے کسقدر متاثر ہوتے تہے الحاصل باوجود اس ممانعت
واحکام سخت کے بھی ایک کثیر مجمع عامۂ خلایق کا آپکے
استقبال کے لئے اسٹیشن بلدہ پر موجود تہا اور آپ بتاریخ
۴ ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ چہار ماہ کامل کے سفر دور دراز یورپ
کے بعد داخل بلدہ ہوے۔ آپ کے جملہ ملازمین ومتعلقین
ومقربین آپ کی شرف ملازمت وقدمبوسی سے مستفید و

اپنے ملازمین ومتعلقین پر نظر شفقت و پرورش رکھتے تھے
اس جہاز کے سفر دور و دراز یورپ کے چند روزہ
مفارقت کے بعد جو اون پر سخت ناگوار تھی اونکے دیکھنے
اور شرف ملازمت و قدمبوسی حاصل کرنے کے لئے
بہت بیتاب تھے اور جو ق جوق استقبال وحصول
قدمبوسی کے لئے جمع ہونیکو مستعد اور یہی حال تمام عہدہ داران
وامرا، ومعززین شہر کا بھی تھا۔ کیونکہ تقرر عہدۂ جلیلہ
مدار المہامی کی خبر زبان زد خاص و عام ہوچکی تھی اور
اس لحاظ سے ان صاحبون کا اشتیاق حصول قدمبوسی
بھی کچھ بیجا نہ تھا۔ لیکن اونہین ایام مین حضرت قدر قدرت
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے ایک صاحبزادہ کی رحلت
کی خبر وحشت اثر بندر بمبئی مین آپ کے گوش گذار ہوچکی
تھی۔ پس آپ نے اوسی لحاظ سے سخت احکام اپنے معتمدین

اوس کے بعد حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے خدمت
مدارالمہامی پر (جو سالار جنگ میر لایق علیخان کے مستعفی ہونے سے
خالی ہوئی تھی) کسی لایق وتجربہ کار امیر کا تقرر
ضروری خیال فرماکر آپکو منتخب فرمایا اس سے بہتر انتخاب
غیر ممکن تھا کیونکہ سر سالار جنگ اول کے بعد آپکا وسیع تجربہ
اور لیاقت مسلمہ تھی اور آپ نے جس خیر خواہی و وفاداری
وجان نثاری کا ثبوت اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی کم سنی مین دیا تہا وہ اظہر من الشمس تہا
پس بتاریخ ۸ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ ہجری آپکا تقرر خدمت جلیلہ
مدارالمہامی پر ہوا اور بذریعہ جریدۂ غیر معمولی مورخہ
۲۰ شہریور ۱۲۹۶ف جلد چہارم صفحہ (۸۷) (جسکی نقل
ذیل مین درج ہے) باضابطہ مشتہر کیا گیا۔

## نقل جریدۂ غیر معمولی

بہرہ یاب ہوے ؎ العیش کہ باد صبح گلبو آمد ؛ می نوش کہ آب
رفتہ در جو آمد ؛ خوش باش کہ بخت خفتہ سر بالا کرد ؛ دولت
ز نشاط تہنیت گو آمد ؛ آوسی روز کرنل مارشل کے ہمراہ
حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کی دیوڑہی مبارک
پر حاضر ہو کر آداب عرض کرائے اور دوسرے روز
افتخار باریابی حاصل کر کے نذر گذرانے اور تمام کیفیت
تقریب جوبلی و ملاقات جناب ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند کی حضرت
اقدس و اعلےٰ کی خدمت مین عرض کی ۔ اعلیحضرت
مدظلہ العالی عرصہ تک بکمال نوازش و شفقت خسروانہ
آپ سے تفصیلی حالات سفر یورپ و جشن جوبلی ملکہ معظمہ
قیصرۂ ہند وغیرہ دریافت فرماتے رہے اور جناب
ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند و شاہزادگان والا تبار کا اخلاقانہ
و نوازشانہ برتاؤ سنکر نہایت مسرور و محفوظ ہوے

خوشنودی فرماتے ہین۔

تمام رعایا و برایائے دکن اس انتخاب و تقرر سے نہایت راضی و خوش ہوے اور اپنے مالک و ولی نعمت حضرت اقدس و اعلےٰ کے حق مین دست بدعا۔ ہے

کیا پیر و مرشد نے جو انتخاب ؛ حقیقت مین اعلی تہا وہ انتخاب

عطا کرتے ہین جسکو عہدہ حضور ؛ سمجہہ لیتے ہین دلمین یہ بالضرور

کہ اس عہدہ کو دیگا انجام یہہ ؛ بخوبی بجا لائیگا کام یہہ

کہین دورکیون جائے اے جناب ؛ وزارت ہی کا دیکہئے انتخاب

عموماً رعایا و برایائے دکن کا عام مقولہ اور عام راے آپکی نسبت نہایت ہی عمدہ تھے۔ جو ذیل کے اشعار سے ظاہر ہے اور جو ایک لایق شاعر نے آپ کی ہر دلعزیزی کی نسبت عام راے کا اظہار اپنی مثنوی مین نظم کیا ہے۔

جلد چہارم روز شنبہ تاریخ ۲۰ شہریور سنہ ۱۲۹۶ ف
مطابق ۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ صفحہ ۸۷

## علاقۂ پولیٹیکل فنانس
## حکم حضرت اقدس والا علا

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے بنظر مراسم خسروانہ نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر آسمانجاہ بہادر کو خدمت جلیلہ مدار المہامی سرکار عالی پر جو کہ نواب سر سالار جنگ بہادر کے۔سی۔آئی۔ای۔کے مستعفی ہونے کیوجہ سے خالی ہوئی ہے سرفراز فرمایا۔

ف۲ ۔ اس موقع پر حضرت اقدس والا علا تمام معین المہامون اور معتمدین اور صدر عہدہ دارون کی کارروائی پر جو کہ حضرت نے بوجہ ملاحظہ فرمانے کام مدار المہامی کے دیکھے اظہار

گئی بھول وہ اوج اور برتری
زمین پر اوتر آئی ہے مشتری

ہے حاضر در آسمانجاہ پر
کہ سرکار کو کوئی کر دے خبر

بجا ہے یہ ہر ایک کا انبساط
بچھایا خدا ہی نے ایسا بساط

ہوا جس سے حاصل دلونکو سرور
مراسم کا ہر روز پایا ظہور

خوشی سے ہرا کدل ہوا باغ باغ
تفکر تردد سے پایا فراغ

سراسر رفاہ خلایق ہوئی
مسرت کا موقع ہے یہ واقعی

ہوے آپ جیسے مدار المہام
بہت عمدہ عمدہ ہوا انتظام

کہ ہے مثل جس کا نہ مانند ہے
بکار آمد اور فائدہ مند ہے

ہے مشکور خلقت ہزاران ہزار
نہ کچھہ حد ہے جسکی نہ کوئی شمار

ہوے انتظامات بے انتہا
کہ منجر ہے ہر اک سوی فائدہ

کسیکو بھلا یاد کیونکر رہے
اگر ایک ہووے تو کوئی کہے

آپنے خدمت جلیلۂ مدار المہامی سلطنت آصفیہ سے سرفراز

نہین خوف کچھہ خصم بد خواہ کا
کہ یہہ دور ہے آسمان جاہ کا

امیرون مین اعظم رفیع المکان
مجل فیض سے جنکے دریا وکان

امارت کی زینت ریاست کی زیب
اسی ذات سے ہے وزارت کی زیب

وزارت کو فخر آپ کی ذات سے
کرم کو مباہات اسی ہات سے

مہ و مہر شادان نظر آتے ہین
ستارے خوشی سے کھلے جاتے ہین

خبر ہے یہ مشہور بازار مین
کہ زہرا کا مجرا ہے دربار مین

برنگینی و شوکت و احتشام
ہے قوس قزح خیمہ برپے اسلام

ملین اب جدائی کو مدت ہوئی
خوشی سے یہ خواہش ہے قطبین کی

سعید و مبارک کا ہی دور اب
ہے روپوش اندیشہ سی ذو ذنب

یہہ اقوال ہین سبع سیارہ کے
کہ عرصہ ہوا ہمکو پہرتے ہوے

تھی مدت سے جس عہد کی جستجو
وہ آیا ہی پوری ہوئی آرزو

اب آوارہ پہرنیسے کیا فائدہ
کرو بیٹہہ کر شکر اللہ کا

بمنت عطارد کی ہے التجا
قلمدان والا مجہے ہو عطا

مین ہوے اور جسطرح خزانہ معمور اور رعایا خوشنود
و ملک سرسبز و شاداب تہا اوسکے تفصیلی حالات مشرح
آیندہ درج کئے جاوینگے۔

## نقل جریدۂ غیر معمولی

جلد چہارم روز سہ شنبہ تاریخ ۲۳ شہریور سنہ ۱۲۹۶ف
موافق ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۷ ہجری صفحہ (۸۹)

### علاقہ پولیٹکل وفنانس

### حکم مدار المہام سرکار عالی

### اشتہار

منجانب ہز اکسلنسی نواب محمد مظہر الدینخان رفعت جنگ
بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر
آسمان جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی چونکہ
حضرت ولی نعمی بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے

ہوکر بارگاہ ایزدی مین دوگانہ شکر و سپاس ادا فرمایا
اور نذر سرفرازی اپنے آقائے ولی نعمت حضرت
بندگانعالی کی خدمت اقدس مین حسب دستور پیش فرما کر
جائزہ خدمت مذکورہ کا لیا اور بعد اخذ جائزہ جو اشتہار
تمام رعایا و برایائے دکن و جملہ ساہوکار و تجار کی آگہی
کے لئے بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۰۴ھ بذریعہ جریدۂ غیر معمولی
جلد چہارم صفحہ (۸۹) شائع فرمایا اوسکی نقل بہی ہم ذیل
مین درج کرتے ہین جس سے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آپنے
کسقدر سچے اور مستحکم وعدے اصلاح ملک و فنانس ریاست
و انتظام آئین و قوانین ملک کے فرمائے اور یہہ بھی
ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے کہ اون وعدون کے ایفا
مین آپنے کسقدر سعی و کوشش کی اور اوس مین کامیاب
ہوئے جو جو اصلاحین اور انتظام آپ کے عہد وزارت

پہلے اشتہار کے ذریعہ سے جو مین اپنی مدار المہامی کے
بعد مشتہر کرتا ہون اطمینان دلاتا ہون کہ جہان تک میرے
امکانمین ہے مین اپنا تمام وقت اور ہمت اور توجہ و محنت
کو آپ سب کی بہتری اور ملک کی خیر خواہی مین
صرف کرون گا۔

ف ۲ ۔ نواب سر سالار جنگ مختار الملک میر ترابعلیخان
مرحوم کا طویل زمانہ مدار المہامی جن کے ساتھہ مجھکو سولہ برس
تک ملکی انتظامون مین شریک رہنے کی خوشی حاصل
رہی ہی میرے سامنے بطور ایک روشن مثال اور
نمونہ کے ہوگا اور جو بات کہ مرحوم موصوف کی قسمت
مین نہ تھی اور خوش قسمتی سے مجھکو حاصل ہے یعنے حضرت
خداوندی کی حکمرانی کی قوت اور برکت وہ میری کشتی
مہمات انتظام ریاست کی ناخدائی فرماویگی اور

مراحم خسروانہ سے مین نے منصب وزارت سے سرفرازی
پائی اور مدارالمہامی کے عہدہ کا جائیزہ لیا لہذا اب بعد
اس دعا کے کہ خداوند تعالے جلشانہ مجھکو ہمیشہ اپنے
بادشاہ اور ملک کی خیرخواہی اور خدمتگذاری مین
نیک توفیق بخشے اور میرے نیک ارادون مین مجھکو
کامیاب کرے اور بعد ادای شکر اون نوازشات
اور خاوندیون کے جن سے حضرت خداوندی نے
اپنے اس آبائی خانہ زاد کو اس بڑی ذمہ داری کی خدمت
سے سرفراز فرمایا اور جو ایک ایسا شکر ہے کہ لفظون کے
ذریعہ سے ادا نہین ہو سکتا مین حضرت کے تمام امرا اور
جاگیرداروں اور زمیداروں اور ساہوکارون
اور تجار اور عہدہ داران اہل قلم و اہل سیف اور
عموماً تمامی رعایائے سرکار عالی کو اس سبب سے

تعلیم اور درستگی اشاعت کے ذرائع کو وسعت دینا
باشندون کی صحت اور تندرستی کی حفاظت کیواسطے
شفاخانون کی تعداد مین جو اب بہت کم ہین اضافہ کرنا
اور خصوصًا پردہ نشین عورتون کے معالجات مین
سہولت کرنا رعایا کی راحت وآرام کیواسطے ضروری
تدابیر کو کام مین لانا اور امن اور عافیت اور عدل
و انصاف کو ترقی دینا۔ عدالتون کے احکام کی بلاناجائز
تاخیر و رعایت تعمیل کرانا۔ اور محابس کی حالت کو
جو بہت اصلاح طلب ہے درست کرنا۔ ریلوی اور
معدنیات کی کمپنیون کو جنکی کارروائیون سے
ملک کی دولت اور بہبودی کی ترقی کی امید ہے
ہر ایک ضروری اور مناسب مدد دینا کہ جس سے
اون کے کام مین آسانی اور ملک کو فائدہ ہووے

مجھکو کامل یقین ہے کہ شہنشاہی گورنمنٹ اور اُسکی جانشینون سے بھی جنکی دلی خواہش ہمیشہ اس ملک کی بہبودی اور فلاح کی رہی ہے مجھکو ہر ایک واجبی مدد پہونچے گی۔

**فصل** ۔ مین اس موقع پر ملک کے سامنے تفصیل کے ساتھ بہت وعدے کرنا نہین چاہتا بلکہ جو کچھہ میرے ارادے مین ہے انشاء اللہ تعالی مین اونکو اپنے کامون سے ثابت کرونگا صرف اسقدر کہنا کافی سمجھتا ہون کہ میرا فرض عین یہہ ہوگا کہ ملک کے ہر صیغہ کے انتظام کے لئے جن قواعد و ضوابط کی ضرورت ہو زمانہ کی رفتار کے ساتھہ ساتھہ آگے بڑہاؤن اور ملک کی زراعت اور تجارت کو جو ملک کی دولت کے دو وسیع چشمے ہین ۔ ترقی دینا ۔ صنعت و حرفت کو جس مین اب بہ نسبت سابق کے کچھہ انحطاط نظر آتا ہے سنبھالنا

اور میری دایمی کوشش یہہ ہوگی کہ اپنے بادشاہ اپنے
آقا اپنے مالک کی غلامی اور فرمان برداری و رضاجوئی
مین ہر وقت ثابت قدم رہون اور جیسے کہ اس کوشش
مین کامیابی حاصل کرنا ابتدا سے میری دلی تمنا رہی ہے
ویسے ہی اون تعلقات دوستی و یکجہتی کو ملحوظ رکھنا بلکہ
مستحکم کرتے رہنا میرا کام ہوگا جو حضرت خداوندی
کی گورنمنٹ کو نسلاً بعد نسل گورنمنٹ قیصری کے ساتھہ
رہے ہین۔

آخر مین مجھکو امید ہے کہ تمام عہدہ دار جو اعضائے
سلطنت ہین اور جنکی مدد سے مجھکو اپنے ان تمام ارادون
مین کامیاب ہونے کی پوری توقع ہے اپنے اپنے
کامون مین اطمینان اور خوشدلی اور ہمت اور استقلال
کے ساتھہ مصروف اور ہر وقت اور ہر حالت مین

اعلیٰ ترین فرایض میری خدمت کے ہونگے اور
سب سے بڑھکر اہل ملک کے حقوق کو بطور کامل ملحوظ
رکھا جائیگا اور مداخل و مخارج کے انتظام کا اور کفایت
شعاری کے ساتھ موجودہ آمدنی کی بہتر طور پر استعمال کا
ہر وقت خیال رہیگا تاکہ سلطنت کے قرضے جن کی تحقیق و
تنقیح کی تکمیل کیجاویگی ادا ہو جاوین اور خزانہ کی عمدہ
حالت جو ملک کی ہر قسم کی ترقی کے لئے سب سے
ضروری آلہ ہے اور جس کے بغیر مفید سے مفید کام
بھی اختیار نہین کیا جا سکتا قایم رہے۔

فہ۔ امور مذکورہ کے متعلق جن اصلاحون کی وقتاً
فوقتاً ضرورت ہوگی اونکی تمام تجویزین بعد کامل غور کے
منظوری کے لئے حضرت خداوندی مین پیش
کیجاوینگی۔

فرما دین گے۔

(۲) اگر کسی معتمد کو کوئی ضروری کام درپیش ہو اور وہ سوائے روز ہائے معینہ کے دوسرے روز ملاقی ہونا چاہین تو پریوٹ سکرٹری کے ذریعہ سے اطلاع دین۔

(۳) اگر سوائے معتمدین کے دوسرے افسران سررشتہ یا عہدہ داران سرکار مدار المہام سرکار عالی سے سرکاری کامون کی ضرورت سے ملاقات کرنا چاہین تو اپنے اپنے معتمدون کے وقت پر آوین اور بہتر ہوگا کہ اپنے اس ارادہ سے وہ اپنے صیغہ کے معتمد کو بھی مناسب وقت پر اطلاع کر دین تاکہ جس معاملہ پر گفتگو ہونیوالی ہو معتمدین اون کا غذات کو بھی اپنے ہمراہ رکھین۔

(۴) اسکے علاوہ جبکہ کسی کو مدار المہام سے ملنا ہو تو

رعایا اور خصوصاً رعایائے زراعت پیشہ کی بہبودی
اور فلاح اور آرام و راحت کی تجاویز مین مشغول رہینگے
کیونکہ یہی ایک امر ہے جسکے واسطے حضرت خداوندی
نے مجھکو کل امور سے زیادہ تاکید فرمائی ہے۔ ۱۱ شہر
ذی قعدہ سنہ ۱۳ ہجری

اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

تختہ تعین اوقات ملاقات نواب مدار المہام بہادر

سرکار عالی

الحسب الحکم مدار المہام سرکار عالی تختہ تعین اوقات
مصرحۂ بالا بغرض اطلاع و آگہی جمیع خاص و عام
مشتہر کیا جاتا ہے۔

(۱) مدار المہام سرکار عالی بروز ہائے معینۂ پیشی بوقت
مقررہ ہر ایک معتمد سے اجرائے کار کے لئے ملاقات

## تختۂ تعین اوقات پیشی معتمدین در پیشی مدار المہام سرکار عالی

| نشان | یوم | ۲ — ۳ | ۳ — ۳ | ۳ — ۴ | ۴ — ۴ | ۴ — ۵ | ۵ — ۵ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | شنبہ | معتمد مالگذاری | معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ | معتمد فوج باقاعدہ | معتمد پولیٹکل وفنانس | ناظم دفتر ملکی | صدر محاسب وخزانہ |
| ۲ | یکشنبہ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |
| ۳ | دوشنبہ | معتمد عدالت وکوتوالے | ۰ | معتمد تعلیمات | معتمد پولیٹکل وفنانس | ناظم دفتر ملکی | صدر محاسب وخزانہ |
| ۴ | سہ شنبہ | معتمد مالگذاری | معتمد فوج بیقاعدہ | معتمد انگریزی | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۵ | چہارشنبہ | معتمد تعمیرات عامہ | معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ | معتمد فوج باقاعدہ | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۶ | پنجشنبہ | معتمد عدالت وکوتوالے | معتمد فوج بیقاعدہ | معتمد انگریزی | ایضاً | ایضاً | ایضاً |
| ۷ | جمعہ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ | ۰ |

وہ اپنی درخواست پریوٹ سکرٹری کے پاس بھیجدین

پریوٹ سکرٹری مدارالمہام کی اجازت لیکر ملاقات کیوقت

سے اطلاع دینگے۔

(۵) پریوٹ سکرٹری اون تمام انتظامون سے جو وقتاً فوقتاً

مدارالمہام کی ملاقاتون کا ہوا ہوا ٹیکانگ کو مطلع کردیا کرینگے

ایڈی کانگ اوقات معینہ پر آنیوالون کو لینگے اور اونکی

اطلاع مدارالمہام کو کرینگے اور ملاقات کرائینگے

پچاس ہزار روپیہ ملا کرین گے اور یہ کہ ٹھیکہ پانچ سال
کے لئے کمپنی مذکور کے قبضہ مین رہیگا اور کمپنی کو تمام
معادن دکن پر قبضہ اور کام کرنیکا اختیار دیا گیا کمپنی نے
ولایت مین اس کام کے لئے دس لاکھ پونڈ کے شیرز
یعنے حصہ جاری کئے اسکی تمام کارروائی بزمانہ سرسالار جنگ
مدارالمہام سابق بذریعۂ سر دار دلیر الملک بہادر ہوم سکریٹری
طے اور تصفیہ پاچکی تھی اور عہدہ دار مذکور کو بطور کمیشن
سرمایہ کا چوتھائی حصہ دینا قرار پایا تھا اوسکے معاوضہ
مین واٹسن کمپنی نے حصہ جات اون کے نام منتقل کردئے
اور یہ سب کارروائی صیغۂ راز مین طے پاگئی عہدہ دار
صاحب موصوف نے ایک چالاکی اور بھی کی کہ ولایت
سے فوراً واپس ہوکر اوسقدر حصہ جات جو اونکو کمیشن مین
بطریق ناجایز ملے تھے فی الفور کسی طریق سے سرکار عالی کے

بعد ادای شکریہ ایزد ذو الجلال و آقائے ولی نعمت آپنے
ملک و رعایا سے جو جو وعدے بذریعۂ اشتہار مرقومہ ۱۵ صدر
فرمائے اوسکے ایفا مین اپنے کو ہمہ تن وقف کر دیا
اور جو جو اصلاحین آپ نے اپنے زمانہ مین کین وہ
بعد کے واقعات سے ناظرین پر اچھی طرح سے ظاہر
ہو جائینگی۔

سب سے پہلے آپ ایک بڑے عہدہ دار کیجانب
متوجہ ہوے جسکا زمانہ مدار المہامی سابق مین نظام گورنمنٹ
مین بہت بڑا اعتبار و اعتماد تہا اور جسکی وساطت سے
معاملہ معدنیات و ریلوی وغیرہ سلطنت آصفیہ کا تصفیہ
ہوا تہا۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ بذریعہ سر دار دلیر الملک
معتمد ہوم ڈپارٹمنٹ و الٹن کمپنی سے معدنیات کے
ٹھیکہ کی نسبت یہہ قرار داد ہوا کہ سرکار عالی کو سالانہ

حصہ جات مرقوم الصدر کی بابت خزانہ سرکار سے
وصول کی گئی ہے فوراً واپس داخل سرکار کیجاوے
رقم کے واپس دینے مین بہت حیلہ و حوالہ ہوا آخرش
جب سخت تقاضا گورنمنٹ نظام سے ہوا تو مجبوراً نقد
ساتھہ لاکھہ روپیہ داخل کئے اور بقیہ پندرہ لاکھہ روپیہ
کے عوض اپنی کل جائداد واقع بمبئی (جو اسی ناجایز رقم
سے خریدی گئی تھی) گورنمنٹ نظام مین مکفول کردی گئی۔
اسطرح سرکار عالی سے جو ساڑے بائیس لاکھہ روپیہ بدنیتی
اور چالاکی سے حاصل کئے گئے تھے خزانۂ عامرہ مین
واپس ہوے اور از سرنو جدید اسکیم بمشورۂ عہدہ داران
و وکلاء و دبیر شران لایق و تجربہ کار تیار ہوے
بلی روسے ٹھیکہ سابق بحال رہا لیکن سرکار کو جو رقم
سالانہ بابت معدنیات سابق مین وصول ہونا قرار پایا تھا

ہاتھہ فروخت کرکے خزانہ سے نقد روپیہ حاصل کرلیا
اور بیفکر ہوگئے جسوقت اس قسم کی کارروائی ولایت مین
واٹسن کمپنی سے ہو رہی تھی نواب سر آسمانجاہ بہادر
بھی ولایت مین تشریف رکھتے تھے اور کسیطرح سے
اُنکو تمام چالاکیون کی خبر ہوگئی تھی اور آپ نے اس
تمام ٹھیکہ وغیرہ کے معاملہ کو نظر اشتباہ سے ملاحظہ فرمانا
شروع کیا تہا اور بعد مراجعت بلدہ جب آپکو پوری پوری
تصدیق اس امر کی ہوگئی کہ سراسر بددیانتی کا برتاؤ
اس معاملہ مین ہوا ہے تو آپنے فوراً اونکی معطلی کا حکم صادر
فرمایا جسپر معتمد سردار دلیر الملک بہادر عہدہ ہوم سکرٹری
سے معطل کئے گئے اور بجائے اون کے سید علی صاحب
بلگرامی منصرم ہوم سکرٹری مقرر ہوے - بعد معطلی بہادر
موصوف سرکار سے یہہ حکم صادر ہوا کہ جو رقم

واصلاح کا آئینہ تھی جسکے ملاحظہ سے حضرت قدر قدرت بندگانعالے
متعالی مدظلہ العالی نہایت محظوظ ومسرور رہوے اور
حضرت اقدس واعلے نے آپ کے انتظام وکارگذاری
سے اپنا کامل اطمینان وخوشنودی ظاہر فرمائے۔

## سرفرازی نواب سرآسمان جاہ بہادر

بتاریخ ۱۴ ر شوال ۱۳۰۵ھ ہجری مطابق ۲۵ ر جون ۱۸۸۸ع
یوم دوشنبہ ایک عظیم الشان دربار مین جو خلوت مبارک
مین منعقد ہوا اور جسمین تمام بڑے بڑے امرا اور جاگیردار
اور جمعدار پیشگان اور دیگر عہدہ داران اہل سیف اور
اہل قلم حاضر تھے حضرت پیر ومرشد بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے
نے فرط نوازش شاہانہ اور مراسم خسروانہ سے
نواب سرآسمانجاہ بہادر کے۔سی۔آئی۔ای۔کو
خلعت دیوانی سے سرفراز فرماکر عہدۂ دیوانی پر

اوسکی مقدار دو چند ہوگئی جس سے سرکار عالی کو کثیر فائدہ
ہوا۔ اور یہ جدید اسکیم جو نواب سر آسمانجاہ بہادر نے
بعد رد و قدح بسیار منظور فرمائے تھے اوسکو ولایت مین
پارلیمنٹ نے بھی پسند کیا اور دکن مینگ کا جھگڑہ بالآخر
طے ہوگیا۔

اسکے سوائے آپ نے ایکسال کے عرصہ مین ہر ایک
صیغہ کی ترقی اصلاح مین بے انتہا کوشش فرمائے۔ موازنہ
معمولی وقت اور ختم سال کے قبل حضور مین منظوری کے
لئے پیش ہی نہین کیا گیا بلکہ اوسمین بہت کچھہ اہم اور ضروری
اصلاحین بھی عمل مین آئین ہر ایک صیغہ مین ضروری
اصلاحین کی گئین جس سے کفایت شعاری کے ساتھ
عمدہ کام چلنا مقصود تہا۔ ختم سال پر ایک مکمل ڈسپیچ
رپورٹ پیش کی گئی جو آپ کے وقت کے انتظام و

ایک بہت بڑا شاندار دربار ہوا جسمین حضرت پیر و مرشد
بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی بہ نفس نفیس اور دیگر امرا
و عہدہ داران اور افسران افواج علاقہ سرکارین
شریک تھے اس دربارمین مسٹر ای پی ہاول رزیڈنٹ
نے حضرت ملکہ معظمۂ قیصرۂ ہند کے طرف سے نواب
سر آسمان جاہ بہادر کو معزز تمغہ طبقہ اعظم نائیٹ
کمانڈر سلطنت ہند کا عنایت فرمایا اور اپنے ہاتھ سے
نواب سر آسمانجاہ بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کے
سینہ پر جانب چپ اوسکو لگایا۔ سند سرفرازی تمغہ
جو صاحب عالیشان بہادر نے عطائے تمغہ کے وقت
سر دربار زبان انگریزی مین پڑہ کر سنائی اوسکا ترجمہ
حسب ذیل ہے۔

مستقل فرمایا خلعت مین حضرت غفران مآب نواب
میر نظام علیخان بہادر علیہ الرحمۃ کا ملبوس خاص عنایت
ہوا جسمین سات عدد جواہر بیش بہا شامل تھے۔ جو حضرت
پیر و مرشد مدظلہ العالی نے اپنے دست مبارک سے
سرور بار مرحمت فرمائے حسب تفصیل ذیل۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سرپیچ | طرہ | ھار | کنٹھی |
| ۱ | ۱ | ۱ | ۱ |
| بازو بند | بہجبند | دستبند | |
| زوج | زوج | زوج | |

## سرفرازی تمغۂ

## کے۔ سی۔ آئی۔ ای

اور دوسرے روز بتاریخ ۱۶ شوال ۱۳۰۵ ہجری
مطابق ۲۷ جون ۱۸۸۸ عیسوی یوم چہارشنبہ کو رزیڈنسی مین

و ملزوم ہین آپ کو حاصل رہے اور آپ اوسپر برقرار
اور اوس سے متمتع رہین۔
آج یکم جنوری ۱۸۸۸ء کو مابدولت کے پنجاہ ویکم سال
جلوسی مین بمقام ایوان دربار مابدولت موقوعۂ آسبرن
مابدولت کے دستخط اور طبقہ مذکور کی مہر سے مکمل ہوکر
عطا کیا گیا۔

حسب الحکم سلطانہ

شرحدستخط

کراس

سند اعزاز نائیٹ کانڈر طبقہ سلطنت ہند
بنام نواب بشیر الدولہ امیر اکبر سر آسمانجاہ
بہادر

# نقول ترجمہ

مہر طبقہ سلطنت ہند

وکٹوریہ بفضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن وایرلینڈ حامی ملت وقیصرہ ہند سلطانہ طبقہ اعظم سلطنت ہند کیطرف سے نواب بشیر الدولہ امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام ریاست حیدرآباد کو بعد معائنہ صاف واضح ہو کہ ہرگاہ ما بدولت کو منظور ہے کہ آپکو اپنے طبقہ اعظم مذکورہ سلطنت ہند کا نائیٹ کمانڈر نامزد ومقرر کریں لہذا حسب تحریر ہذا ما بدولت آپکو اعزاز طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر کا عطا فرماتے ہیں اور بذریعہ تحریر ہذا آپکو اجازت دیتے ہیں کہ طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر ہونے کا اعزاز ورتبہ مع اون جزو کل حقوق کے جو اوسکے ساتھ متعلق

کے ستارہ کو اپنے لباس بیرونی کے جانب یسار پہنین
اور استعمال کرین اور اوس فتیہ اور تمغہ کو بھی
جو مابدولت کے طبقہ مذکورہ کے نائیٹ کمانڈر کے
ساتھ مخصوص ہوتا ہے پہنین اور استعمال کرین اور
از روی اختیار مذکورۂ بالا مابدولت کے طرف سے
آپکو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ جزو کل حقوق و یرغاتن
اور مدارج جو مابدولت کے طبقہ مذکورہ کے نائیٹ
کمانڈر سے تعلق رکھتے ہین آپکو حاصل رہین اور آپ
اوسپر برقرار اور اوس سے متمتع رہین مع اوس
ممتاز لقب کے استعمال و تمتع کے جو سلطنت مابدولت
کے ایک نائیٹ بطریق کو حاصل ہوتا ہے۔ اور یہہ
جمیع امورات سے کافی و وافی طور پر حاصل رہین
جسطرح کہ آپ اوس صورت مین اون سے

فہرست طبقہ سلطنت ہند

- وکٹوریہ بفضل خدا ملکہ سلطنت متحدہ گریٹ برٹن وایرلینڈ - حامی ملت وقیصرۂ ہند

سلطانہ طبقہ اعظم سلطنت ہند کیطرف سے نواب بشیر الدولہ امیر اکبر آسمان جاہ بہادر مدار المہام ریاست حیدرآباد کو بعد مانیا سب - کے واضح ہو کہ ہرگاہ مابدولت نے بخوشی آپکو اپنے طبقہ اعظمہ مذکورۂ سلطنت ہند کا نائیٹ کمانڈر نامزد ومقرر کیا ہے اور ہرگاہ مابدولت کو اپنے طبقہ مذکورہ کے قوانین کے موجب قدرت واختیار کامل اس امر کا حاصل ہے کہ آئین متعلقہ عطائے تمغہ کی پابندی سے معاف کردیں لہذا بتاثیر اوس اختیار کے جو مابدولت کو بحیثیت سلطانہ طبقۂ مذکورہ کے حاصل ہے بذریعۂ تحریر ہذا آپکو قدرت واختیار کامل عطا ومرحمت ہوتا ہے

دوسرے روز اسی تقریب مین ڈنر کی دعوت ہوئی
جسمین رزیڈنٹ مسٹر ہاول نے نواب صاحب مدوح کا
جام صحت تجویز فرماتے وقت حسب ذیل تقریر کی۔

## ترجمہ اسپیچ مسٹر ہاول رزیڈنٹ
## حیدرآباد

لیڈیز اینڈ جنٹلمین
قبل اسکے کہ ہم میز پر سے اوٹھین مین آپ سب صاحبونسے
خواہش کرتا ہون کہ آپ لوگ میرے ساتھ اوس
فرض کے انجام دہی مین شریک ہون جو ایک
طرح سے فرض بھی ہے اور خوشی بھی ہے آپ لوگ
خوب جانتے ہین کہ آج ہم سب یہان اسلئے جمع
ہوے ہین کہ سر آسمانجاہ کو تمغہ نائیٹ کمانڈر آف دی
مع سٹ ایمینٹ آرڈر آف دی انڈین امپایر عطا کرین

متمتع ہونیکے مستحق ہوتے جبکہ تفویض اعزاز نائیٹ ہڈ کا
آپکو مابدولت کے دست خاص یا مابدولت کے
نام و مابدولت کے طرف سے ہمارے
ویسرائے و گورنر جنرل ہندوستان کے ہاتھ سے
جو ہمارے طبقۂ اعظم مذکور دے گرینڈ ماسٹر (مالک اعظم)
ہونیکی حیثیت سے کہتے ہین باضابطہ عطا ہوتا گو اسکے خلاف
کوئی قانون یا فرمان بھی ہو۔
آج اٹھائیسویں فبروری سنہ ۱۹۱۹ کو ۔ ۔ ۔ ۔ کے پچاہ ویکم سال
جلوسی مین بمقام یونین دربار دولت و وقت آبہان مالت
کی دستخط و طبقہ مذکورہ کی مہر سے ثبت ہوکر عطا کیا گیا یہ
حسب الحکم سلطانہ
(شرد دستخط)
کرامس

آپ صاحبون سے مخفی نہین ہے کہ سر آسمان جاہ بہادر حیدرآباد
کے ایک بہت ہی معزز خاندان سے ہین۔ اور
وہ حضور نظام کے خاص قریب کے رشتہ دار ہونیکی
عزت رکھتے ہین۔ اون کے عم بزرگوار اول کو ریجنٹ
حیدرآباد اسٹیٹ کے تھے جو مشہور سر سالار جنگ
کے ساتھہ مقرر ہوے تھے۔ نواب ممدوح کے
بزرگ ہمیشہ سے خاص فوجی کمانڈر یعنی پائیگاہ خاص کے
سرداری پر حضور نظام کی ریاست مین مقرر ہوتے آئے
اور مجھے یقین کامل ہے کہ نواب سر آسمانجاہ بہادر
اپنے دل مین اپنے آبائی خدمات یعنے فوجی لایف کو
ضرور ترجیح دیتے ہونگے۔ اور اگر اپنی اوائل عمر سے
وہ بخوشی ہر موقع پر بجائے قلم کے تلوار کا استعمال کرتے
تو بلاشبہ اوسی مصروفیت و ادای فرض کیوجہ سے

اور اس اعزاز پر اونکو مبارکباد دین۔

مین آپ صاحبون کو یاد دلاتا ہون کہ یہ خطاب جناب ملکہ قیصرہ ہند دام اقبالہا نے ۱۸۷۷ء سے (اون لوگون کے لئے جاری کیا ہے جو جناب ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہند اور سلطنت ہندوستان کے خدمات بجا لاتے ہین) اور یہ بھی آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ جناب وایسرائے گورنر جنرل بہادر گرانڈ ماسٹر آف دی آرڈر اور جناب پرنس آف ویلز ڈیوک آف انڈن برگ ڈیوک آف کناٹ اور ڈیوک آف کیمرج اسٹرا نیٹش گرانڈ کمانڈر اور لارڈ کانیمرا۔ لارڈ ڈرے لارڈ ڈرابرٹس نیٹ گرانڈ کمانڈر ہین۔

ان تمام مرقوم الصدر معزز و منصف فرقہ کے ساتھہ آج سر آسمان جاہ بہادر بھی شامل ہون گے۔

اور آپ کونسل آف ریجنسی و کونسل آف اسٹیٹ کے
ممبر بھی رہے رہین۔ سالگذشتہ آپ کو نیابتاً اعلیحضرت
کے جانب سے جوبیلی ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مین شریک ہونیکا
اعزاز بھی حاصل ہوا ہے۔ آخر مین آپ سب صاحبونکو
مطلع کرتا ہون کہ حضرت اقدس و اعلےٰ کے حسب خواہش
اور منظوری گورنر جنرل انڈ کونسل نواب صاحب ممدوح
ایکسال کے امتحان کے بعد حال ہی مین خدمت جلیلہ
مدار المہامی حیدرآباد پر مستقل فرمائے گئے ہین۔ حیدرآباد
گورنمنٹ کے خدمات درحقیقت انڈین امپایر اور قیصرۂ
ہند کے خدمات ہین اور جبکہ نواب صاحب ممدوح
کو اعزاز عظیم حیدرآباد گورنمنٹ سے عطا ہوا ہے تو
آپ بیشک بمعاوضہ اون خدمات کے جو آپ ہز مجسٹی
کے انڈین ایمپایر کے بجا لائے ہین مستوجب خطاب

آج وہ مثل ایک پکے سپاہی کے بجائے ایک اہل قلم کے
دنیامین نامور ہوتے۔ جنگ افغانستان کے موقع پر نواب
ممدوح نے اپنی اور اپنی فوج کے خدمات گورنمنٹ آف انڈیا
کے سپرد کرنیکی خواہش و مستعدی ظاہر فرمائے تھے۔
جب آپکی آفیشل لائف شروع ہوئی تو آپ نے اوسمین
تعلیم و تجربہ بحیثیت صدر المہام عدالت حاصل فرمایا
جس خدمت کو آپنے بغیر کسی معاوضہ و صلہ کے قریبًا چھ
سال تک انجام دیا۔ اور یہہ صرف اس غرض سے
کہ عند الخلوی خدمت کو رنجبنٹی اپنے کو اوسکے قابل
بنا دین۔
نواب ممدوح نے بارہا سرسالار جنگ کی زندگی مین
اور مہاراجہ نرندر پرشاد بہادر پیشکار کی غیر حاضری مین
خدمت مدار المہامی کو منصرمانہ انجام دیا ہے۔

رعایا و برایا کے فلاح و بہبود و رفاہ عامہ کے کامون مین
شب و روز مصروف رہتے تھے ترقی زراعت و
تجارت ملک سے آپکو اسقدر دلچسپی تہی کہ آپکو جو موقع و
محل ان امور کی ترقی کا ملتا تھا اوسکو آپ کبہی فروگذشت
نہین فرماتے تہے۔ چنانچہ آبپاشی ملک تلنگانہ کے لئے
بصدارت نواب وقار الامرا بہادر آپ نے ایک
مجلس کا تقرر فرمایا جسکا کام یہہ تہا کہ ملک تلنگانہ مین
جہان پانی کی اشد ضرورت تھی اور جہان بغیر پانی کے
کاروبار زراعت غیر ممکن تہا۔ ذرایع آبپاشی مہیا کرے
اوتیالابون اور باؤلیون کی مرمت وغیرہ کرائے تاکہ
کاشتکارون کو آسانی ہو اس مجلس کو مبلغ دس لاکھ روپیہ
سالانہ ان کامون مین صرف کرنیکا اختیار دیا گیا۔
جس سے بہت بڑا انتظام ہوا اور تمام ملک تلنگانہ

ایمنیٹ آرڈر کے بھی ہین۔ نواب صاحب ممدوح نے ان
سرفرازیون کے اظہار مسرت اور میمنت کے طور پر سرکاری
دفاتر اور مدارس مین ۱۹-۲۰ شوال ۱۳۱۵ھ کو یوم
شنبہ و یکشنبہ کو اور اضلاع مین جہان جریدہ پہونچے
اوسکے دوسرے دن سے دو دن کی تعطیل کا حکم بذریعہ
جریدۂ اعلامیہ صادر فرمایا۔

آپکے استقلال خدمت جلیلہ مدارالمہامی سے عامہ رعایا
و برایائے دکن اسقدر خوش و مسرور ہوے جسکی حد و انتہا
نہ تھی۔ اور آپکی ہر دلعزیزی اسقدر تھی جو خارج از تحریر ہے
آپ پر آقائے ولی نعمت حضرت قدر قدرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی اسقدر عنایت و مہربانی مبذول تھی کہ
آپ نہایت اطمینان و تشفی و خاطر جمعی سے اپنی خدمت
جلیلہ و امور مفوضہ کے اہم امور کو انجام دیتے تھے اور

دل بڑہانے کے لئے عمدہ کام کرنیوالون کو ایکہزار روپیہ کے
انعام مرحمت فرمایا اسکے سوائے تمام دفاتر بلدہ و اضلاع
پر یہہ حکم بہ سختی آپ نے نافذ فرمایا کہ اضلاع و بلدہ کے
دفاتر وغیرہ کے خرچ مین حتے کہ صابن وغیرہ چھوٹی چھوٹی
چیزون مین بہی ملکی مصنوعات کا لحاظ رکہا جائے اور حتی الامکان
ملکی ساخت کی چیزین صرف کئے جاوین اور کاغذہ وغیرہ
و دیگر اشیاء ملکی کارخانجات کے تیار کئے ہوے
استعمال کرین اور مجالس اضلاع و بلدہ مین خاص صنعت
و حرفت کو ترقی دینے کی نسبت احکام جاری فرمائے
چنانچہ اکثر مجالس اضلاع و صدر مجلس بلدہ مین صنعت
و حرفت کا کام نہایت خوبی کے ساتہہ جاری ہوا۔ ایک
محکمۂ زراعت و تجارت زیر نگرانی ایک لایق افسر کے
قایم کیا گیا جسکا کام تہا کہ ملک کی زراعت و تجارت کو

سیراب و شاداب ہوا اور تمام رعایا و کاشتکار
از حد مسرور و مشکور ہوے۔ اور اونکی خشک و سوکھی
کشت زار امید مین از سر نو تازگی آگئی۔ بقول شاعر
یہہ آپس مین کہنا ہی چھوٹا بڑا ؎ کہ اب سوکھے دھانونمین پانی پڑا
قلعۂ گولکنڈہ مین آپ نے ایک کارخانہ شال بافی
کا قایم کیا جس مین ملک کے یتیم و لاوارث بچون کو
شال بُننے کا کام سکھلایا جانے لگا۔ نیچاب وغیرہ سے
عمدہ کاریگر طلب اور اونکو شالبافی کی تعلیم دینے کے لیے
مقرر ہوے۔ چنانچہ چند عرصہ مین کارخانہ مذکورمین عمدہ
شال و جامہ وار مثل کشمیر و لودہیانہ وغیرہ تیار
ہونے لگے۔ آپ نے خود بنفس نفیس ایک مرتبہ
تشریف فرما ہو کر کام ملاحظہ فرمایا اور کئی تھان
شال و جامہ وار کے خرید فرمائے اور ازراہ قدردانی

جس طرح ترقی تجارت وصنعت وحرفت ملکی مین آپکو دلچسپی
تہی اوسیطرح آپکو یہہ بہی خیال تہا کہ ملک کو تعلیم یافتہ اور مہذب
بہی ہونا ضروری ہے چنانچہ جو ترقی تعلیم مدارس آپکے
زمانہ مین ہوئی ہے سابق مین نہ تہی۔ اضلاع مین عام طور
مدارس قایم ہوے جہان لایق وقابل مدرسونکا تقرر ہوا
ہر ایک سمت کے لئے ایک انسپکٹر و ناظر کا تقرر عمل مین آیا
جو ہمیشہ دورہ کرکے مدارس کا معائنہ اور سالیانہ امتحان
مدارس وغیرہ لیا کرتے ہین۔ زبان ملکی مثل مرہٹی۔ تلنگی
وغیرہ کی تعلیم بہی ان مدرسونمین دیجانی شروع ہوئی۔
اسکے علاوہ متعدد گرل اسکول یعنے مدرسہ ہاے نسوان
بہی بلدہ اور اضلاع مین کہولے گئے۔ جنمین لڑکیون کو بہی تعلیم
دینے مین وہی سہولت ہوئی جو لڑکون کی تعلیم مین تہی۔ سرکاری
طور پر الونس مقرر ہوکر اکثر معزز عہدہ دارون

ترقی دینے کے وسائل مہیا کرے۔ اور وقتاً فوقتاً سرکار کو
بہی ترقی تجارت و زراعت کی نسبت اپنی رائے
سے آگاہ کرے۔ چنانچہ اس محکمہ کے ذریعہ سے بہت سے
مفید کام ہوے اضلاع مین اکثر مقامات پر نمائش گاہین قایم
ہوئین جہان ملکی مصنوعات پیش ہوئین اور کاریگرون
وصناعون کی حوصلہ افزای و قدردانی کے طور پر سرکار سے
انعام عطا ہوے اسیطرح بلدہ مین بھی ایک نمائش گاہ
بمقام ملک پیٹہ قایم ہوئی جہان تمام ممالک محروسہ کے
مصنوعات جمع کئے گئے کئی روز تک یہ اگزبیشن قایم رہی
خود نواب صاحب ممدوح نے اسکا افتتاح فرمایا
اور صاحب رزیڈنٹ بہادر نے بھی جاکر اس نمایش گاہ کو
ملاحظہ اور اکثر اشیاء مصنوعات سلطنت آصفیہ کو
نہایت پسند فرمایا۔

انتظام ہو۔ یعنے جسطرح ملک و اہل ملک کا روحانی علاج
بذریعۂ تعلیم وغیرہ کیا جاتا ہے اوسیطرح اونکی جسمانی
صحت کے لئے بہی علاج و معالجہ کا کافی و وافی بندوبست ہو
چنانچہ انتظام شفاخانجات وغیرہ کیجانب آپکی خاص توجہ تہی
اور مختلف اضلاع مین ڈاکٹر و ڈریسر و کمپونڈرون کا تقرر
کیا گیا اور متعدد شفاخانجات کہولے گئے جدید چیچک برارونکا
تقرر عمل مین آیا۔ بلدہ مین جدید شفاخانجات قایم کئے گئے
اور اس مین لیڈی ڈاکٹرونکا تقرر کیا گیا تاکہ مستورات کے
علاج مین آسانی ہو اسکے قبل اسطرح کا انتظام نہ تہا صرف
ایک شفاخانہ افضل گنج قدیم سے بلدہ مین قایم تہا اسی پر
آپ نے اکتفا نہین فرمایا بلکہ اکثر معززین و ساکنین
بلدہ علاج انگریزی سے متنفر تھے اور قدرتاً بھی اون کو
ڈاکٹری علاج مفید نہین ہوتا تہا کیونکہ ہمیشہ اور قدیم سے

وافسرون کے لڑکے سرکاری خرچ سے ولایت روانہ
کئے گئے کہ بیرسٹری و ڈاکٹری وغیرہ کے امتحانات
مین کامیاب ہوکر ملک کے خدمات کے لئے تیار ہون۔
مدرسۂ انجینیرنگ آپ کے زمانہ مین بمقام روڑکل کھولا گیا
جس مین فن انجینری کی تعلیم دیجاتی تھی۔ یہہ آپکی فیاضی
جو ترقی تعلیم کی نسبت تھی ممالک محروسۂ سرکار عالی تک
ہی محدود نہ تھے بلکہ بیرون ممالک محروسۂ سرکار عالی
بھی اکثر مدارس مثل علی گڈھ کالج و مدرسۂ دیوبند وغیرہ
کو بھی سرکار عالی کی جانب سے کافی مدد ماہانہ عطا فرمائی
جاتی ہے۔

جسطرح رعایا کی ترقی تعلیم و تہذیب کیجانب آپ کی توجہ
مبذول تھی اوسیطرح آپ کو یہ بھی منظور تھا کہ رعایا کے
حضور نظام کی صحت و تندرستی وغیرہ کا بھی باضابطہ

جانون کے تلف ہونے کا اندیشہ ہے وغیرہ وغیرہ لیکن
آپ اچھی طرح سے واقف تھے کہ جو طبیب مقرر کئے گئے
ہین وہ بیشک لایق و قابل و تعلیم یافتہ اور اصول علم طب
سے واقف ہین اور چونکہ اہل ملک اکثر اس طریقۂ علاج
کے زیادہ عادی و دلدادہ خواہان ہین لہذا کسیطرح ان
شفاخانجات یونانی سے ملک کو نقصان نہین پہونچ سکتا
بلکہ آپکا یہہ خیال تھا اور بالکل صحیح تھا کہ تقرر شفاخانجات
یونانی نہ صرف ملک مین پسندیدگی کی نظر سے دیکھے جائینگے
بلکہ جو فن طبابت یونانی قریب المرگ ہے وہ ازسرنو
جان تازہ آجائیگی۔ چنانچہ آپ نے ان اعتراضات اور
اور ان رکاوٹونکا جو اس تقرر مین پیدا ہوگئے تھے
کچھہ بھی لحاظ نہین فرمایا اور ان کو محض رقیبانہ
و حاسدانہ اعتراضات سے زیادہ وقعت

یہ لوگ یونانی علاج کے عادی ہو رہے تھے لہذا ان لوگونکی
آسایش و آرام کے خیال سے آپ نے چار شفاخانجات
جدید کی افتتاح کا حکم صادر فرمایا جس مین خاص قدیم
یونانی طریق پر علاج ہوتا ہے اور اوسمین لایق و حاذق
اطباء یونانی کا تقرر کیا گیا اور عمدہ سریع التاثیر ادویہ یونانی
مہیا کئے گیئن اسکے ساتھہ ہی ایک مدرسہ بھی طب یونانی
کی تعلیم کا جاری کیا گیا اور ایک لایق و فاضل طبیب بعہدۂ
افسر الاطباء ان شفاخانجات و مدرسۂ یونانی کی نگرانی کے لئے
مقرر ہوا۔ اگرچہ ڈاکٹر لاری صاحب مشہور ناظم طبابت
سرکار عالی نے ان تقررات سے سخت اختلاف کیا اور
سرکار مین اس امر کی رپورٹ کی کہ ان یونانی شفاخانجات
سے پبلک کو کچھہ فائدہ نہ پہونچیگا۔ کیونکہ اس فن کے لایق
و تعلیم یافتہ حکما موجود نہین ہین اسلئے بجاے فائدہ کے اکثر

سرپرست نہ ہون اونکو تعلقدار ضلع بحفاظت تمام سرکار مین
روانہ کر دین اور سرکار سے یہہ بندوبست کیا گیا کہ
جسقدر اس قسم کے لاوارث و یتیم اطفال میسر ہون
وہ کارخانہ شالبافی قلعۂ گولکنڈہ مین بھیجے جاوین
کہ صنعت و حرفت کی تعلیم پاوین تاکہ جب وہ بڑے
ہون تو اپنی بسر اوقات کے لئے کسی کے محتاج نہ رہین
اور اپنے قوت بازو سے روٹی پیدا کر سکین اسوقت تک
اون کے خورد و نوش و لباس کا بندوبست سرکاری
طور پر کیا گیا اور سرکار سے اونکی ہر طرح کی پرورش
و پرداخت کا حکم دیا گیا اور اون سے کارشالبافی وغیرہ
لیا جانا شروع ہوا اسیطرح جسقدر یتیم لاوارث لڑکیان
ضلعون سے جمع ہون اون کے لئے ورنگل مین ایک
مکان اسی غرض سے دیا گیا کہ وہان اون کے رہنے کا

نہین دی۔

فی الحقیقت اس سے آپ نے ملک اور خاص فن طبابت یونانی پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا جسکا شکریہ خارج از امکان ہے۔ اتبک یہہ شفاخانجات یونانی قایم ہین اور عام باشندگان حیدرآباد اس سے بہرہ مند اور مستفید ہوتے ہین اور ہزارون جان بلب ان دارالشفائے سرکاری سے از سر نو زندگی پاتے ہین۔

ان تمام رفاہ عام کے کامون کے علاوہ آپ نے ایک اور احسان عظیم جو ملک کے ساتہہ کیا ہے اوسکی نظیر دوسرے مدار المہامون کے زمانہ مین اگر دیکہی جاے تو مشکل سے ملیگی وہ یہہ کہ ہر ضلع مین جو لاوارث اور یتیم و یسیر اطفال ملین جن کے مان باپ رشتہ دار اور کوئی

کہین کہین خود یہہ بیچارے فاقہ کی مصیبت سہتے سہتے اپنی عزیز
جانین گنوا دیتے اس موقع پر منصف مزاج ناظرین سے یہہ
التماس ہے کہ اپنے دل مین انصاف کرین کہ سر آسمانجاہ
بہادر نے ملک کے ساتھہ کسقدر احسان کیا ہے۔ کیا کسی
مدبر الملہام نے اسقدر ہمدردی بنی نوع انسان کا ایسا بین
ثبوت دیا ہے۔ مین تو یہی کہونگا اور واقعی ہے بھی یہی
کہ اس قسم کا رقیق القلب ہمدرد بنی نوع انسان خیرخواہ
دولت آصفیہ بیچا یہی خواہ ملک و اہل ملک دکن مین
شاید ہی کوئی ہوا ہو۔ اس قسم کی آسایش اور آزادی
ان بیچارے یتیم اور لاوارث اطفال کے لئے پہلے
کہان تھی اگر تہا تو یہی تہا کہ کسی کے لونڈی غلام بنائے جاتے
یا کسی محل یا دیوڑہی مین گانیون وغیرہ کے فرقہ مین
داخل ہوتے یا کسی پادری کے پلّے پڑکر کرسٹان ہوتے

بندوبست کیا جائے اور اون کے لئے لایق و فاضلہ
اوستانیان معتبر رکھی گئین کہ اونکو تعلیم زبان ملکی وغیرہ
دیجائے اور اون سے کام سینے پرونے کا لیا جائے
اون کے خورونوش ولباس وغیرہ کا سب خرچ
سرکار نے اپنے اوپر گوارا کیا اسکے علاوہ آپ کا
یہہ خیال تہا کہ اون کو فن دایہ گیری کی تعلیم دیجائے کہ جسکی
ملک کو سخت احتیاج ہے۔ واقعی یہہ ایسا مفید خیال تہا
کہ ملک جسقدر اسکی قدر کرے زیبا ہے انہین لاوارث
اطفال کی حالت ماقبل کا فوٹو اگر نظر سے گذرے
کہیچون تو یقین ہے کہ اکثر رقیق القلب [illegible]
ہو جائین گے۔ پہلے ان لاوارث اطفال کی یہہ
حالت تہی کہ کہین تو کوئی لونڈی غلام نہلا دہلا کے
کہین عیسوی مشنری لیجا کر اونکو کرسٹان کرتے اور

جو کچھہ وہان سامان وغیرہ تیار ہوتا تہا اوسکو ملاحظہ
فرماکر اکثر اشیا جو پسند خاطر ہوئین اوسکو داخل حضور
کرنے کا ارشاد فرمایا اور اپنی بیحد خوشنودی و مسرت
اس انتظام کی نسبت ظاہر فرمائی۔

## سفر شملہ و کلکتہ وغیرہ

آپ نے ذیقعدہ ۱۳۰۵ھ سنہ ۱۸۸۸ عیسوی
کو شملہ جاکر لارڈ ڈفرن سے ملاقات فرمائے اور سطیج
بماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ ہجری بغرض استقبال لارڈ لنسڈون
بہادر بمبئی تشریف فرما ہوے اور اوسی سال مین بماہ
جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ ہجری بخطاب القاب لارڈ لیانسڈون
کی ملاقات کی غرض سے باجازت حضرت پیر و مرشد
بنہ گانعالی متعالی مظلہ العالی کلکتہ نہضت فرما ہوے
آپکی غیر حاضری کے زمانہ مین آپ کے حسب خواہش

یا کسی طائفہ مین داخل ہوکر حرام کے مرتکب ہوتے۔
غرض ہر طرح سے بیچارون کی زندگی خراب ہی یہہ
سب اوسی ہمدردی بنی نوع انسان کا طفیل ہے کہ اس قسم
کے اونکی پرورش و پرداخت و تعلیم و تربیت و حرفت
آموزی وغیرہ کا بندوبست ہوا ان تمام ہمدردیونکا
حال معلوم ہونے کے بعد بھی اگر کسی ایسے لایق و فایق
بہی خواہ ملک کی قدر نکرے اور اوسکو فاتحہ خیر سے
نہ یاد کرے تو ایسی کہون حرامخت احسان فراموشی ہی
الغرض یہہ ایسا رفاہ عامہ کا کام ہوا ہے کہ جسکی نظیر
ملنا دشوار و غیر ممکن ہے۔
جب اعلیحضرت قدر قدرت مدظلہ العالی بغرض شکار شیر
ورنگل کیجانب تشریف فرما ہوے تو اس مدرسہ
اطفال لاوارث کو ملاحظہ فرماکر نہایت مسرور ہوے

گوشوارہ جمع خرچ علاقہ محاسبی اور بندات سیاہہ کی
نقل بھی اثنائے سفر مین آپ نے اپنے پاس بھیجنے کے
متعلق حکم صادر فرمایا تھا جو اوسوقت کے جریدۂ
غیر معمولی کے معائنہ سے واضح ہوتا ہے اس سے
بصاف ظاہر ہے کہ آپکو انتظام مملکت و عہدہ جلیلۂ
ہز الملہامی کے اہم فرایض کی انجام دہی کے متعلق کسقدر
فکر اور خیال تھا شملہ و کلکتہ کے سفر مین آپ کے ہمراہ
اکثر معتمدین خاص و پریوٹ سکرٹری وایڈی کانگ
اور آپکا پورا اسٹاف تھا۔ کلکتہ کے سفر مین آپ کے
ہمراہ مسٹر ہاول رزیڈنٹ بھی تھے۔ اس موقع پر تفصیلی
حالات ان سفرون کے درج کرنا غیر ضروری معلوم
ہوتا ہے۔ اور موجب طوالت ہے لیکن جہان تک
ان کے نتایج پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ

انصرام امور مدار المہامی کے لئے نواب وقار الامرا بہادر
و نواب منیر الملک مرحوم مامور کئے گئے کہ تا واپسی
نواب صاحب ممدوح ہر دو بہادران ممدوح بالاتفاق
امور سترگ مدار المہامی کو انجام دین۔ اور اگر ضرورت
ہو تو کسی اہم و سترگ امر مین آپ سے بھی
استمزاج فرماوین۔
اسکے علاوہ معتمدین علاقہ و تعلقہ جات صاحب بلدہ و
ناظم کو توالی اضلاع و دیگر عہدہ داران کو بھی
حکم آپنے فرمادیا تہا کہ روزمرہ اپنے اپنے علاقہ کے
متعلق ضروری اور قابل اطلاع معاملات کی اطلاع
میرے پاس بھی اثنائے سفرمین بھیجتے رہین اور یہ اطلاع
اون اطلاعون کے علاوہ ہوگی جو بہادران موصوف
وقتاً فوقتاً اپنے جانب سے مجھے دیا کرین گے مختصر

تجویز فرمایا اوس سے صاف طور پر آپکی اسلامی ہمدردی
و دینداری کا بین ثبوت ملتا ہے اور وہ یہہ ہے کہ آپنے
سرسید احمد خان سے یہ فرمایا کہ نام تو اسکا محمڈن کالج
ہے اور ایسی اسلامی دار العلوم مین کوئی مسجد نہین ہے
جسمین طلبا جماعت سے نماز ادا کرین - چنانچہ اوسوقت
آپ نے مبلغ دس ہزار روپیہ کی منظوری اپنے
جیب خاص سے مرحمت فرمائے کہ اس رقم سے
تعمیر مسجد کیجائے کہ جس سے طلبا جماعت سے نماز پنجگانہ
ادا کر سکین - محمڈن کالج اس تعمیر مسجد سے اسم بامسمی ہوا -
امرای حیدرآباد مین آپکا ساحق پرست امیر بہت کم
ہوا ہے باوجود اسقدر امارت و حکومت کے
آپکے مزاج مین انتہا درجہ کی خدا ترسی تھی اور مذہب
اسلام اور ہادی برحق کے آپ سچے پیرو تھے اسکی وہ علا

ان سفرون کے نتایج آپ کے حسب دلخواہ ہوے
اور آپکو پوری کامیابی ہوئی۔ اور ہر دو ولیسرایون یعنے
لارڈ ڈفرن و لارڈ لیانسڈون بہادر نے آپ سے
نہایت عمدہ طور پر ملاقات فرمائی اور آپ کے
تقرر و کارگذاریون کی نسبت اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی
شملہ کے سفر کیوقت اثنائے راہ مین آپ نے علیگڈھ
کالج بہی ملاحظہ فرمایا جہان مشہور سر سید احمد خان
و دیگر ممبران کالج نے آپکا نہایت گرمجوشی سے استقبال
کیا آپنے مشہور محمڈن کالج کا ملاحظہ فرماکر نہایت
خوشنودی ظاہر فرمائی۔ اور ماہانہ جو امداد سرکار
نظام سے کالج کو دیجاتی تھی اوسمین دو سو پچاس روپیہ
ماہانہ کا اضافہ فرمایا اس سے آپکو جو دلچسپی تعلیم کی
نسبت تہی بخوبی عیان ہے اسکے علاوہ ایک امر جو اپنے

اسکی اعانت کرنا گویا اشاعت دین اسلام مین مدد دینا
تہا اور ایسی اسلامی گورنمنٹ کا جیسی کہ گورنمنٹ
نظام ہے پورا فرض تہا اور اس فرض دینی کو
نواب صاحب ممدوح نے اپنے زمانہ وزارت
مین ادا کیا۔ کلکتہ سے واپسی کیوقت آپ مہاراجہ
بردوان اور مہاراجہ بنارس کے مہمان رہے جہان
مہاراجگان ممدوح نے آپ کی دعوت بکمال اخلاق
وخلوص فرمائی۔
بنارس سے روانہ ہوکر آپ اجمیر شریف مین حضرت
خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت
سے مشرف ہوتے ہوے بلدہ واپس ہوے۔
جب آپ مبنی بغرض مشایعت لارڈ ڈفرن
واستقبال لارڈ لیانسڈاؤن تشریف فرما ہوے تو

آپ نے مشہور شاعر ہندوستان مولوی الطاف حسین
صاحب حالی کو جنہون نے اپنے مشہور مسدس مین
قوم اسلام کا مرثیہ لکہا ہے جسکے ہر ہر لفظ سے قومی
ہمدردی ٹپکتی ہے بنظر قدر دانی و قدر افزائی
سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ مقرر فرمایا۔ جس سے
تمام ہندوستان خصوصاً علیگڈہ و ممالک مغربی و شمالی
نے آپکی اس جود و سخا و قدر دانی اہل کمال کا کمال شہرہ ہوا
یہی مدرسہ دیوبند کو جو کہ دینی مدرسہ ہے
درجس مین حدیث تفسیر و علم فقہ وغیرہ کی
تعلیم ہوتی ہے آپ نے سو روپیہ ماہوار کا وظیفہ
امدادی گورنمنٹ نظام سے دینا منظور فرمایا
درحقیقت ایسے مدرسہ کی اعانت موجب ثواب عظیم ہے
کیونکہ اس مین صرف دینی تعلیم دیجاتی ہے اور

ڈیوک ممدوح کی تشریف آوری کی حسب ضابطہ اطلاع
ہونے پر تمام شہر مین تکلف و آراستگی کیجانی شروع ہوئی
جابجا کمانین وغیرہ لگائی گئین الحاصل اوسیطرح
تکلف کیا گیا جیسے کہ ایک معزز شاہی مہمان کے لئے
کرنا چاہیے تہا۔ اسکے بعد یہہ ایک بحث پیش ہوئی
کہ ڈیوک ممدوح کہان فروکش ہون گے اگرچہ نوابصاحب
ممدوح نے اپنے باغ موسوم بہ بشیر باغ کو نہایت
تکلف و اہتمام سے آراستہ و پیراستہ کر رکہا تہا لیکن
اوسوقت کے صاحب رزیڈنٹ بہادر مسٹر ہاول اسکے
خلاف تھے اور اونہون نے کہا کہ یا تو رزیڈنسی مین
قیام ہوگا یا اوال مین لیکن حضرت اقدس واعلے
کو یہہ منظور نہ تہا کہ شہزادہ والا تبار میرے مہمان ہوکر
رزیڈنسی مین قیام فرماوین چنانچہ ایک تاراسی غرض سے

وہان آپ کی شہزادہ والا تبار جناب ڈیوک آف کناٹ
بہادر فرزند جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند سے ملاقات
ہوئی جو احاطہ بمبئی کے کمانڈر انچیفی کے عہدہ پر ممتاز
تھے اور جن سے آپ سے ولایت کی ملاقات تھی چنانچہ
حین ملاقات آپ نے شہزادہ ممدوح کو حضرت
اقدس و اعلےٰ کی جانب سے بلدہ فرخندہ بنیاد
رونق افروز ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ شہزادہ
بہادر نے بکمال اخلاق وہ آپکی دعوت قبول
فرمایا و بوقت فرصت ضرور بالضرور پائیگاہ
عالیات دکن میں رونق افروز ہونے کا وعدہ کیا
آپ نے بعد واپسی حضور پرنور میں اس وعدہ کو
شہزادہ بہادر کی تشریف آوری کے وعدہ سے عرض کیا
جس سے اعلیحضرت کمال محظوظ و مسرور ہوئے۔ چنانچہ

تشریف لے گئے اور حضرت بندگانعالی متعالی مذظلہ العالی
اسٹیشن حیدرآباد تک تشریف فرما ہوے دو تین روز تک
حیدرآباد مین خوب ہی چہل پہل رہی دعوتین وڈنر وغیرہ
اور ملاقاتین آپس مین شاہی میزبان و شاہی مہمان
کے رہین۔ جس سے اکثر ناظرین واقف ہون گے ڈیوک
ممدوح نے نواب صاحب ممدوح کے خانہ باغ مین
بھی تقریب دعوت برکفیسٹ تشریف لاکر اپنے اخلاق
نوازش و دوستانہ محبت و ارتباط کا ثبوت دیا۔
الغرض جتنے ایام ڈیوک ممدوح حیدرآباد مین تشریف فرما
رہے نہایت ہی تکلف سے آراستگی شہر و روشنی
وغیرہ کا اہتمام رہا سرورنگر مین ہرن کا شکار
و ملاحظۂ قواعد فوج و قلعۂ گولکنڈہ وغیرہ جتنے امور
شہزادہ ممدوح کی تفریح و دلچسپی کے لئے مناسب تصور

جناب ویسرائے گورنر جنرل بہادر کو دیا گیا کہ کون مقام
شہزادہ والاتبار کے لئے تجویز کیا جائے وہان سے
یہہ منصفانہ جواب شرف صدور پایا کہ حضرت
اقدس و اعلےٰ خود چونکہ میزبان و شہزادہ والاتبار
اون کے مہمان ہین اس صورت مین حضرت کو اختیار کلی
حاصل ہے جس مقام کو چاہین حضرت پسند فرماوین
بالآخر بشیر باغ ہی مین شہزادہ معظم کا فروکش ہونا
قرار پایا۔ الحاصل بتاریخ ۰ ۰ ۰ ۰ الاول سنہ ۱۳۰۶ھ
عالیجناب معلے القاب یرر اٹل ہائینس ڈیوک انڈ
ڈچس آف کناٹ بہادر دام اقبالہ مع سٹاف
حیدرآباد مین رونق افروز ہوکر بشیر باغ مین فروکش
ہوے نواب آسمانجاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی
اسٹیشن تانڈور تک بغرض استقبال اس معزز مہمان کے

آپکو اپنے زمانہ مدار المہامی مین نہ صرف عالیجناب ڈیوک
آف کناٹ ہی کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہوا ہے
بلکہ آپکی زمانہ مدار المہامی مین عالیجناب ہز رایل ہائینس
پرنس البرٹ وکٹر مرحوم و شاہزادگان روس و
شاہزادہ اسٹریا و شاہزادہ ملک سیام و جناب
لارڈ کانیمارگور نر مدراس آپ کے مہمان رہے
اور بشیر باغ ہی مین فروکش ہوے۔

آپکے زمانہ مدار المہامی مین جتنے شہزادگان والا تبار
وحکام نامدار رونق افروز حیدرآباد ہوے دوسرے
کسی زمانہ مین اسکی کم نظیر ملسکتی ہے۔ آپکی مہمان نوازی
کا انگلش سوسائٹی مین بہت شہرہ تہا اور اکثر
بڑے بڑے ڈیوک و لارڈ وغیرہ آپ کے مہمان
ہوتے رہے۔ اسکے علاوہ بڑے بڑے لارڈ و امرا

کئے گئے۔ سب کا انتظام نہایت خوبی و خوش اسلوبی
سے کیا گیا تہا۔ اور جس شب کو کہ حضرت اقدس و اعلےٰ
کیجانب سے نذر دیا گیا اوس رات جسقدر روشنی
و آتشبازی وغیرہ کا اہتمام ہوا تہا خارج از تحریر ہے
اسکے علاوہ خاص آپ کے فرودگاہ کے لئے جو بیش بہا
آراستہ ہوا تہا اگر باغ ارم بہی اسکو دیکہہ پاتا تو شرم سے
پانی پانی ہو جاتا یا رشک و حسد کی آگ مین جل بہنکر تو وہ
خاک بنجاتا۔

## اشعار

| | |
|---|---|
| جہان ہو وین شہنشاہ تو مہمان | حضور دکن ہو وین خود میزبان |
| وزیر معظم کا ہو وے مکان | وہان کے تکلف کا ہو کیا بیان |
| ڈیوک الغرض خوب ہی خوش رہے | مسرت کی ہر سے تھے اور قہقہے |
| چیئے دن یہان سے روانہ ہوے | مراعات سب جسروانہ ہوے |

# ترجمہ چٹھیات انگریزی

## چٹھی ڈیوک آف فایف نمبر ۱

پورٹمن اسکویر ۱۹ جنوری ۱۸۹۳ء

ڈیلو

شفیق سر آسمانجاہ

نامۂ نامی مین جو تہنیت آمیز مضمون مندرج ہے اوسکا
مین بے انتہا ممنون و مشکور ہون جسکی ڈچر کو اور مجھے
بہت ہی کچھہ قدر ہے ہم سب یقین کرتے ہین کہ آپ
صحت و تندرستی سے بہرہ مند ہون گے اور رسال
روان مین آپنے جو ہم سب کی بہبودی کے خیالات

وشہزادگان انگلینڈ سے آپ کی ملاقات

و دوستی تھی چنانچہ ذیل کی چٹھیات سے

پورے طور پر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آپکے

مراسم و روابط انگلش سوسائٹی کے ساتھ

کیسے دوستانہ تھے۔ اور کس قدر حکام ذی اقتدار

اسبات کے متمنی تھے کہ آپ ان سے

کوئی خدمت لیں۔

حال پر مبذول فرمائے تھی محفوظ رکھون گا بارش ختم
ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور موسم خوشنما اور صاف ہے

مجھے سمجھئے

اپنا محب خالص

کونٹاس ونلک

## چٹھی ڈیوک آف کناٹ نمبر ۳

۲۵ ڈسمبر ۱۸۹۳ء

ٹیلیگرام

منجانب ڈیوک آف کناٹ — بخدمت سر آسمان جاہ

مقام یکشٹ — مقام حیدرآباد ہندوستان

مبارکبادی کے متعلق میری ممنون سپاسگذاری قبول

ظاہر فرمائے ہین اوسکا ہم سب بہی اعادہ کرتے ہین -

مین ہون

آپکا نہایت ہی وفادار

فائف

## لارڈ ونلاک گورنر مدراس نمبر ۲

گورنمنٹ ہوس ۴ دسمبر ۱۸۹۳ء

مجمّی سہ آسمانجاہ

اعلیحضرت کے قلمرو مین جو صنعتی چیزین تیار ہوتی ہین اونکا پارسل جو آپنے ارسال فرمایا ہے اوسکا دلی شکریہ قبول فرمائے مین اوسکو بڑی مسرت کے ساتھ حیدرآباد کی خوشآیند ملاقات اور اوس شفقت و مہربانی کی یادگار کے طور پر جو آپنے ہم لوگون کے

جبکہ ہم سب حیدرآباد مین تھے مبذول تہا اور جسکی
وجہ سے ہم سب اوس قابل یادگار شہر کی سیاحت
سے از حد محظوظ ہوے تھے۔ کسیوقت اگر مین پور
اکسلنسی کی کسی خدمت کے لایق سمجہا جاؤن تو مجہے محض
اس امر کے اظہار کی بے انتہا خوشی ہوگی کہ جس دوستی
کی خوش قسمتی سے اوسوقت مین نے بنا ڈالی تھی
اوسی مین بہول نہین گیا ہون۔

سمجہئے مجہے

اپنا محب خالص

جرسی

چٹہی لارڈ ہملٹن نمبر ۵

فرمائجائے۔ اور آپ کی جانب سے حضور ملکۂ معظمہ کی
کی خدمت مین مبارکباد عرض کردونگا فقط

## چٹھی لارڈ جبرسی نمبر ۴

کارلٹن کلب

لنڈن ۲ فبروری ۱۸۹۴ء

میرے شفیق آسمانجاہ

آپ کی شفقت آمیز تہنیت کے وصول ہونے سے
مین بدرجۂ غایت مسرور ہوا اور مین آپکو یقین دلاتا ہون
کہ جیسے بہبودی کے آپ میرے خواہان ہین اوس سے
زیادہ مین آپکا بہی خواہ ہون نامۂ نامی والا سے اوس لطف
وکرم کی یاددہانی ہوتی ہے جو کہ لیڈی جبرسی کی اور میرے حال پر

تا وقتیکہ اب ہوس آف کامنز یا ہوس اف لارڈز کے ممبر
نہون ممکن نہین کہ آپ سرکاری ملکی سرگرم کام کے زمرہ
مین شامل رہ سکین۔

بہر حال مین دوسری صورت سے سرگرمی کے ساتھہ
مشغول ہون یعنے مین گریٹ ایسٹرن ریلوی کمپنی کا صدر نشین
ہون جہان کہ درحقیقت میرا زیادہ وقت صرف ہوتا ہے
بہ نسبت اوسکے جبکہ مین ممبر پارلیمنٹ تہا۔

مین امید کرتا ہون کہ آپ حیدرآباد مین بہت اچھی طرح
ہون گے اور ملک ترقی کے زینے طے کر رہا ہوگا اور
اعلیحضرت کی رعایا قناعت اور وفاداری کے ساتھہ
گذران کرتی ہوگی۔

مین اگثر اوس خوش آیند ملاقات کا خیال کرتا ہون جو کہ
مجھہ وہان حاصل ہوئی تہی اور علے الخصوص اوس

بورڈ روم لیورپول سول اسٹیشن ۲۰ ستمبر ۱۸۹۵ء

لنڈن ای۔سی۔

شفیق نواب سر آسمانجاہ

مجھے آپکی تحریر مودت تحمیر مورخہ ۱۴ اگست گزشتہ کی شکر گذاری لازم ہے جس مین آپ اپنا تاسف ظاہر فرماتے ہین کہ مین نہوا اور لارڈ جارج وزیر ہند مقرر ہوے مین آپکے اس دوستانہ خیالات کی پوری قدر کرتا ہون اور مجھے یقین کامل ہے کہ آپکو بڑی خوشی و شادمانی ہوتی اگر مین اوس خدمت پر مامور کیا جاتا جسپہ کہ اب میرے بہائی کا تقرر ہوا ہے چونکہ میری صحت اب اس قابل نہین رہی ہے کہ مین اب ہوس آف کامنز کی خدمت کا بار اوٹھا سکون تو گویا اسلئے فی الحقیقت مین امور پولیٹکل سے کنارہ کش ہوگیا ہون اور شاید آپکو معلوم ہو کہ انگلینڈ مین

# چٹھی لارڈ روزبری نمبر ۶

نمبر ۳۸ بارکلی اسکویر ۲ جنوری ۱۸۹۶ء

شفیق سر آسمانجاہ بہادر

مجھے آپکا خط مورخہ ۹ دسمبر وصول ہوا جس مین بتقریب سال نو آپ نے مجھے مبارکباد دی ہے مین دلی مسرت کے ساتھہ آپکے دوستانہ خیالات کا جو میرے جانب ہین اعادہ کرتا ہون اور آپ کی صحت و تندرستی کا مستدعی ہون۔

مین ہون

آپکا مخلص

روزبری

خوشگوار دعوت نشن کا جو کہ آپ نے اپنے دیسی
مکان مین لیڈی کلانڈا ور مجھکو دی تہی۔
مین آپکا پیغام لارڈ جارج کو کہلا بہیجونگا جس سے مجھے یقین ہے
کہ وہ سنکر خوش ہونگے۔
آپ مہربانی سے اپنی پرایوٹ سکرٹری کو اونکے خط
کے متعلق جو کہ مشارالیہ نے مجھے لکہا ہے میرا شکریہ
پہنچا دینگے اور اون سے یہہ بہی فرماوینگے کہ مین نے لارڈ
جارج کو اون کے جانب سے مبارکباد پہنچا دی ہے۔
آپ دونون صاحبون کو سالہا سال خوشی و خرمی
نصیب ہو۔

مین ہون
شفیق سر آسمانجاہ
آپکا محب واثق
کلانڈ جی ہملٹن

# چٹھی لارڈ رپن نمبر ۸

اسٹانڈبی روایل ۱۰ جنوری ۱۸۹۳ء

رپن

مشفق من

آپ نے رقیمہ وداد مورخہ ۱۲ دسمبر مین سال نو کی بابت جو مجھہ مبارکباد دی ہے اوسکی شکرگذاری مجھے لازم ہی مین بہ مسرت اسبات کو ظاہر کرتا ہون کہ لیڈی رپن صاحبہ اور رپن بخیر و عافیت ہین اور ہم دونون کی بالاتفاق یہ دعا ہے کہ نیا سال جو اب شروع ہوا ہی آپکو مبارک ہو۔

مین ہون۔ آپکا محب خالص

رپن

# چٹھی مسٹر ڈیورینڈ فارن سکرٹری نمبر ۷

برٹیش لگیشن ۷ مارچ ۱۸۹۶ء

طہران

مہربان من جناب نواب صاحب

آپکا عنایت نامہ مورخہ ۹ ڈسمبر مجھے وصول ہوا مین آپکی مبارک بادی اور دعائیہ مضامین کا نہایت ہی ممنون و مشکور ہون مین امید کرتا ہون کہ اس سال آپ کو ہر طرح کی فلاح و بہبود حاصل ہوگی۔

یقین کیجئے کہ

مین ہون مدام آپکا

دوست خالص

ایچ۔ ام۔ ڈیورنڈ

پریوی کونسل ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

میرے شفیق آسمانجاہ

آغاز سال نو کی تقریب مین آپکا دعائیہ عنایت نامہ موصول ہوا اس سے مجھے اور لیڈی گورسٹ دونون کو بدرجہا مسرت حاصل ہوئی اور اس امر کے انکشاف سے بھی کہ ایسی پریشانی کی حالت مین بھی جس مین آپکا ملک مبتلا ہے آپ اپنے انگریزی احباب کو فراموش نہین فرماتے ہم سب امید کرتے ہین کہ آپ مع الخیر ہین اور اس سال مین آپ اور آپکے ملک کو ہر طرح کی مرفہ الحالی اور فارغ البالی حاصل ہوگی

آپکا مخلص

جون گورسٹ

## چٹھی لارڈ ہملٹن نمبر ۱۱

# چٹھی لارڈ کرامر گورنر قاہرہ نمبر ۹

پارس ۲۹ جنوری ۱۸۹۷ء

میرے مشفق

لیڈی کرامر کی اور اپنی جانب سے آپ کی مبارکبادی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے اس یقین کے ساتھہ کہ یہہ سال جو اب شروع ہونیکو ہے آپ کی خوش حالی اور اقبال مندی کا باعث ہوگا۔

مین ہوں

آپکا نہایت ہی خلوص کے ساتھہ

کرامر

# چٹھی جون گورسٹ بر یہ ویی کونسل نمبر ۱

کلمنم - ڈبلن

شفیق سراسمانجاہ

مہربانی سے آپ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۶ ماہ گزشتہ کی بابت
میرا شکریہ قبول فرمائیے - اور لیڈی رابرٹس اور دیگر اقربا
اور میری نسبت جو آپنے بہتری اور بہبودی کے مضامین
ارقام فرمائے ہین اونکی بابت بہی -

اب مین اسکے معاوضہ مین خلوص دل سے دعا کرتا ہون کہ
سال رواں آپکو خیر و برکت کے ساتھہ گذرے اور یہہ کہ
آپ ہمیشہ صحیح و تندرست رہین -

یقین کیجئے مجھے اپنا صادق

رابرٹس

انڈیا آفس ۵ر جنوری ۱۸۹۸ء

وہائٹ ہاون۔ اس۔ ڈبلیو

شفیق سر آسمانجاہ

سال نو کی تہنیت مین جو عنایت نامہ آیا ہے اوسکی شکر گذاری مجھے لازم ہے مین امید کرتا ہون کہ اس سال آپکو ہر طرح کی میمنت حاصل ہوگی اور حیدرآباد مین فلاح و بہبودی کا دور ہوگا۔

مین ہون

آپکا وفادار

جارج ہملٹن

چٹھی لارڈ ڈرابرٹس نمبر ۱۲

---

رائل ہاسپٹل ۶ر جنوری ۱۸۹۸ء

۸ر جنوری ۱۸۹۸ء

پیارے آسمانجاہ

سال نو کی مبارکباد مین آپکا خط مورخہ ۱۶ر ڈسمبر مجھے وصول ہوا
مین اسکا دلی شکریہ ادا کرتا ہون اور تمنا کرتا ہون کہ یہ
آرزو مین خود آپکے حق مین بھی اس سال کے عرصہ مین
جو ابھی آغاز ہوا ہے معرض ظہور مین آئینگے۔

سمجھئے مجھے

اپنا محب خالص

سالیسبری

---

کارلٹن کلب ۱۰ر جنوری ۱۸۹۸ء

میرے شفیق سر آسمان جاہ

انڈیا آفس ۷ جنوری ۱۸۹۸ء

وائٹ ہال - ایس - ڈبلو

مہربان سر آسمانجاہ

مجھے آپکا نامہ گرامی موصول ہوا جس مین ایک کارڈ ملفوف ہے اور جس مین سال نو کی بابت نہنیت آمیز مضمون میری نسبت ہے مین اسکا دل ممنون و مشکور ہون اور یقین کرتا ہون کہ اس سال کے درمیان جو ابھی حال شروع ہوا ہے جناب کی بہی تمام آرزوئین معہ حسن مظہور مین آئینگے -

سمجھئے مجھے

اپنا محب خالص

ڈبلو ڈبلو - وام

چٹھی لارڈ سالیسبری نمبر ۱۴

کلنڈینی بو آسے ۲۰ جنوری ۱۸۹۸ء

ایرلنڈ

میرے شفیق سر آسمانجاہ

یہہ آپ کی بڑی خوبیان ہین کہ آپ سال کے اس موسم پر مجھے اکثر یاد فرمایا کرتے ہین اور مین آپکے عنایت نامہ مورخہ ۱۶ - ڈسمبر اور دعائیہ تحریر کا جسکا کہ مین بہ مسرت اعادہ کرتا ہون تہ دل سے شکرگذار ہون

سمجھئے مجھے

اپنا محب خالص

ڈفرن اور آوا

## چٹھی لارڈ لانسدون نمبر ۱۷

ہم سب آپ کی یاد آوری اور تر سے دن کی کارڈ کے
بہت بہت شکر گذار ہین ۔
عزالتماس ہی کہ ہم سب بہی جناب کی صحت و تندرستی
اور اقبالمندی کے خواہان و جویان ہین شاید آپکو معلوم ہوگا
کہ وٹلی گولڈ مائننگ کمپنی کا مین ممبر ہون مین یقین
کرتا ہون کہ اسے کامیابی ہوگی جناب سے کوئی مدد ملسکتی
ہو تو اوسکی بڑی قدر کیجائیگی ۔

آپکا محب خالص

فرانسس

## چٹھی آرل آف ڈفرن اینڈ آوا
## سابق گورنر جنرل ہند نمبر ۱۶

امور رفاہ عام کے علاوہ خاص کفایت سرکار و معموری
خزانہ و فلاح و بہبود رعایا وغیرہ کے جو کام آپنے
اپنے زمانہ مدار المہامی مین کئے ہین وہی اظہر
من الشمس ہین۔
آپ کے زمانہ مین باوجود اسقدر غیر معمولی اخراجات
کثیر مثل خرچ مہمانی وغیرہ شاہزادگان والا تبار
و دیگر احکامات حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالے
مدظلہ العالی کے جسکا اجرا آپ بلا درنگ بصیغہ
ضروری فرماتے تھے۔
خزانہ معمورہ اور کافی و وافی بچت خزانہ مین مہیا
و موجود رہتی تہی جسکا ثبوت دفاتر سرکاری سے
بآسانی ملسکتا ہے۔ جسطرح کہ آپکے زمانہ وزارت
مین خزانہ مالا مال تہا کبہی پیشتر تہا اور نہ بعد کے

لینڈن وارافس ۲۶ جنوری ۱۸۹۸ء

میرے شفیق نواب

سال نو تہنیت کی بابت آپکی دعائیہ تحریر کا مین بدرجۂ
غایت شکر گذار ہون آپنے جو ایڈی لینڈون صاحبہ اور میرے
اقربا کا ذکر فرمایا ہے اسکی مین بدرجۂ کمال قدر کرتا ہون ۔

سمجھئے مجھے میرے شفیق نواب

اپنا وفادار لینڈون

پڑا اور مالا مال رکھنے کے ساتھہ آپنے پچھلے قرضہ ریاست
کو بھی ادا کرنے کے جانب کچھہ کم توجہ نہین فرمائی
چنانچہ (ڈبٹ کمیشن) یعنے کمیشن دریافت قرضہ سرکاری
بھی آپ ہی کے زمانہ مین مقرر ہوئی تاکہ جن جن
ساہوکارونکا دعوے سرکار مین ہو اوسکی پوری
پوری واجبی تحقیقات اور دستاویزات وغیرہ
کی جانچ و تنقیح کرکے سرکار مین اپنی راے رپورٹ
پیش کرے۔ کہ اسقدر رقم فلان ساہوکار کی از روے
تحقیق واجب ولایق ادا ہے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک
کمیشن نے اپنا کام نہایت جفاکشی و دیانت سے ادا
کیا۔ اور بہت سے واجب الادا رقوم سرکاری قرضہ
کے ادا ہوئین جس سے ساہوکارون کو بھی بہت بڑا
اطمینان ہوا اور ریاست کے ساکھہ مین دوگنی وچوگنی

زمانہ مدار المہامی مین اسقدر رہیت اور سلک خزانہ
مین رہی۔
بعض اوقات آپ مبادلتہً اپنی ذات سے لکھو کہار روپیہ
بغرض اجرائی کار خزانہ عامرہ مین روانہ فرمایا
کرتے تھے بڑے بڑے ساہوکار وغیرہ آپ پر
اسقدر اعتبار و اعتماد رکھتے تھے کہ آپکے ادنےٰ ایما و
اشارہ پر لکھو کہار روپیہ خزانہ سرکاری مین بوقت
ضرورت داخل کرنے کے لئے مستعد و امادہ رہتے
کبھی آپ سے خلاف حکم عمل نہ کرتے کیونکہ ان لوگونکو
خوب معلوم تہا کہ ہماری رقم جسوقت ہمکو ضرورت
ہوگی برابر مل جائیگی۔ الحاصل رقمی معاملات مین آپکی
اسقدر ساکھ تہی کہ کسی اور کو یہ بات نصیب نہین ہوئی
ریاست کی مالی حالت درست کرنے اور خزانہ

مین تخفیف مین آئے تھے اور بیچارے نالان و پریشان
تھے اونکی نسبت آپنے عام حکم تمام دفاتر پر جاری
فرما دیا تہا کہ جو جائیداد خالی ہوا وسپر پہلے تخفیف
یافتہ مامور کیا جائے اور بجز تخفیف یافتون کے
کوئی جدید شخص بغیر حکم خاص کے مامور نہو۔ اور
تا ماموری ان تخفیف یافتون کو صیغہ تخفیف سے
نصف تنخواہ دیجایا کرے یہہ ایسا انصافانہ ورحیمانہ
حکم تہا کہ جسقدر تخفیف یافتہ ملازمین اوسوقت
موجود تھے سب آپکے حق مین دست بدعا ہوے
اور آپ کے اس عادلانہ وکریمانہ برتاوسے اونکی
مردہ دلون مین ازسر نو جان تازہ آگئی۔ اور عہدہ داران
ومعتمدین متعلقہ کو حکم دیا گیا کہ اس حکم کی پوری پابندی
کرین اور تا ماموری تخفیف یافتگان کل ترقی وتقرر

ترقی ہوگئی۔ مدار المہامی سے سبکدوش ہونے کے بعد بہی اکثر ساہوکار وغیرہ از خود اس امر کی خواہش رکہتے تہے کہ نواب صاحب ممدوح کو کچہہ روپیہ کی ضرورت ہو تو ہم نہایت ہی کم شرح سود پر دینے کے لئے اماوہ ہین۔ لیکن بفضل خدا آپکو کبہی اس قسم کی ضرورت ہی نہ پیش آئی۔ بخلاف دوسرے امراکے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیلہ ریاست پر ہونے کے ساہوکار قرضہ دینے سے انکار کرتے تہے۔

## انتظام تخفیف یافتگان

آپکے زمانۂ وزارت مین جو تخفیف یافتون کی نسبت انتظام کیا گیا وہ بہی حد درجہ قابل تعریف ہے۔ اصلاح مصارف ریاست یا اور کسی وجہ سے جو اہلکار یا عہدہ دار آپ کے زمانۂ وزارت مین یا زمانۂ نائب

روبرو جب یہہ مسئلہ پیش ہوا تو آپ نے اسکو ناپسند
فرمایا کہ جب سرکار عالی ایک کار خیر فرماتی ہے تو
اوسکا ادہورا رکہنا بالکل ناموزون ہے محتاجون کو
جانے کے ٹکٹ تو سرکار سے ملجائین لیکن غریب
جاکر واپس نہو سکین اور ناحق پریشانی اوٹھاوین
اسلئے آپنے اوس قاعدہ کی ترمیم فرماکر یہہ حکم
صادر فرمایا کہ جاجیان محتاج کو آمد و رفت کے ٹکٹ
میسر ہوا کرین اور ایک خاص جہاز کا سرکار عالی کی
جانب سے بندوبست کیا جائے جسمین کل حاجیان
محتاج جو سرکار عالی کی جانب سے بہیجے جاتے ہین وا
ہون اور ایک قافلہ سالار و ڈاکٹر سرکار کے جانب
سے مقرر کیا گیا اور اس قافلہ کا خبر گیران رہتا اور
آسایش و آرام سے اونکو لیجاتا اور پہر اوسیطرح واپس

جدید وغیرہ موقوف کئے گئے۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ چند ہی
روز مین کل تخفیف یافتے مامور ہوگئے۔ اور اون کے
ذریعہ سے اون کے متعلقین و متوسلین کی پرورش ہوئی
گویا کہ ایک ایک تنفس کے ماتہہ دس دس بارہ بارہ
جانین بچین۔ آپکی ذات مجسم خیر تہی اور غربا کی تکلیف
سے آپ خود متاثر ہوتے تہے۔ اور ہمہ تن اونکی
رفع تکالیف مین ساعی رہا کرتے جسطرح تخفیف یافتوکے
لئے آپنے یہہ یمانہ حکم جاری فرمائے تھے اسیطرح آپکے
ہر کام سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ کو رعایا
و ملازمین کی آسایش و آرام کا بے حد خیال تہا۔
آپ ہی کے زمانہ مین حاجیان محتاج کی آسایش و
آرام کا کافی بندوبست ہوا اسکے قبل صرف حاجیان
محتاج کو جانے کا ٹکٹ سرکار عالی سے ملا کرتا تھا آپکے

رکھتے تھے اور اپنے فرایض دینی ادا کرنا چاہتے تھے
بڑی بڑی دقتین اور دشواریان پیش آتی تہین اور بجید
دوڑ دہوپ کرنی پڑتی تہی جب کہین جاکر رخصت نصیب
ہوتی تہی یہہ حکم عام ایسا جاری ہوا جس سے ہزارون
اشخاص کی آرزوی دلی برآئی اور حج بیت اللہ و زیارت
مزار اقدس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
اور آپ کے اور حضرت اقدس و اعلے بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کے حق مین دست بدعا ہوے۔
۱۸۹۳ء عیسوی مطابق ۱۳۱۱ ہجری حیدرآباد مین بے موسم
یعنی اوکالی بارش ہوئی جس مین بڑے بڑے اولونکے
برسنے سے مکانون کی سفال پارہ پارہ اور ہزارون
غربا کے مکانات مسمار ہوگئے۔ ناظرین اون غربا کی
تکالیف و پریشانی کا اندازہ کرسکتے ہین جو اپنے عیال و اطفال

لاتا ہے۔ اور اثنائے سفر مین کل قافلہ محتاج کے ضروریات
کو پورا کرتا ہے۔

یہہ تو حاجیان محتاج کے لیئے نواب صاحب ممدوح نے
بندوبست فرمایا لیکن اور ملازمین سرکار کی نسبت
جو مشتاق حج و زیارت مدینہ شریف ہوتے تھے
آپنے از راہ حق پرستی و ہمدردی دینی ایک گشتی
جاری فرمائے جسکا مضمون یہہ تہا کہ ایسے ملازمین کو
جو مشتاق حج بیت اللہ و زیارت رسول اللہ صلعم
ہون بھیجدیئے ہونے درخواست کے چہہ ماہ کی رخصت
مع تنخواہ پیشگی دیجایا کرے۔ ناظرین اس سے اندازہ
فرما سکتے ہین کہ آپکو کسقدر اسلامی ہمدردی تہی اور
ملازمین عازم حج کے لئے کسقدر سہولت پیدا کردی
اسکے قبل بیچارے ملازمین کو جو ایسے نیک ارادے

از سر نو درست کرنے مین بہت مدد ملی۔ درحقیقت آپکی
ذات والا صفات مجسم ہمدردی تھے اور بنی نوع خصوصاً
غربا و مساکین کے سچی تکالیف کے دور کرنیوالے تھے
آپ ہمیشہ خیرات کیا کرتے لیکن اونہی کو عطا فرماتے
جو اسکے مستحق ہوتے تھے۔ ناظرین سے جس شخص کو آپکی
سواری کے ہمراہ رہنے کا اعزاز حاصل ہوا ہو وہ اچھی
طرح سے واقف ہون گے کہ آپ کسی بھٹکے گئے فقیر
یا دریوزہ گر کو کبھی خیرات نہ دیتے تھے گو وہ کتنی ہی
دور گاڑی کے ہمراہ چلاتا اور شور مچاتا دوڑا کرے
لیکن جو بیوہ ضعیف یا معذور فقیر اثنائے راہ مین بوقت
ونق افروزی سواری آپکو نظر آتا اوسکو بلا طلب
اوسکے مقام پر بھیجدیتے یا خود اپنے ہاتھ سے عطا فرماتے
باغ سرورنگر سے بلدہ اور بلدہ سے سرورنگر مین جب

کے سر چھپانے کے لئے ایک ہی جھونپڑا یا مختصر سا سفالی
مکان رکھتے ہوں اور اس آفت آسمانی کیوجہ سے
اوسکی یہہ حالت ہو جائے جسوقت ان بے سر و سامان
و بی خانمان غربا کی تکالیف نواب صاحب ممدوح کے
گوش گذار ہوئی آپکا دریائے رحم و کرم جوش زن ہوا
اور آپ نے فوراً ذی قعدہ مجلس عہدہ داروں کی
منعقد ہونے کا حکم فرمایا کہ ان بیچارے غریبوں کو
جن کے مکانات اس ژالہ باری سے فنا ہو گئے
ہوں رقم امدادی علی قدر نقصان عطا کیجائے اس
کار نیک کے لئے خزانہ سے مبلغ پانچہزار
روپیہ حالی اور اپنے جیب خاص سے مبلغ چار ہزار
روپیہ حالی مرحمت فرمایا جس سے اون غربا کو جنکے
مکان اس قہر آسمانی سے تباہ ہوئے تھے اپنے مکانوں کی

حکم صادر فرمایا تہا۔ چنانچہ روزانہ کئی ہزار غربا و فقرا و
مساکین و فاقہ کشان و قحط زدگون کا مجمع ہوا کرتا تھا
اور سب اس فیض عام سے مستفید ہوتے تھے
علیٰ ہذا اپنے ملازمین و متعلقین کا بہی آپکو ایام قحط مین ایسا ہی
خیال تہا آپ نے علاقہ پائیگاہ مین سخت تاکیدی حکم
نافذ فرمائے تھے کہ ایام قحط مین ماہ بماہ تنخواہ جمعیت
وغیرہ کی تقسیم ہوا کرے۔ ہرگز توقف و دیر نہونے
پاوے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ بغرض تبدیل
آب و ہوا مہابلیشر تشریف فرما ہوے تہے اور
وہان آپ کو خبر معلوم ہوئی کہ بلدہ حیدرآباد مین
بسبب گرانی و قحط کے بلوہ ہوا اور دو ایک بازار
بہی لوٹے گئے (یہہ اوسوقت کا ذکر ہے جب
آپ خدمت مدار المہامی سے سبکدوش ہوچکے تھے۔

سواری رونق افروز ہوتی تہی تو کئی بیوہ ضعیفہ یا معذور کے
لئے خیرات کا تقرر تہا جو اپنے جیب خاص سے آپ بلا
سوال مرحمت فرماتے تہے اس سے صاف ظاہر ہی
کہ آپ خیرات کی اصل غرض سے بخوبی واقف تھے
اور اونہین کو پہونچانا ضروری خیال فرماتے تھے
جو دراصل اوسکے مستحق تھے۔ آپ سالانہ ماہ رمضان
المبارک مین زکاۃ بہی غربا کو تقسیم فرماتے تہے اور علی ہذا
عشرہ ماہ محرم الحرام مین روزانہ تخمیناً دو ہزار غربا کو
حلیم وخیرات تقسیم ہوا کرتی تہی چند سال کے قبل جب
حیدرآباد مین بلای قحط نازل ہوئی تہی اور غربا فاقہ کشی
سے ہلاک ہو رہے تہے آپنے کئی ہزار پلہ جوار اپنے
اضلاع سے طلب فرماکر سرور نگر مین جہان آپ
تشریف رکہتے تہے غربا کو فی کس ایک سیر تقسیم کرنیکا

# انتظام تقسیم تنخواہ فوج بقاعدہ دست بدست در محکمۂ نظم جمعیت سرکار عالی

آپ کے زمانہ وزارت مین جو انتظامات و اصلاحین ہوئین منجملہ اونکے یہہ انتظام بہی نہایت اہم اور ضروری ہوا اور اس انتظام سے آپکو ہر دو امور کی اصلاح منظور تہی اسمین سپاہ اور سرکار دونو کا فائدہ عظیم ہوا جو ناظرین سے پوشیدہ نہین ہے - سابق مین سالہا سال سے یہہ دستور تہا کہ تمام جمعدار پیشہ و افسران فوج اپنے اپنے ماتحت سپاہ کی تنخواہ سرکار سے سررشتہ حاصل کیا کرتے تھے اور جمعیت کو اپنے من مانے جسطرح چاہتے تقسیم کرتے تہے - سپاہ کی مجال نہ تہی کہ

بمجرد سننے اس خبر کے آپنے اپنے علاقہ کے معتمد کے نام
بذریعۂ تار برقی حکم صادر فرمایا کہ فی الفور جمعیت
وغیرہ متعلقہ پائیگاہ کی تقسیم کر دیجائے اور کمانڈر
فوج پائیگاہ کے نام آپنے حکم جاری فرمایا کہ اپنے
علاقہ کی فوج وغیرہ کی پوری نگرانی رکھین اور کسی کو
اس غارت گری وغیرہ کے جرم کا ارتکاب نکرنے
دین ورنہ سخت تدارک کیا جائیگا۔ اس سے ظاہر ہے
کہ آپ غریب سپاہیون کے ساتھہ ہمدردی رکھنے
کے ساتھہ ہی اون کے افعال و عادات پر بھی پوری
نگران رہتے تھے اور کبھی اسکو پسند نہین فرماتے
تھے کہ اپنے علاقہ کے فوج کے سپاہی ایسے جرایم
مین شرکت کرین۔

تہی وہ حاصل نہین ہوئی تہی۔ نواب صاحب ممدوح اپنے
گذشتہ تجربہ سے پورے طور پر واقف تھے کہ جب تک
سپاہ کی تنخواہ دست بدست محکمہ سرکاری مین تقسیم
نہوگی اور عہدہ داران سرکار اور سپرنگران نرہینگے
اُسوقت تک اوس مشہور مدبر سالار جنگ اول کے
غرض جو محکمۂ نظم کے تقرر سے تہی حاصل نہوگی۔ پس آپنے
بلا پس و پیش اور بغیر اس اندیشہ کے کہ کوئی جمعدار
یا افسر سپاہ آپسے ناخوش یا ناراض ہوگا یا کوئی شورش
یا دقت پیدا ہوگی (کیونکہ بڑے بڑے جمعدار عروب
وغیرہ ہمیشہ سے تنخواہ سر بستہ لینے کے عادی تھے)
ایک عام حکم صادر فرمایا کہ آیندہ کل سپاہ بیقاعدہ
کی تنخواہ دست بدست محکمہ نظم جمعیت سرکار عالی
مین تقسیم ہوا کرے۔ گو پہلے پہلے اکثر جمعدارون نے

اپنے افسرون کے خلاف کوئی بات زبان سے نکالتے
الحاصل افسران سپاہ کو پورے طور پر سیاہ و سفید کا اختیار
حاصل تہا۔ سرکاری عہدہ دار و صدر محاسب وغیرہ
کو نہ کوئی ذریعہ تنقیح کا تہا اور نہ گرفت کا۔ اور یہہ ایسا
قدیم دستور تہا کہ کسی وزیر نے اپنے زمانہ مین اسکی
اصلاح کیجانب توجہ کرنے کی جرأت نہین کی کیونکہ اونکو
اندیشہ تہا کہ اگر ایسا کیا جائیگا تو سخت شورش برپا ہوگی
اور بڑے بڑے جمعدارون و افسران سپاہ کی ناراضی
و بیدلی کا موجب ہوگا۔ اسلئے یہہ قدیم دستور برابر
جاری رہا تہا۔ اگرچہ کہ مختار الملک مرحوم اول نے
سپاہ بقاعدہ کی نگرانی و انتظام کے لئے محکمہ نظم جمعیت
قایم کیا اور ایک افسر اوسپر بنام ناظم نظم جمعیت مقرر
فرمایا لیکن اونکی اصلی غرض جو تقرر محکمۂ مذکورہ سے

اعلےٰ جمعدار پر اگر دستایا جائے سرکار مین شکایت
کر سکتا ہے اور اپنی داد کو پہونچ سکتا ہے اور اعلےٰ
سے اعلےٰ جمعدار بہی بلا وجہ موجہ ایک ادنےٰ سپاہی
کو نہ برطرف کر سکتا ہے اور نہ اوسکی تنخواہ مین غبن کر سکتا ہے
یہہ سب خوبی اوس مدبرانہ انتظام کی ہے جو نواب
صاحب ممدوح نے ازراہ عدل و انصاف جاری
فرمایا تہا۔ درحقیقت یہہ آپ ہی کا کام تہا جو ایسا
حکم جاری فرماکر آپ نے اوسکی تعمیل کرائے ورنہ
دوسرونکو اس قسم کی ہمت کہان تہی جو ایسے دستور
قدیم کو توڑنے کی جرأت کرتے جس سے تمام جمعداران
و افسران سپاہ کے ناراضی و بد دلی بلکہ بلوۂ عظیم کا اندیشہ
تہا آپ ہمیشہ ادائی فرایض اور کارسرکاری مین
کسی امر کا اندیشہ و خیال نہین فرماتے تہے اور بیخوف

بہت کچھہ حیلہ حوالہ و عذرات کئے لیکن آخر کو اس انصافانہ
و مدبرانہ حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا ہی پڑا اور اب تک
اوسیطرح تنخواہ جمعیت بقاعدہ محکمۂ سرکار مین دست بدست
تقسیم ہوتی ہے۔ اس انتظام سے بیچاری سپاہ بیحد
خوش و مسرور اور حضرت اقدس و اعلےٰ پر جان فدا
کرنیکو مستعد ہوگئے کیونکہ یہہ بیچارے جان فروش سپاہی
اکثر اپنے بعض افسرون و جمعدارون کے ہاتھہ سے
سخت نالان رہتے تہے۔ لیکن مجبوراً اپنی زبان اونکی
شکایت مین کہولنے کی قدرت نہین رکہتے تہے۔ تنخواہ
اونہین کے ہاتون مین تہی اور بحالی و برطرفی کے
وہ پورے مقتدر تھے۔ پس یہہ غریب اونکی شکایت
سرکار تک پہونچا کر کیا پاتے۔ آپکے انصافانہ و مدبرانہ
انتظام کا یہہ نتیجہ ہوا۔ کہ ایک ادنےٰ سپاہی بہی اعلےٰ سے

دوڑ دوڑکر پریشان ہوتے تھے اور سالہا سال تک
بیچارے اسی تگ و دو مین حیران رہتے تھے جب
آپ کو ان بیچارون کی حیرانی و پریشانی کے حال کی
خبر ہوئی تو آپ نے ایک گشتی جاری فرمائی جسکا خلاصہ
یہہ تہا کہ اگر کوئی انعامدار زمین انعام پر اپنا قبضہ
چہل سالہ علی الاتصال ثابت کردے تو بلحاظ بہگو چہل سالہ
زمین انعام لایق بحالی متصور کیجائے۔ اور اسی حکم کے
لحاظ سے سابقہ تسلیمن بہی طے کیجاوین اور اسکی دریافت
وغیرہ کے لئے آپ نے محکمہ جات کمشنری و ڈپٹی کمشنران
انعام کا تقرر فرمایا کہ بیچارے انعامدارون کو اپنے
حق رسی مین سہولت ہو واقعی یہہ مدبرانہ و انصافانہ
حکم تہا کہ جس سے ہزارہا انعامدار اپنے حقوق کو پہونچے
رئیس وزیر کے حق مین دست بدعا ہوے۔

وخط ایسی اصلاحین و احکام جو ریاست کے لئے
مفید ہوتے صادر فرمایا کرتے تھے اور کسی خوردہ گیر
یا معترض کی پروا نہین فرماتے تھے جسطرح آپ کو غریب
سپاہی و اہالیان فوج کے ساتھہ ہمدردی تھی اوسیطرح
دوسرے فرقون کے ساتھہ بھی تھی چنانچہ جو احکام آپنے
انعامدارون کے متعلق صادر فرمائے ہین وہ ایسے ہین
کہ آپکی ذات والاصفات کو مجسم ہمدردی خلق خدا کہا جائے
تو مبالغہ نہین ہے - پھلے بیچارے انعامدار وغیرہ بیقدر
پریشان ہوا کرتے تھے کہ جسکی حد و انتہا نہ تھی ابتدائے
اضلاع مین ان بیچارے انعامدارونکی تحقیق و دریافت
ہوتی تھی اوسکے بعد بلد مین دفتر کمیشن دریافت
حقوق انعامدارون مین مثلین برسون پڑے رہتی تھین
اور انعامدار پیروکاری کے لئے ضلع سے بلدہ مین

مین مددگاران عدالت ہی رجسٹرار ضلع ہین باستثناء
ضلع گلبرگہ شریف و رایچور و اطراف بلدۂ صرفخاص
جہان حال مین بطور خاص جدید رجسٹرار مامور کئے گئے
ہین۔ اون تعلقات مین جہان کہ منصفین عدالت دیوانی
کا تقرر رہے وہان منصفین باقی مین تحصیلدار و نائب
تحصیلداران سب رجسٹرار مقرر کئے گئے اسوقت
ممالک محروسۂ سرکار عالی مین اٹھارہ دفتر
رجسٹرارون کے اور تخمیناً ایکسو دفتر سب رجسٹرارون
کے ہین اس انتظام سے حق الخدمت عہدہ داران
رجسٹری وضع ہوکر بہی ایک معتدبہ رقم کی آمدنی
سرکار کو ہوئی جس سے سراسر نفع سرکار رہا۔ اسیطرح
بہت سی اصلاحین وغیرہ آپ کے عہد مین ہوئین
جو خارج از تحریر ہے۔ نئے نئے قواعد و قوانین و رزولیشن

آپ ہی کے زمانہ وزارت مین قواعد و قانون رجسٹری
و اسٹامپ جاری ہوے۔ رجسٹرار و سب رجسٹرار
مقرر ہوے جس سے باضابطہ دستاویزات وغیرہ
کی تصدیق ہونی شروع ہوئی اضلاع مین بھی یہہ طریقہ
جاری ہوا جس سے سرکار اور رعایا ہر دو کا فائدہ
ہوا اور مقدمات داد و ستد مین جو پیچیدگیان پڑجایا
کرتی تھین رفع ہوئین جملہ ممالک محروسہ سرکار عالی
مین عہدہ داران رجسٹری اور اون سب پر ایک
انسپکٹر جنرل رجسٹریش مقرر کیا گیا۔
بلدہ و بیرون بلدہ حیدرآباد کے لئے ایک خاص محکمہ
رجسٹرار بلدہ کا مقرر ہے۔ اضلاع صوبہ غربی مین
باستثنا راورنگ آباد کے ناظمان عدالت دیوانی
کو ہی رجسٹرار بھی مقرر کیا گیا ہے۔ باقی ہر سہ اسمات

جاری ہوے اوسی انتظام کا نتیجہ ہے جسکا ثمرہ آج ملک کو
حاصل ہو رہا ہے یعنے اوس زمانہ کے وارڈس آج
نوجوان لایق اور ہوشیار ہو کر ملک کی خدمت کے لئے
تیار ہین نظیر کے لئے مین صرف راجہ رائے رایان بہادر
اور راجہ کہانڈی راو راؤ رنہا بہادر کو پیش کرنا کافی
خیال کرتا ہون۔
جسطرح آپ قواعد و قانون و احکام نافذ فرماتے تھے
اوسیطرح خود بہی اون قواعد و قانون کے پابند رہتے
تھے۔ ذیل کے واقعہ کے ملاحظہ سے اس امر کا پورا ثبوت
ناظرین کو ملیگا۔
(جناب مدار المہام کی خدمت مین کمیشن کا بہیجا جانا)
سرکار عالی کے شہر کی کسی عدالت نے ایک کمیشن
بہیجا کہ وہ جناب نواب صاحب ممدوح کی شہادت

جاری ہوے جو مفید ملک و رعایا متصور کئے جاتے ہین
مالگذاری و عدالت مین جدید قوانین و گشتیات جاری
ہوئین - تعمیرات و صفائی و آبکاری وغیرہ صیغہ جات
مین نمایان ترقی ہوئی - ضلاع مین لوکل فنڈ جاری کیا گیا
اور ہر ایک ضلع مین ایک مجلس بنام مجلس لوکل فنڈ
مقرر کی گئی جسکے سپرد ضلع کا سب کام بابتہ رفاہ عامہ
کیا گیا -

ایتام اور نابالغون کی ملک و املاک و جاگیرات کی
حفاظت کے لئے سرکار سے محکمۂ کورٹ آف وارڈس
قایم ہوا جس سے سیکڑون یتیمون و نابالغون کی جائداد
و ملک و املاک بیجا دستبرد سے محفوظ ہوے اور سرکار
کی حفاظت مین رہے اور وارڈس کی تعلیم و تربیت
اور اونکی درستی اخلاق کی نسبت سخت تاکیدی احکام

شہادت کے قلمبند ہوتے وقت آپ سے عرض کیا گیا
کہ آپکا صرف اسقدر فرمانا کافی ہے کہ مین از راہ دیانت
بیان کرتا ہون۔ اسکے جواب مین نواب صاحب ممدوح
نے فرمایا کہ اگر میرے حلفی شہادت لیجائیگی تو اوس سے
دونون فریقون کو زیادہ اطمینان ہوگا اسلئے
مجھکو حلف کرنے مین کوئی عذر نہین ہے جب آپ کی
شہادت قسم کہلانے کے بعد ہوئی تو وکلا اور فریقین
مقدمہ کا ایک ڈپوٹیشن معلی القاب نواب سر آسمانجاہ
بہادر کی خدمت مین شکریہ ادا کرنے کی غرض سے
حاضر ہوا اور اوس ڈپوٹیشن نے عرض کیا کہ سرکار کو
معلوم ہے کہ مدار المہامان سابق کا یہہ دستور رہا ہے
کہ بند سوالات کا جواب بذریعہ معتمد بھیجدیا کرتے تھے
سرکار نے آج بہت عمدہ نظیر قایم فرمائی کہ ہر شخص کو

قلمبند کرے اتبک یہہ معمول تہا کہ مدار المہامون کی شہادت
بذریعہ روبکار عدالت دریافت کنندہ مقدمہ طلب
ہوا کرتی تہی اور اوس روبکار کے جواب مین جو روبکار
مدار المہام کے معتمد عدالت کے پاس سے آتا تہا وہ
روبکار بمنزلہ ویسے ہی معتبر شہادت کے تصور کیا جاتا تہا
گویا کہ خود مدار المہام نے عدالت مین تشریف لاکر شہادت
دی ہو بلدہ کی ایک عدالت نے آپ سے دریافت
کیا کہ سرکار کی شہادت ایک مقدمہ مین درکار ہے
ایا سرکار سے حسب معمول بذریعہ روبکار پوچہا جائے
یا کیا اوس کے جواب مین آپنے فرمایا کہ جب میرے
آقا اور خداوند نعمت نے وکلا کی موجودگی مین شہادت
دی تو مجہکو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ وکلا اور فریقین
کو بہیجدیا جائے کہ وہ میری شہادت قلمبند کرکے لیجاوین

سنا کرتے تہے اور ریاست کے متعلق اصلاحون کے
طرف آپ کی آنکہہ ہمیشہ تیز رہا کرتی تہی مختصر یہہ کہ
من جمیع الوجوہ آپ کی ذات بابرکات مغتنمات سے
تہی آپ امیرابن امیر اور عزت وآبرو کی جان تھے
آپ کے پاس اسقدر دولت تہی جو شاہانہ شان وشوکت
اور خود مختاری کے لئے کافی تہی۔ آپ کو یورپین اور
دیسی دونو چاہتے تھے اور آپکی ذات ہر دل عزیز تہی
لیکن بیجا دخل دینے والے لوگ جو ہر چیز اور ہر راستباز
شخص سے نفرت رکہنے کے عادی ہوتے ہین اور وہ
سازشی بندے جو اپنی قدح کے خیر مناتے ہین آپ کو
پسند نہین کرتے تھے۔ بیت

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیب است ✤ گل است سعدی در چشم دشمنان خار است

بلا مبالغہ آپ کا زمانہ وزارت امن وراستی کا زمانہ تہا

قانون کی اطاعت ضرور ہے اس کے جواب مین آپنے
فرمایا کہ اس سے میری غرض رفتہ رفتہ حکومت شخصی کے
مراسم کو کم اور باقاعدہ قوانین اور دستورات کو
جاری کرنا ہے آپ کی اس شکریہ کے بہ نسبت مجھکو
زیادہ خوشی ہوگی اگر حیدرآباد کے اور امرا جنکو
اسطرح کے حقوق حاصل ہین میرے ہی طرح عمل آوری
فرماوین اور قانون عدالت کی پابندی پر ہر طرح
مدد کرین۔

الحاصل آپکا زمانہ وزارت اصلاح انتظامات ریاست
حیدرآباد و محافظت خزانہ سرکار کے لئے ہمیشہ یادگار
رہیگا آپ مین انتہا درجہ کا تجربہ اور نیک نہادی
اور خلق تہا۔ ریاست حیدرآباد کی بہبودی ہمیشہ آپکا
دلی نشار رہا ہے آپ ہمیشہ رعایا کی شکایتون کو گوش دل سے

ناموری یا دولت کی آپکو کوئی ہوس نہ تہی یہہ باتین
آپکو بفضل خدا پہلے ہی سے حاصل تہین۔ بہت ہی قریب
زمانہ تک ملک کی حکومت کا کام نہایت عدل وانصاف
سے چلتا رہا بد دیانتی و ناراستی کا جہان تک اوسوقت
کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ممکن تہا سد باب کیا گیا
اور اوسکی عمل آوری کا موقع نہین دیا گیا اہل ملک کے
ترقیون کے مفید کام بتدریج جاری کئے گئے لیکن حیدرآباد
کے بعض مخرب ملک اشخاص یہی ظاہر کرتے رہے کہ اونکو
یہہ باتین مطلوب نہین ہین۔ اور اونہون نے آپکی وزارت
کو تہہ و بالا کرنیکا بیڑا اُٹہایا تہا۔ اور یہہ خطرناک امر
اون خود غرضون نے کچہہ فائدہ رسانی خلایق کے لحاظ سے
نہین اختیار کیا تہا۔ بلکہ اصل مین اس سازش وغیرہ کی
اصلی غرض طلب جاہ ومنصب اور اپنا عروج تہا جس سے

او آپ کا سا راستباز و ایماندار وزیر شاید کوئی ہوا ہو
آپکی ہر دلعزیزی کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ جب
آپ نے خدمت مدار المہامی سے سبکدوشی حاصل کر کے
رخصت حاصل فرمائے تو رعایائے دکن نے کف افسوس
ملنا شروع کیا اور آپ کے انتقال تک یعنے پانچسال
کے بعد تک بہی رعایائے دکن کی یہہ خواہش و آرزو
رہی کہ پہر وزارت مین تغیر ہوا اور آپ اس عہدۂ جلیلہ
پر پہر مقرر فرمائے جاوین لیکن آپ نے کبہی اسکی
خواہش نہین کئے آپ ہر حال مین اپنے مالک اور
خداوند مجازی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
کے منشاء کے موافق عمل کرنے کو اپنا دین اور ایمان سمجہتے
رہے اور اپنے آقا کے ادنےٰ سے اشارے پر آپ
فوراً اس خدمت سے دست کش ہوگئے۔ کیونکہ

وجہ سے فرمان واجب الاذعان مین انتظام جدید کی بنا
قایم کی گئی تہی بالکل مغالطہ دہی تہی ورنہ دراصل کوئی
بد انتظامی نہ تہی اس مین شک نہین کہ انتظام ریاست
مین بہت سے ایسے امور اوسوقت بہی باقی رہ گئے ہونگے
جن مین اصلاح کی ضرورت ہو لیکن اس جدید انتظام
مین اون اصلاحات کا کوئی ذکر نہ تہا اور نواب صاحب
ممدوح نے جو رپورٹ پیش فرمائے تھے اوس سے
ہر طرح کی ترقی ثابت تہی - لیکن جس انتظام جدید کے
نافذ کرانے مین مخالف پارٹی کو کامیابی ہوئی اوس سے
آپ کی وزارت بالکل بیکار ہوگئی - اور انقلاب پسند
طبیعتین جو خود غرضی کے خیالات مین مستغرق ہتین
اونہون نے خوشیان منانا شروع کیا - آپ نے
ان تمام مخالفتون کا بہی ثابت قدمی سے مقابلہ کیا اور

ناظرین پورے طور سے واقف ہون گے رنگ آمیزی
اور چرب زبانی کی ساری لیاقتین حسد اور عداوت
پیدا کرانے کے لئے کام مین لائی گئین - بڑی ہوشیاری
اور چالاکی سے آقا و فرمانبردار وزیر کے درمیان
کشیدگی پیدا کرانے مین اس سازشی گروہ نے کامیابی
حاصل کی اور مدار المہام کے اختیارات محدود کرنے کی
نسبت احکام جاری کرائے جس کے جواب مین نواب
صاحب ممدوح نے ایک رپورٹ اعلیحضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی کی پیشگاہ اقدس مین گذرانے
جس مین نواب ممدوح نے وہ ترقیان تبلائین جو مختلف
صیغہ جات مین بعہدہ وزارت نواب صاحب ممدوح
ہوی تہین - جس تفصیل و دلایل سے یہہ رپورٹ لکہی گئی تہی
اوسکے دیکہنے سے واضح ہوتا ہے - کہ وہ بد انتظامی جسکی

بدلنے کا ہے ان تفصیلی ابواب سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ہی
کہ وہ بدترین یا آنکہ انکی بدتر رہنے کی وجہ سے نارضامندی
ظاہر کئے جانے کے قابل ہین ہم صرف واقعہ کو بیان
کرتے ہین۔ ہم گورنمنٹ کی خوفناک حالت کا بخوبی اندازہ
کر سکتے ہین خوفناک بیماریون کو اکثر موثر علاجون کی
ضرورت ہوتی ہے اور اگرچہ کہ موثر تدابیر یک لخت
ترک کر دئے جانی چاہیئن۔ لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے
ہین جہان موثر تدابیر سے ہی علاج ہو سکتا ہے اور وہ لوگ
جنکا یہہ کام ہے کہ حیدرآباد کو اوسکی مدت دراز کی ابتر
حالت سے نجات دین برملا یہہ خیال کرتے ہین کہ قدامت پر
لحاظ کئے جانے کے دن جا چکے ہین۔ جدید اسکیم کے
خاص اغراض یہہ ہین۔

(۱) جناب مدارالمہام اپنے ذمہ داریون سے سبکدوش

ہرطرح اپنے مالک و آقائے ولی نعمت کے احکام کی
تعمیل مین سرگرم رہے۔ اس انتظام کی نسبت جو اب
جاری ہوا تہا انگریزی اخبار کی رائے کو بجنس
ذیل مین نقل کیا جاتا ہے جس سے ناظرین کو پورے واقعات
معلوم ہوسکین گے۔

## ترجمۂ اخبار دکن بجٹ مطبوعہ بمبئی واقع

## ۱۰ ماہ فبروری سنہ ۹۳ ۱۸ء

ہم آج کے روز جدید اسکیم انتظام حیدرآباد کے تفصیلی
ابواب کو شائع کرتے ہین جنکا خاکہ ہم نے گذشتہ پرچہ
اخبار مین تبلایا تہا۔ جسقدر زیادہ اسکیم مذکور منکشف
کیجاتی ہے وہ اسقدر زیادہ پر انقلاب نظر آتی ہے
اور زیادہ تر اس کا مدعا اس ریاست کے قدیم انتظامو نکو

کی جائے۔ بھر کیف انکو فی الفور عملدرآمد کرنے مین زیادہ
احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ گورنمنٹ مین امرار مملکت
کو شریک کرنا بہت اچھا ہے لیکن انکی شراکت وہین تک
درست ہوگی جہان تک کہ وہ موافق عمدہ گورنمنٹ ریاست
کے ہون حیدرآباد یون کو جائدادون پر مقرر کرنا سناسب
ہے لیکن سناسب تر تو یہہ ہے کہ لایق لوگ مقرر کئے
جائین۔ یہہ ابتدائی اصول ہین جنہین حیدرآباد ہی فراموش
کر دینے کی قابلیت رکھتا ہے۔ دیکھا چاہئے کہ ایا کنبٹ
کے تقرر سے جسکے ممبر رو سائے ریاست ہین پہلے
اور دوسری غرضین حسب بہبودی گورنمنٹ پوری
ہونگی یا نہین جبکہ اس مجلس کی ساخت اور اوس کے
اراکین کے اقتدارات پر جو اون احکام سے منکشف ہوتے
ہین جنکو ہم آج شائع کرتے ہین نظر ڈالی جاتی ہے تو اس

کر دئے جائین۔ لیکن صاف گو لوگ اوسکو یہہ تبلائینگے کہ
آپکے اقتدارات کم کر دئے گئے ہین۔
(۲) گورنمنٹ مین امرار ریاست کو زیادہ عہدے
دئے جائین۔
(۳) عہدون پر زیادہ تر حیدرآباد یونکا تقرر ہو۔
(۴) خزانہ کی اصلاح۔
(۵) گورنمنٹ اور علے العموم لوگون کی درستی اور آخر الامر
انتظام مین کفایت شعاری۔
اسمین کوئی شک نہین ہوسکتا کہ یہہ سب باستثنائے
دوم وسوم اغراض کے موجودہ حالت کے لئے
نہایت عمدہ اغراض ہین اور یہہ اس قابل ہین کہ بعوض
دستور العمل بنائے جانے کے اصول قرار دئے جائین
اور فی الفور عملدرآمد کئے جانے کے عوض انپر کوشش

اسکے بعد آپ نے ایک ایسی پالسی کے خلاف مین
جو عملی گورنمنٹ کے متعلق مدت دراز کی روایتون کو
فراموش کر دیتی ہے اور حضور نظام کی ریاست
کے سرزمین مین ایسے جدید دستورون کو پیدا کرتی ہی
جو آپ کی رائے مین نہ تو ریاست کی تاریخ کے مطابق
ہین اور نہ تو اسکے رواج کے اور ضروریات کے مناسب
ہین اپنے اغراض کو فصیح اور پرزور الفاظ مین قلمبند کیا
آپ نے اوسوقت ایک اسی طریقہ کے خلاف مین
اعتراض پیش کیا تہا جس سے آپ کے اطراف ایسے
عہدہ دار گھرے ہوے رہتے جنہین آپ کے ہم پلہ
رائے زنی کا اقتدار حاصل تہا اور جس سے آپ کو مجبوراً
انکی آراء کو اپنی خاص رایون کے مساوات کے ساتھہ
سُنا پڑتا اور راون کو حضور نظام کو پیش کرنا ہوتا تہا

آزمایش کی دقیقتین ہمارے ذہن نشین ہوتے ہین - جبکہ یہہ
باتین ہمارے ذہن نشین ہو جاتے ہین تو اور ایک
بات کا ہمارے دلپر نقش سا ہوتا ہے اور وہ یہہ کہ
سر آسمانجاہ بہادر کا اپنی خدمت پر رہنے کا ارادہ -
یہہ ارادہ انتہائے درجہ کی حب الوطنی ہے یا اقتدار
کی حرص کا نتیجہ ہے - تاوقتیکہ آپ کے خیالات
مین ایک بڑا سا تغیر واقع نہو گیا ہو یہہ تصور نہین کیا جا سکتا
کہ جدید انتظامات سے آپ خوش ہین - جبکہ ۱۸۸۸ء
مین جناب مدار المہام کی تائید کے لئے ایک کیا نبٹ
معتمدین وہی کیا نبٹ موجودہ کی ایسے نہین بلکہ مدار المہام
کے ایسے وسیع اقتدارات کے ساتھہ قایم ہونیکی
تجویز ہوئی تہی تو آپ نے اوسکی سخت مخالفت کی تہی
اور اسی مخالفت کی وجہ سے تجویز مذکور موقوف ہوگئی

اور کیا نبٹ جسطرح پر کہ اب قایم ہوتی ہے اس سے
احتمال نہین ہوتا کہ حالات کو درست کریگی اور اسکا قیام
مدار المہام کو ضرور ناگوار گزریگا گو وہ کوئی بہی رہین
اگر سر آسمانجاہ بہادر اسوقت اپنی مخالفت مین تیز تھے
تو ہم قیاس کرسکتے ہین کہ آپ کے احساس اب کچھ
کم تیز نہین ہین کیونکہ ہم دیکھتے ہین کہ آپ کے حالات
آپ کی نظرون مین آپ کے اقتدارات مین اور دوسرونکو
شریک کردینی کی وجہ سے فطرتاً سخت شاق
معلوم ہوتی ہوگی) بہرکیف باوجود اسکے نواب سر
آسمانجاہ بہادر اپنی خدمت پر ٹہرے ہوے ہین اگر
اپکا خدمت پر ٹہرا رہنا خود فراموشی اور خیال بہبودی
ریاست کیوجہ سے ہی تو آپ اور زیادہ اعزاز کے
قابل ہین آپ کے عہدہ کے متعلق تنخواہ آپکے لئے

اور جس سے صدر گورنمنٹ کسی مسئلہ پر بہی جسکی نسبت کیا نٹ
مین اتفاق نہوز یادہ رائین حاصل کر سکتا تہا جیسا کہ آپنے
تبلا دیا ہے اس سے انکار کیا نہین جاتا کہ ایسی پالسی سے
جسکی بنا اب پڑی ہے (ممبرون کے اختلاف رائے
اور مدار المہام سے اختلاف کرنیکی وجہ سے ضرورًا اور
لازمًا حضور نظام کے پاس پیش ہونی چاہیئے) وہ طریقہ
جو ریاست حیدرآباد مین سالہا سال سے مروج تہا اب
اسکا خاتمہ ہوگیا ہے اور ممبر گواون کے نام کچہہ بہی رہین
گویا در پردہ مدار المہام بنگئے ہین اور ان کے حقوق اور
فرایض قریب قریب جناب مدار المہام کے حقوق
اور فرایض کے یا اس سے زیادہ اور سنگین ہوگئے ہین
اس مین کوئی شک نہین کہ اس ریاست کی خدمت
دیوانی کے قدیم حقوق اور اقتدارات جہین لئے گئے ہین

اور آیندہ کے بجٹ کو تبلاتی ہے۔ انتظامی کل کے اخراجات
نو لاکھہ ہین اور حال کے تبدلات سے عہدون کی
موقوفی اور تنخواہون کے کم کر دئے جانے سے
دو لاکھہ کی تخفیف ہوئی۔ لیکن جدید اسکیم اس سے
بڑھکر اصلاحات کرنے کا دعوے کرتی ہے۔ حکومت مین
کفایت شعاری پیدا کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف
کوششین کی گئین لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کوششونکا
نتیجہ یہہ ہوا کہ ماتحتون کی تخفیف سے تو کسیقدر بچت
ہوئی لیکن اعلےٰ عہدہ دارون کی تنخواہون کی ترقیان
اس بچت سے بڑہ گئین اور سرکاری مصارف
مین اور افزایش ہوگئی اسمین کوئی شک نہین کہ اس قسم کا
الزام بے بنیاد نہ تہا اور اس مین بہی کوئی شک نہین
کہ جدید اسکیم کے مطابق جو تخفیف تجویز کی گئی ہے

ترغیب کا باعث نہین ہو سکتے کیونکہ یہہ بات دیکھی جاتی
ہے کہ آپ کی آمدنی قریب بیس لاکھہ روپیہ کے
ہے اور علاوہ اسکے آپ ہندوستان بھر مین متمول
ترین لوگون مین گنے جاتے ہین - بیشک یہہ کہا جا سکتا ہے
کہ آپ کا خدمت پر ٹھہرا رہنا محبت اقتدار کیوجہ سے
ہے لیکن اس قیاس کے لئے ہمارے پاس کوئی
تصدیق موجود نہین ہے لیکن یہہ کچھہ بھی ہو ہمین اس
امر کا یقین ہے کہ جناب مدار المہام کے احساس کچھہ بھی
رہین لیکن جب تک کہ وہ حکومت کی کرسی پر رہین گے
وہ جدید اسکیم کی کامیابی کے لئے وفاداری سے
کام لیا کرین گے - آپ طبعًا وہمی اور وسواسی رہا کرتے
لیکن آپ ایک نوبل میان ہین اور اپنے آقائے
نامدار کے خیر خواہ ہین جدید اسکیم بالفعل تخفیف مصارف

خدمت مدار المہامی کو اوسی اطاعت و فرمان برداری
کے ساتہہ ادا کیا جو آپ کا قدیمی شیوہ و طریقہ تہا
لیکن مخالف گروہ نے تو آپ کی وزارت کو تہ و بالا
کرنے کا بیڑا اوٹہا لیا تہا اور اسوجہ سے اونکو کب
چین آتا طرح طرح کے جوڑ توڑ کئے گئے مختلف قسم کے
مقدمات ایجاد ہوے - مثلاً مقدمہ جواد حسین و مقدمہ
پمفلٹ وغیرہ جو ناظرین سے پوشیدہ نہین ہین اور
ہر طرح سے آپ کی مخالفت پر آمادگی ظاہر کی گئی
جو لوگ خود آپ کے ساختہ و پرداختہ اور کسی زمانہ مین
اپنے کو آپکا بہی خواہ و خیر خواہ کہنے مین اپنا فخر تصور
کرتے تہے مخالف گروہ کے شامل ہوے الحاصل
طرح طرح کی سازشین ہوئین اور بالآخر آپ نے بتاریخ
۶ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۱۱ ماہ دی ماہ الٰہی

پیشتر کی سی نہین ہے کیونکہ یہہ بات دیکھی جاتی ہے
کہ تخفیف جناب مدار المہام سے شروع ہوکر معتمدین
اور دیگر زیادہ تنخواہ یاب عہدہ دارون تک پہونچی
ہے۔ ہم عہدہ دارون کو بڑی تنخواہین دئے جانیکے
طرف داری کرتے ہین لیکن اسکی کوئی حد ہونا چاہیئے
حیدرآباد مین تو چند سال سے اس حد سے تجاوز کرنیکا
میلان رہا ہے ہمارا خیال ہے کہ جدید اسکیم کی تجویز
کی ہوئی تخفیفون سے بڑہ کر غیر ضروری مصارف
کی تخفیف ہوسکتی ہے۔ جس سے انتظام کو مستقل فائدہ
پہونچ سکتا ہے۔

اس جدید اسکیم کے اجرا کے بعد ہی نواب صاحب
ممدوح نے حتی الامکان حسب خواہش آقائے ولینعمی
حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی ایک سال تک

فرمائے۔ ہمیشہ آپ کا قول تہا کہ جو مالک کا حکم ہو گا
اوسکی اب اور ہمیشہ تا زندگی پوری تعمیل کرتا رہونگا
اطاعت و فرمان برداری بندگانعالی مین آپ
پورے ثابت قدم تھے۔ مالک سے وفاداری کی
خاص صفت آپ مین موجود تہی۔ اپنے ملک و مالک
کی خیرخواہی کے مقابلہ مین آپ رزیڈنٹ تھے کہ
برٹش گورنمنٹ کی بہی پرواہ نہین فرمائے تھے
اپنے قیام یا استحکام کے لئے کبہی آپ نے برٹش
گورنمنٹ یا رزیڈنٹ کے تائید نہین چاہی مدارالمہامی
سے سبکدوش ہونے کے بعد بہی آپ ہمیشہ بلکہ تا
زندگی حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے سچے
بہی خواہ وخیرخواہ رہے جس سے خود حضرت
اقدس واعلےٰ پورے طور پر واقف ہون گے۔ آپکے

حسب خواہش حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
چھہ ماہ کی رخصت کی درخواست پیش فرماکر خدمت
مذکورہ سے سبکدوشی حاصل فرمائے اور بجائے
آپ کے امتحاناً چھہ ماہ کے لئے نواب وقار الامرا
مرحوم کا تقرر عمل مین آیا حضور پر نور نے جون ہی
اپنا مشار آپ کی علیحدگی کی نسبت ظاہر فرمایا آپنے
بلا پس وپیش فی الفور استعفا روانہ فرمادیا
کیونکہ آپ نے نہ مدار المہامی کی کبھی خواہش کی تہی
اور نہ کوشش - بلا سعی وخواہش جب آپ ولایت
مین رونق افروز تھے آپ کا تقرر عمل مین آیا تہا
اور خود حضرت اقدس واعلےٰ نے انتخاب فرمایا تہا
اسکے علاوہ آپ کو دولت واقتدار کی تمنا نہ تہی - جواب
استعفا پیش فرمانے یا علیحدگی اختیار کرنے مین تامل

پر وہ بندگان حضرت کو ترغیب دیتے رہے کہ
مدار المہامی کے غیر محدود اقتدارات کو ضرور محدود
کر دیا جائے نیز یہہ رائے دیتے رہے کہ معین المہامان
ریاست کے تفویض عام انتظام سپرد کر دیا جائے
اور مدار المہام کو یہہ ارشاد ہو کہ بنفس نفیس صرف
فینانس پر نگران رہین اور اپنی پوری توجہ خاص
اسی کام کے طرف مصروف رکھین۔ اور ذرائع
ترقی فینانس اور تخفیف مصارف کی نسبت
مسٹر پلوڈن اعلیحضرت کو یہہ رائے تبلائے کہ ان کا میومن
نواب مدار المہام کو اراکین کنبٹ کونسل سے مشورت
کرنے کی ہدایت فرمائے جاوے برخلاف اسکے
بفور تقرر عالیجناب نواب سر وقار الامرا
جو خاص مسٹر پلوڈن کے منتخب کردہ تھے

بعد جو تقرر کہ مدار المہامی پر ہوا اور اوس کے بعد
جو واقعات پیش آئے اگرچہ اوس کو اس سوانح عمری
سے تعلق نہین ہے لیکن اُس سے خاص اس جدید سکیم
اور قانونچہ مبارک کے متعلق کچھہ حالات ناظرین پر
منکشف ہون گے لہذا یادداشت انگریزے
(مرتبہ و مدخلہ نواب سر ورجنگ بہادر سے جو
حیدرآباد کرانیکل مطبوعہ ۱۸ ستمبر ۱۸۹۷ عیسوی مین
شائع ہوئی تہی ذیل کا اقتباس درج کیا جاتا ہے)
جو خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔
جب تک کہ عالیجناب نواب سر آسمانجاہ بہادر
بعد نفاذ قانونچہ مبارک مسند وزارت پر قایم رہے
نہ صرف حضرت اقدس و اعلےٰ مدظلہ العالی کی رائے
کے ساتھہ سر پلوڈن متفق و موافق رہے بلکہ بروقت

جدید پر آپ پورا اعتبار و اعتماد رکھئے اور خاص انہین
پر ریاست کا ہر کام چھوڑ دیجئے - حق تو یہہ ہے کہ
کہ مسٹر پلوڈن نے بندگان حضرت پر جبریہ زور ڈالا
کہ نواب مدار المہام جدید کونسل کے اتباع و اتفاق
سے بالکل آزاد کر دئے جائین اور ایسے خود مختار
اور مطلق العنان بنا دئے جائین کہ جس کسی فیصلہ کو
جو کونسل سے تصفیہ پایا ہو آپ ہی بالذات منسوخ
کر سکین خواہ ایسا فیصلہ باتفاق آرا ارجملہ اراکین
کونسل صادر ہوا ہو یا غلبۂ آرا سے - اور اپنی اس
رائے کی تائید مین بیان کیا کہ عالیجناب نواب
ویسرائے و گورنر جنرل بہادر کو بھی ایسی نامنظوری
کا اختیار حاصل ہے مسٹر پلوڈن کا یہہ پر مکر استدلال
اون کے چال بازیون کو ثابت کرنے کے لئے

اور جو بلحاظ اُن کی خوشنودی وسفارش کے مسند وزارت
پر مسلط کر دئے گئے تہے وہ سب اصول جنکے اختراع مین
مسٹر موصوف نے بذات خود ایسی محنت وسرگرمی
سے کوشش کی تہی اور جنسے اونکا دلی مقصد یہہ تہا
کہ عالیجناب نواب سر آسمانجاہ بہادر کے اختیارات
بہرصورت کم ہو جائین ایسے بالائے طاق رکہدیگئے
کہ گویا نسیاً منسیاً ہوگئے اور طرہ برآن اون اپنے
قایم کردہ اصول سے ہی مسٹر پلوڈن انجان نہین ہوگئے
بلکہ اون کے برعکس اور متضاد نواب سر وقار الامرا
کی تائید مین رائے دینے لگے بات درحقیقت یہی تہی
کہ بڑی سرعت کے ساتہہ مسٹر پلوڈن نے کایا پلٹ
دی اور مزید بران ایک طول وطویل خط مین اونہون نے
بندگان حضرت اقدس کو یہہ تحریر کیا کہ اپنے مدار المہام

کارروائی کو درجۂ کمال کو پہونچا چکا تہا اپنے مالک وآقا
کی اطاعت وفرمان برداری کا سرٹیفکیٹ اور عوام
کی ہردلعزیزی کا تمغہ لئے ہوے علیحدہ ہوے اور
حضرت اقدس واعلےٰ کو اسی پارٹی فیلنگ وسازش
کیوجہ سے اپنے ایک اطاعت گزار وفاشعار۔ وفرمانبردار
نیک نفس خیرخواہ ملک ورعایا وزیر کی علیحدگی سے
سخت صدمہ پہونچایا گیا جس سے ملک کا بجائے نفع
کے سراسر نقصان ہوا۔ ریاست زیر بار خسزانہ خالے
ہوگیا اور بجز اسکے کہ اس سازش مین جو شریک تھے
اون کی ترقیان ہوئین ہون اور کوئی فائدہ نہوا۔
بعوض اسکے نواب صاحب ممدوح کو کوئی نقصان نہپہنچا
آپ جسطرح پہلے امیر تھے اوسیطرح تا بہ زندگی امیر رہے
نہ آپ کو مال ودولت کی پرواہی کیونکہ آپ بفضل خدا

کافی و وافی ہے۔

مذکورۂ بالا اقتباس جو سر ورجنگ بہادر کے میمنڈم کا ہے دیکھنے سے ناظرین قیاس فرما سکتے ہین کہ خود آپ کے مخالف اس امر کے معترف تھے کہ یہہ سب جو کچھہ کیا گیا محض آپکا اقتدار گھٹانے کے لئے ورنہ اصلی منشار اونکا کچھہ اور ہی تہا چنانچہ اوسیطرح ظہور مین آیا کہ بعد یہہ سب کارروائی کالعدم ہوگئی۔ اور وقار الامرا مرحوم نے بہ تائید برٹش رزیڈنٹ جسطرح کے اقتدارات کو استعمال کیا وہ پوشیدہ نہین ہے۔ خیر ہمکو یہان اُس بحث سے کوئی واسطہ نہین ہے صرف ناظرین کو یہہ بات ثابت کر دکہانا مقصود تہا کہ آپ باوجود ایسے مخالف و سازشی گروہ کے جو اپنا عروج چاہتا تہا اور جو ہر طرح اور ہر جانب سے اپنی سازشی

شعر

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت ؎ نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت

نواب صاحب ممدوح نے ایسے ایسے نیک کام کیے ہین کہ جسکی نظیر مشکل سے ملسکتی ہے۔ اور آپ فخر خاندان شمس الامراء کہلائے جانے کے بلاشبہ مستحق ہین۔ آپنے بصرف زر کثیر ایک سماع خانہ اجمیر شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ مین تعمیر کرایا یہہ سماع خانہ ایسا ہے جو اپنی نظیر نہین رکھتا اس سے درگاہ شریف مین سماع وغیرہ کے لئے نہایت آسایش و آرام ہوا۔ مسافر و زائرین کو درگاہ شریف مین ٹہیرنے کی جو جو دقتین اور تکلیفین ہوتی تہین رفع ہوئین یہہ خدمت آپ نے ایسی درگاہ شریف مین کی ہے کہ شاہان دہلی کو بہی نصیب نہین ہوئی۔

ریاست دکن مین سب سے بڑے مالدار امیر تھے اور
شہرت اور نیکنامی جو آپ کو زمانہ مدارالمہامی مین حاصل
تہی اوس سے زیادہ علیحدگی کے بعد ہوئی - جو ایک خداداد
بات تہی - بمصداق اسکے (قدر نعمت بعد زوال)
مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد ؛ اب ہم
ناظرین کو اون چند نیک کامون سے آگاہ کرنا چاہتے ہین
جو نواب صاحب ممدوح نے اپنے جیب خاص اور
خزانہ پائیگاہ سے زر کثیر صرف کرکے رفاہ و آسایش
خلق اللہ کے لئے آپنے کئی یادگار صفحہ ہستی پر چہوڑ گئے
فی الحقیقت اس دارنا پایدار سے امیر ہو خواہ غریب
غنی ہو یا فقیر سوائے نام نیک کے اور کوئی چیز اپنے ساتھ
نہین لیجا سکتا اور نہ کوئی دوسری چیز سوائے نام نیک
کے حاصل زندگی ہوسکتی ہے -

و مدینہ منورہ زادا اللہ شرفاً و تعظیماً مین بہی آپ کے علاقہ کا
ایک باغ و عمارت موجود ہے جسکا نام باغ شمیسہ ہے
اور جہان حاجیون و زایرین کے آرام و آسایش کا
پورا بندوبست ہے سالانہ کئی ہزار کے صرفہ سے
وہان عملہ و ڈاکٹر خانہ مقرر ہے جو ہر طرح پر مسافرون
وغیرہ کی جو آپ کی عمارت مین فروکش ہوتے ہین
نگرانی وغیرہ و علاج معالجہ کیا کرتے ہین سالانہ کئی ہزار
روپیہ بطریق سبیل خیرات کئے جاتے ہین جسکے مہتمم
نواب معزز یار الدولہ بہادر ہین اور انہین کے
ذریعہ سے اسکا انصرام ہوتا ہے۔
آپ کے جانب سے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے روضہ مبارک مین روشنی ہوتی
ہے جو شرف پادشاہون کو بہی حاصل نہین ہے۔ اسیطرح

اسیطرح آپ نے مسافرون وغیرہ کے آرام وآسایش
کے لئے قریب درگاہ حضرت اوجالہ شاہ صاحب
قدس سرہ جو سرا تعمیر فرمائی ہے وہ بہی بہت
ہی آرام دہ ہے۔کسی کار خیر کے لئے کبہی آپ
دریغ نہین فرماتے تہے اور آپ کا خزانہ ہمیشہ رفاہ
عام کے کامون کے لئے کہلا رہتا تہا۔
تعمیر گنبد درگاہ حضرت شاہ خاموش صاحب
قدس سرہ وتعمیر سائبان وغیرہ درگاہ حضرت
یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ قدس سرہ
آپ ہی کے جانب سے ہوئی ہے بزرگان دین و
اولیائے کرام سے آپ کو بیحد اعتقاد تہا اور اون کی
خدمت آپ نہایت ہی شوق و فراخ حوصلگی سے
فرماتے اور اوسکو اپنا فخر تصور کرتے تھے۔یکہ معظمہ

بہت ہی چھوٹا اور غیر مکتفی تہا نہایت مستحکم و پائیدار
تیار کرایا اس تالاب وغیرہ کی تیاری اور اہتمام مسٹر
کاوسجی مہتمم تعمیرات پائیگاہ کے ذمہ تھے جنہوں نے
نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے اس سترگ کام کو
انجام دیا۔ صرف تالاب ہی تیار نہین کیا گیا بلکہ اوس
تالاب سے نلون کے ذریعہ سے بلدہ مین پانی لایا گیا اور
اون مقامات بلدہ مین پہونچایا گیا جہان دوسرے
تالابون یعنے تالاب میر عالم وحسین ساگر سے پانی پہونچنا
دشوار بلکہ غیر ممکن تہا۔ مثلاً دروازہ علی آباد۔ شاہ علی بنڈہ
وگولی پورہ وغیرہ مقامات اس قسم کے بلند ہین کہ
جہان دوسرے تالابون سے پانی پہونچنا غیر ممکن ہی۔
پس اس سے آپ نے باشندگان حیدرآباد پر عموماً
اور اون مقامات کے باشندون پر خصوصاً احسان عظیم

ہندوستان کے بہی اکثر بزرگان دین و اولیائے کرام
کی خدمت کا شرف آپ کو حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت
نظام الدین محبوب آلہی قدس سرہ العزیز کی درگاہ
مین بہی آپ کے جانب سے روزانہ روشنی کا اہتمام
ہے اور اکثر دوسری درگاہون وغیرہ مین بہی عرس وغیرہ
کے لئے کچہہ رقوم مقرر ہین جو سالانہ دئے جاتے ہین
سب سے بڑا رفاہ عام کا کام جو آپ نے کیا وہ
تعمیر تالاب عمدہ ساگر ہے جب تک اوس مین پانی
اور اوس پانی مین روانی اور اوس سے لوگ سیراب
ہوتے رہینگے اوسوقت تک آپ کا نام صفحہ ہستی پر
پائیدار اور آپکا یہہ کار خیر اس دنیا مین یادگار رہیگا
خلق اللہ کے آسایش و آرام کے لئے آپ نے لکہو کہا روپیہ
صرف کرکے ایک تالاب جدید قریب تالاب جلپلی جو

وبیگم بازار اور کہین کہین بلدہ مین لایا گیا - اگرچہ سرکار عالی
کے صرفہ سے بنا - لیکن آپ ہی کے زمانہ وزارت مین
اسکا آغاز ہوا - آپ کا رجحان اور توجہ ہمیشہ خلق خدا کی
آسایش وآرام وراحت رسانی کے جانب مائل رہتے
تھے آپ کی نیت ہمیشہ نیک تہی آپ کا ہمیشہ مقولہ تہا
کہ خلق خدا کے ضروریات وحاجات کے نکالنے مین
جو ہماری دولت کام آئے وہی ہمارا توشۂ آخرت
ہے - انہین نیک کامون کا ثمرہ وبزرگان دین واولیائے
کرام کی خدمات کا نتیجہ تہا کہ خدائے عزوجل نے آپکے
گھر کا چراغ روشن کیا - جسکو خداوند کریم تا قیامت
روشن ومنور رکھے - آمین ثم آمین -

اس مہر درخشان وماہ تابان آسمانجاہی کا نام نامی واسم
گرامی نواب محمد معین الدین خان بہادر اطال اللہ عمرہ

فرمایا۔ کیونکہ اور مقامات کے باشندی تو خیر دوسرے تالابون سے بہی مستفید ہو سکتے تہے لیکن خصوص اس نواح کے ساکنین اس نعمت عظمیٰ سے بالکل محروم تہے یہ صرف نواب صاحب ممدوح کی دریا دلی کا طفیل تہا کہ وہ تشنہ دہن لطیف وخوشگوار پانی سے شیرین کام ہوے اس تعمیر تالاب عمدہ ساگر اور نہون کے ڈالنے مین لکہو کہار روپیہ کا صرفہ ہوا اور وہ سب صرفہ آپنے اپنے جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔

اس تالاب اور نلون کی نگرانی اور شکست و ریخت کی درستی کے لئے ایک خاص عملہ مقرر ہے جسکا صرفہ بہی سالانہ دو تین ہزار روپیہ کی قریب ہے اور نواب صاحب ممدوح کے خزانہ خانگی سے جاری ہے اسکے علاوہ تالاب حسین ساگر سے جونل چادر گہاٹ زیدنسی

پیدا کیا تہا۔ خوشی کے شادیانی بجنے شروع ہوے اور
مبارک سلامت کا شور ہوا۔ یہہ چراغ کیا روشن ہوا
گویا مملکت و ریاست پائیگاہ کا مہر درخشان طلوع ہوا
جسکے نور عالم افروز سے یہہ ریاست پائیگاہ اتبک
منور و روشن ہے۔ اور خداوند عالم حشر تک اسکو
اسیطرح روشن و منور رکہے۔ اسی تقریب سعید مین بتاریخ
۲۲ ربیع الآخر سنہ ۱۳۰۹ ہجری عالیجناب نواب وقار الامرا
بہادر نہایت تزک و احتشام سے ایوان فلک نما سے
رسم گہوارہ مبارک سرورنگر لائے جسکے ساتہہ کلہم
فوج دیوانی و پائیگاہ وغیرہ کی حاضر تہی جب یہہ جلوس
مع فوج وغیرہ فلک نما سے روانہ ہوا ارشاد حضرت
اقدس و اعلے بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی شرف صدور
پایا کہ ما بدولت کی برآمدی تک فوج کا نشان پنج محلہ کے

واقبالہ سے خداوند جلشانہ اونکو قیامت تک اوسی جاہ
وجلال وحشم واقبال سے سلامت باکرامت رکھے
جیسے کہ اونکے پدر بزرگوار تھے۔ اور خداوند تعالے
حوادث زمانہ سے اوس ذات پاک کو مصنون ومامون
رکھے۔ امین ثم آمین

آپ کی تاریخ ولادت ہفتم ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ ہجری ہے
جس روز آپ کا تولد مبارک ہوا ہے اوس روز کی
حالت مسرت خارج از تحریر ہے۔ ہزار ہا روپیہ
محتاجون ومساکین کو تقسیم کیا گیا تمام ملازمین ومتعلقین
پائیگاہ کے گہر عید ہوگئی۔ سبھون نے نذرین پیش کین
اور خوشی ومسرت سے جامہ مین پھولے نہین سماتے تھے
کیون نہوا ون کے اور اونکی اولاد واحفاد کے مالک
وپروریش کنندہ ووسیلۂ معاش کو خداوند تعالی نے

ہوتا تہا۔ رقص وسرود کی محفل گرم ہوئی۔ جسقدر مہمانان ہمراہ رسم تھے اونکو پہول و پان وغیرہ کی حسب دستور ومراتب تواضع کی گئی۔ قریب ایک بجے کے سب مہمان مرخص ہوے۔

گو نواب صاحب ممدوح کے زیر سایۂ عاطفت صاحبزادۂ بلند اقبال آٹہہ مبارک سال اپنی عمر کے طے فرمائے لیکن نواب صاحب ممدوح کے دل مین جو بڑے بڑے حوصلے آپکی مبارک تقاریب وغیرہ کے کرنے کی تہی فلک تفرقہ پرداز نے کسی کو نکلنے نہین دیا اور دل کی دل ہی مین رہ گئی۔ اگرچہ رسم بسم اللہ خوانی آپنے اپنی حیات ہی مین ادا فرمائی اور تمام شہر کے امرا و معززین کو تورہ وغیرہ تقسیم ہوے۔ لیکن آپ کے دل مین جو اس تقریب سعید مین اپنے آقائے ولی نعمت حضرت

روبرو ٹہرایا جائے چنانچہ حسب الحکم اقدس تعمیل ہوئی۔ قریب
آٹھ بجے شب کے حضرت بندگانعالی رونق افروز
بنگلہ پنج محلہ ہوئی جلوس وجمعیت و رسم مبارک ملاحظۂ
اقدس سے ہوتا ہوا سرورنگر کے جانب روانہ ہوا۔
رسم کے ہمراہ عماریون مین عالیجناب نواب وقارالامرا
بہادر و نواب آصف یاور الملک بہادر و نواب امام جنگ
خورشید الملک بہادر و نواب ظفر جنگ شمس الملک
بہادر مع اپنے اپنے ملازمین وہمراہیون کے تھے۔ اسکے
علاوہ اکثر معتمدین وغیرہ علاقہ دیوانی ہاتیون پر سوار ساتھ
تھے۔ قریب گیارہ بجے شب کے جلوس محل سرورنگر مین
پہونچا جہان ایک میدان کشادہ مین شامیانی وغیرہ
نصب کرکے اسقدر آراستہ کیا گیا تہا اور روشنی وآرایش
وغیرہ کا اسقدر اہتمام تہا کہ بے تکلف روز روشن کا گمان

لیکن وہ سب قادر مطلق نے واپس بلالین - صرف یہی
ایک چشم و چراغ خاندان شمسیہ ہے خداوند تعالی اسکو
تا قیام شمس و قمر روشن رکھے - نواب صاحب ممدوح
کو آپ جسقدر عزیز تھے جتنے صاحب اولاد ناظرین ہین
اسکا بخوبی اندازہ کر سکتے ہین - ایام طفولیت ہی مین
آپ کی تعلیم و ترتیب کی نسبت طرح طرح کے خیالات
و منصوبے نواب صاحب ممدوح کے تھے - اکثر آپکا
خیال اعلے تعلیم کی نسبت تہا اور فرماتے تہے کہ ہمارے
کے بچون کو اعلے تعلیم دیجانی ضرور ہے اور انگریزی
تعلیم ہی لازمی خیال فرماتے تہے - چنانچہ شروع ہی سے
ایک انگریزی تعلیم یافتہ دایہ کا تقرر کیا گیا تہا جو سب روز
حضرت صاحبزادہ صاحب قبلہ کی خدمت مین رہتی تہی
اور کل خدمات ضروری جو بچون کے ہوتے ہین وہی

بندگانعالی کو مدعو کرنا اور جشن جمشیدی کا ترتیب دینا وغیرہ
تہا وہ حسرت اپنے ساتہہ لے گئے اور خطنہ کی شادی مینا نگلے
مہلت بہی اجل نے آپ کو نہ دی کہ اپنے دلی حوصلے
نکالتے۔ حاصل کلام صرف اگیک گہوارہ مبارک کی ہی
تقریب تہی جو عام طور پر ہوئی۔ باقی تمام تقاریب خانگی
طور پر ادا ہوئین کیونکہ آپ کا قصد مبارک تہا کہ ان جملہ
تقاریب کو نہایت ہی شان و شوکت کے ساتہہ جو آپکے
رتبہ کے شایان ہو ادا کیا جائے۔ جس مین اپنے آقائے
ولی نعمت حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی
مدظلہ العالی کو بہی شرکت کی تکلیف دیجائے۔ لیکن
زمانۂ تفرقہ پرداز نے جسکا خاصہ یہی ہے کہ کسی کا دلی حوصلہ
نہ نکلنے پائے اس آرزو کو پورا نہونے دیا۔ اگرچہ
نواب صاحب ممدوح کو بہت سی اولاد خدا نے دی تہی

مولوی صاحب موصوف کے طریقہ تعلیم وغیرہ سے نواب صاحب
ممدوح اسطرح خوش تھے کہ جسکا بیان نہین - اکثر آپ کی
تعریف فرماتے تھے اور آپ کی حسن کارگذاری کی
نسبت اپنی کمال خوشنودی ظاہر فرماتے تھے اسوقت
جو ترقی تعلیم مین صاحبزادہ صاحب ممدوح نے فرمائی ہے
اگر نواب صاحب ممدوح زندہ ہوتے اور ملاحظہ
فرماتے تو بیشک مولوی صاحب معزکی کارگذاری
اور محنت کا کافی و وافی صلہ ملتا - لیکن بمصداق اسکے
کہ (آن قدح بشکست و آن ساقی نماند) جو دلچسپی نواب صاحب
ممدوح کو صاحبزادہ کے تعلیم مین تھی اوس سے زیادہ
اب علیا جناب حضرت پادشاہ زادی بیگم صاحبہ
قبلہ مدظلہا - کو ہے - چنانچہ انگریزی تعلیم کے لئے
(جسکا نواب صاحب ممدوح اپنی زندگی مین کچھہ انتظام

بجالاتے تھے جون جون سن شریف بڑھتا گیا دوسرے
ضروری انتظامات بھی ہوتے گئے اور جب رسم
بسم اللہ خوانی بعمر چہار سال و چار ماہ ادا ہوئی تو
اوسکے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ کی تعلیم کا انتظام
بھی کیا گیا۔ چنانچہ جب ہی سے تعلیم کا سلسلہ آغاز ہے
اور مشہور معروف اوستاد زمانہ و عالم یگانہ مولانا مولوے
محمد کامل صاحب کا تقرر آتالیقی و آداب آموزی حضرت
صاحبزادہ صاحب قبلہ بلند اقبال کے لئے کیا گیا۔ چند ہی
عرصہ مین مولوی صاحب موصوف نے اسطرح سے
تحریص و ترغیب تعلیم کی نسبت دلائے اور ایسے ایسے
نئے طریقون سے جو بچون کو بالعموم مرغوب ہوتے ہین
تعلیم کا سلسلہ شروع کیا کہ از خود صاحبزادہ صاحب قبلہ
کو شوق پیدا ہوا۔

ریاضی وحکمت وغیرہ مین ثانی امیر کبیر اوّل ہونگے
آپ کے یعنے صاحبزادہ صاحب بلند اقبال کے عادات
واطوار وغیرہ بالکل نواب صاحب مرحوم مغفور کے
مشابہ ہین - اخلاق وترحم بھی آپ کی ذات ستودہ صفات
مین ویسا ہی ہے جیسا کہ آپ کے پدر بزرگوار مین تھا
اپنے ملازمین ومتعلقین کا آپ کو ویسا ہی خیال ہے
جیسا کہ مرحوم مغفور کو تھا -
نواب آسمانجاہ مرحوم مغفور کو علاوہ دیگر امور کے
سیر وسیاحت وشکار کا بھی بے انتہا شوق تھا
اور فوجی لائف کو بھی آپ زیادہ پسند کرتے تھے
چنانچہ جسوقت جنگ افغانستان چھڑی آپ نے
اپنے ذاتی خدمات مع فوج کے گورنمنٹ آف انڈیا کے
سپرد کرنے کی خواہش ظاہر فرمائی جیسا کہ مسٹر ہاول

کرنے نہ پائے تھے) اب حضرت موصوف نے حسب
اجازت حضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی
مشہور و معروف معلم مسٹر کونی پروفیسر نظام کالج
کا تقرر فرمایا ہے اور اون کے امداد کے لئے
دو لایق مددگار مولوی سید مرتضی و مسٹر اسٹرل
دئے گئے ہین کہ انگریزی تعلیم بہی بخوبی حسب رواج
زمانہ ہو سکے۔ چنانچہ اب بفضل خدا روزانہ تعلیم
انگریزی و فارسی و ریاضی و تاریخ و جغرافیہ وغیرہ
نہایت ہی اہتمام سے بہ نگرانی ان معلمان کامل الفن ہوا
کرتی ہے اور یقین ہے کہ اگر اسی اہتمام اور نگرانی سے
تعلیم جاری رہے تو چند ہی عرصہ مین صاحبزادہ صاحب
ممدوح خداوند عم عمر عطا فرمائے۔ ایک لایق ہونہار
نوجوان امیر کبیر اس ریاست کے بنینگے۔ اور علوم

مین جب آپ علاقہ دیوانی و پائگاہ کے تعلقات کا دورہ
فرماتے ہوے مقام چانگلیر پہونچے جو ایک مشہور شکارگاہ
ہے اور جس مقام کو اگر شیرونکا مسکن کہا جائے تو بجا ہے
آپنے پانچ شیر اور ایک ریچھ کا شکار فرمایا۔ اوسی شکار مین
پانچ چھوٹے بچے شیر کے آپ نے زندہ گرفتار فرمائے
تھے جو بطور تحفہ شاہزادہ اسٹریا اور جناب پرنس
آف ویلز کو بھیجے گئے۔ اسیطرح بمقام پھولمدی آپنے
ایک بہت بڑے شیر اور دو بچونکا شکار کیا۔ اور نواح
سرونج مین اکثر بور بچے و تیندوی وغیرہ کے
شکار مین دلچسپی و تفریح حاصل فرمایا کرتے تھے۔ اوایل
مین آپ کو گھوڑے کی سواری کا بھی بے حد شوق تھا
اور بے انتہا مشق تھی میلون آپ گھوڑے پر تشریف
لیجاتے اور کبھی تھکاوٹ ظاہر نہین فرماتے تھے۔

رزیڈنٹ حیدرآباد کے اسپیچ سے جو صاحب مغرنے
بوقت عطائے خطاب کے دی تھی ظاہر ہوتا ہے کہ
اسکے علاوہ ہمیشہ آپ کو فوج کی آراستگی و قواعد
ومشق وغیرہ سے زیادہ دلچسپی رہتی تھی آپ کے
علاقۂ پائیگاہ کی فوج جسطرح قواعد دان و آراستہ
تھی دوسرے پائیگاہون مین اس کی نظیر نہین ہے۔
آپ خود خاندانی سپاہی اور سپاہ پرور و سپاہ دوست
تھے نشانہ اندازی وغیرہ مین بھی آپ کو کمال تھا
ہر طرح کے شکار کا آپ کو بے حد شوق تھا۔ اکثر شکارمین
بھی آپ اپنا وقت صرف کرتے اور دل بہلاتے۔
آپ نے کئی شیر ونکا شکار اپنی ذات سے کیا تھا۔
ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۸ ہجری مین بمقام مادہ پور آپ نے ایک
بہت بڑا قوی ہیکل شیر شکار فرمایا اور ماہ رمضان سنہ ۱۳۰۹

تقرر فرمایا اور بذریعہ جریدۂ غیر معمولی جلد ۸ ۲
نمبر ۵۲ واقع ۳۰ آبان ۱۳۰۶ف مطابق ۹ جمادی الاول
۱۳۱۵ھ ہجری یہہ فرمان نافذ ہوا کہ یہہ مجلس قرضۂ ریاست
کی جانچ کرے اور وجوہ قرضہ دریافت کرکے وسکے
متعلق رپورٹ کرے اور اصلاح مصارف کی نسبت
تجاویز سوچکر حضرت اقدس واعلےٰ کے ملاحظہ کیلئے
پیش کرے۔ اس مجلس مین نواب صاحب ممدوح کو بھی
حضرت اقدس واعلیٰ نے بلحاظ اسکے کہ آپکا وسیع تجربہ
اور خیرخواہی و وفاداری مسلمہ تہی بحیثیت میر مجلس
شریک فرمایا۔ لیکن اوس زمانہ مین چونکہ نواب صاحب
ممدوح کی صحت بہت خراب ہوگئی تہی اور بوجہ مرض
ذیابیطس آپ بہت نقیح ہوگئے تہے۔ اور چونکہ روزانہ
مجلس کی شرکت اور کام کے آپ متحمل نہین ہوسکتے تھے

خدمت مدار المہامی سے سبکدوشی حاصل فرمانے کے
بعد آپ اکثر اپنا وقت سیر و شکار مین صرف فرماتے
تہے۔ یا امورات مملکت پائیگاہ کی اصلاح و درستی مین
گو آپ نے مدار المہامی کی خدمت سے علیحدگی اختیار
فرمائے تہے لیکن تاہم حضرت اقدس و اعلےٰ کو آپ پر
پورا اعتماد و بہروسہ تہا اور اکثر امور اہم مین آپ اپنے
وفادارانہ و خیرخواہانہ رائے سے ہمیشہ بذریعہ گذارش
حضرت اقدس و اعلےٰ کی خدمت مین معروضہ کردیا
کرتے تہے اور اکثر آپ کے معروضات کو شرف اجابت
و قبولیت بہی حاصل ہوا کرتا تہا۔ جب بزمانہ وزارت
نواب سر وقار الامرا مرحوم ریاست کے قرضہ کی تعداد
بہت زیادہ ہوگئی اور حالت فینانس روز بروز
ابتر ہونے لگی تو حضرت اقدس و اعلےٰ نے ایک مجلس امرا کا

جواب دے رہی ہے اور مین اپنے مین خود اس امر کی
قوت نہین پاتا ہون کہ روزانہ اس مجلس مین شریک
ہونے اور کام کرنے کی زحمت برداشت کر سکون۔
اور جب اس قسم کے بار کا مین متحمل نہین ہو سکتا ہون
تو بجائے فائدہ کے میری شرکت سے مجلس کا نقصان
و ہرج ہوگا۔" اور در اصل نواب صاحب ممدوح کا ارشاد
بہت بجا اور درست تہا کیونکہ اوس زمانہ مین آپ کی
صحت بہت ہی خراب ہوگئی تہی اور مرض ذیابیطس
سے آپ سخت لاچار تھے اور سال بہر بعد ہی آپ کا
انتقال ہوا گو اس مرض نے آپ کو بے انتہا لاغر
نیقیح کر دیا تہا۔ لیکن آپ ہی کی ہمت مردانہ تہی کہ باوجود
اسکے بہی اپنے روزمرہ کے کام اوقات مین ہمیشہ کی
طرح سرگرم اور پابند رہتے تہے زندگی بہر تک آپنے

آپ نے یہی مناسب تصور کیا کہ اپنے ان تمام مجبوریونکے
وجوہ حضرت اقدس والا کے حضور مین گذارش کرکے اس مجلس
کی شرکت سے معافی چاہون چنانچہ آپ نے اپنے آقا
کے فرمان کی تعمیل مین یہہ گذارش پیش کئے کہ مین اپنی
اس حالت پر بھی بطور خود تفصیلی حالات فنانس کی رپورٹ
علیحدہ بصیغۂ راز گذرانونگا جس سے روشن ہوگا کہ
کن وجوہ سے خزانہ کی حالت ابتر ہے جسپر بذاتہ متوجہ
ہوکر آپ نے اس قسم کی رپورٹ گذرانے اور اکثر
اصحاب نے نواب صاحب ممدوح کو مجبور کیا کہ آپ
خود مجلس مصوفہ مین شریک ہون جسکا جواب
اون لوگون کو آپ یہی دیا کرتے تھے۔ کہ جس کام کے لئے
حضرت ارشاد فرماوین میری مجال ہے کہ مین اوس سے
کنارہ کشی کرون لیکن کیا کیا جائے کہ میری صحت ہی

قسم سے ہے جو مرض ذیابیطس کا نتیجہ اور خطرناک ہی
حاذق طبیب و ڈاکٹر معالج ہوے بمبئی سے ایک خاص
ڈاکٹر حسب رائے ڈاکٹر لاری صاحب طلب کیا گیا جو
خاص مرض ہذا کے علاج مین ید طولے رکہتا تہا۔ روزانہ
ایک ہزار روپیہ فیس اوسکو دی جاتی تہی لیکن کچہہ افاقہ
نہین ہوا۔ ڈاکٹر دو چار روز رہکر اور مریض کی نسبت
اپنی رائے معالج سے ظاہر کرکے چلا گیا۔ من بعد ڈاکٹر لاری
مع ڈاکٹر اعتماد الحق ویسین خان اسٹاف سرجنان نوابصاحب
ممدوح کے معالج رہے۔ مرض کو روز بروز ترقی ہوتی گئی
بخار ایک حالت پر ہر وقت رہتا تہا۔ پہوڑا ترقی کرتے
کرتے تمام رخسار و گوش و نصف سر تک پہونچ گیا تہا
اور روزانہ برابر زخمون کا دہونا و پٹیون وغیرہ کا باندہنا
جاری تہا۔ لیکن کسیطرح مرض مین تخفیف ہی نہ ہوتی تہی

جادۂ اطاعت وفرمان برداری وشیوہ خیرخواہی و
وفاداری کو نہین چہوڑا اور ہمیشہ ہر موقع پر حضور پر نور پر سے
جان و مال کو تصدق کرنے کے لئے امادہ تہے ۔ سنہ ۱۳۱۵ھ
مین آپ نے تعلقہ فریدآباد و تعلقہ نرگنڈ و بشیر پیٹ
ضلع کالگی علاقہ پائیگاہ کا دورہ فرمایا اور اوسی دورہ
مین شکار شیر وغیرہ بہی ہوا ۔ لیکن جب ان دورون سے
فراغت حاصل فرماکر آپ بلدہ رونق افروز ہوئے
تو آپ کے دشمنون کا مزاج روبصحت نہ تہا اور نقاہت
روز بروز ترقی پذیر تہی بالآخر غرۂ محرم سنہ ۱۳۱۶ ہجری سے
آپ کے چہرہ پر چشم راست کے جانب کچہہ ورم سا
نمودار ہوا جو ترقی کرتے کرتے ایک پہوڑے کی شکل
ہوگیا جسکو چیرنے کی ضرورت واقع ہوئی اور بالآخر
طبیبون نے تشخیص کیا کہ یہہ پہوڑا کاربنکل اور سرطان کے

خسوف قمر کا دن تہا راقم الحروف وہان اوسوقت موجود تہا
اوس روز کیا بلکہ ہمیشہ مجھے مرحوم مغفور کے حضور مین حاضر
رہنے کا فخر حاصل تہا - جب ڈاکٹرون نے چار بجے زخم دہو کر
اور پٹی وغیرہ باندہکر فراغت حاصل کی شام کے تخمیناً
پانچ بجے ہون گے آپ نے ڈاکٹر اعتماد الحق صاحب اسسٹنٹ
سرجن سے یہہ ارشاد فرمایا کہ اسوقت کوئی فارسی
لکہنے والا ہو تو اسکو بلوایا جائے ڈاکٹر صاحب موصوف نے
راقم الحروف اور عالیجناب مولوی حسین عطاء اللہ صاحب
میر مجلس کا نام عرض کیا کہ یہہ موجود ہین -
فرمایا کہ مولوی صاحب بلوائے جائین حسب الارشاد
مولوی حسین عطاء اللہ صاحب اور اون کے ساتہہ مسٹر
دوسا بہائی و راقم الحروف و دیگر حاضرین وغیرہ
حاضر ہوے آپ نے نہایت استقلال سے مولوی صاحب

بالآخر دوسرے ڈاکٹر مثل محمد حفیظ الدین صاحب و نواب
شفاء الدولہ وغیرہ بھی معالجہ و مشورہ مین شریک کیگئے
لیکن حکم قضا و قدر کے سامنے کیا چارہ تہا۔ محرم کا تمام
مہینہ اور قریب نصف مہینہ صفر کا بھی آپ کو پورا
ہوش و حواس تہا اور ہر ایک امر مین آپ خود ہر ایک
چیز کو استفسار فرماکر اوسکی نسبت احکام مناسب صادر
فرماتے تہے۔ لیکن ۱۴ صفر کے بعد اس مین کسیقدر کمی
واقع ہونے لگی تاہم ہر ایک شخص کو جو آپ کے روبرو
آتا آپ اچھی طرح شناخت فرماتے تھے۔ ۱۳ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ
کی شام غضب کی دردانگیز تہی جو شخص اوسوقت وہان
موجود رہا ہو وہی اس امر کو خوب سمجھ سکتا ہے ان چند
سطور کے مطالعہ سے اصل حالت کا سمجھ مین آنا مشکل ہے
۱۳ صفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری کو اوس سال کی تقویم کی رو سے

وعہدہ دار بحال خود و برقرار رہین۔

ان تین باتون کو کہکر آپ نے فرمایا کہ میری وصیت ہے
اسکو عمدہ طرح پر لکھا جاے۔ گو ان تین باتون کے کہتے وقت
آپ کو انتہا درجہ کی نقاہت وضعف تہا۔ لیکن اس کے
درمیان مین خود آپ نے دودھ وشوربا طلب فرماکر
اوسکو نوش فرمایا اور اپنے کو قوی بناکر بہرحال آپ کے
دل مین جو تہا اوسکو آپ نے عام طور پر ظاہر فرمادیا
اوسوقت کی حالت ناگفتہ بہ تہی ہر شخص از خود رفتہ
وخود فراموش تہا۔ اوس روز ہزارون روپیہ کے
کل وغلہ محتاجین ومساکین کو حضرت پادشاہزادی بیگم
صاحبہ قبلہ نے خیرات فرمایا بلکہ ابتداء علالت سے
اسیطرح خیرات کا سلسلہ برابر جاری تہا۔ لیکن سب
امور پر حکم قادر مطلق حاوی ہے یہہ سب خیرات

موصوف کے جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ خدا
عزوجل کے احکام کی تعمیل سب پر فرض ہے۔ اوسوقت
کی حالت کو اب بہی اگر تصور کیا جاتا ہے تو صبر و قرار
باقی نہین رہتا ناظرین خود سمجھہ سکتے ہین کہ جان نثارون اور
متعلقین کی حالت اوسوقت کیا ہوئی ہوگی اگرچہ
سب از خود رفتہ تھے لیکن نواب صاحب مرحوم و مغفور
ہی نے سبکو جتلاکر حسب ذیل وصیت فرمائے اور مولوی
صاحب موصوف کو ارشاد ہوا کہ اسکو قلمبند کیا جائے۔
(۱) جملہ محلات خصوصاً محل خاص و صاحبزادہ صاحب
وغیرہ بالاتفاق رہین۔
(۲) اپنے مدفن کے مقام کی نشان دہی آپنے فرمائے
کہ اس مقام پر مجھے دفن کیا جائے۔
(۳) یہہ ارشاد فیض بنیاد ہوا کہ میرے جملہ ملازمین و متعلقین

ممدوح بستر بیماری پر مجبور و بے بس پڑے ہوے تھے
اس مین فوراً حافظ قرآن تعین کئے گئے۔ کہ اسوقت
آخر مین سورۂ یٰسین پڑہکر سناوین تاکہ اوسکی برکت
سے خدا ے عزوجل یہہ سخت اور کٹھن گھڑی اپنے فضل
وکرم سے آسان کر دے۔ قریب دس بجے صبح کے
صاحبین ومتعلقین وخیر اندیشون کی امیدون آرزوون
پر پانی پہر گیا قیامت تو ٹی اور حشر برپا ہو گیا یعنی نواب
ممدوح کا مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر کے دار الخلد
خلد برین ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔

## اشعار

یہہ کیا الم ہے جو ہے چاک چاک جیب سحر
یہہ کیا الم ہے جو خورشید تک ہے برہنہ سر
ہے چاندنی مین دلاسیل اشک کا عالم

دوا و دہش و دعا وغیرہ کچھہ کام نہ آئے (روز یکہ قضا
باشد و آن۔ روز قضا نیست) کا مسلمہ مسئلہ پیش آیا۔ دس
بارہ روز جو زندگی کے باقی تھے وہ گذر گئے۔ بالآخر ۲۶
صفر ۱۳۱۶ھ ہجری روز شنبہ کی صبح قیامت کا نمونہ تہی یہہ
صبح دیکھنے والون کی نظرون مین تیرہ و تار معلوم ہوتی
تہی صبح کیا تہی گویا روز ماتم کا پیش خیمہ تہی مزاج تو یون ہی
دس بارہ روز سے بگڑا ہوا تہا لیکن دس روز صبح ہی سے
یاس کی بہیانک صورت پیش نظر ہونے لگی تہی ان
پچھلے آخری دو چہار روز مین مشہور حکیم محمد اسحاق صاحب
و حکیم رفیع الدین صاحب نے اپنے کمالات فن طبابت
یونانی بہی تبلانے مین کوئی دقیقہ نچہوڑا۔ لیکن حکم قضا و قدر
سے کیا چارہ تہا۔ نواب صاحب ممدوح کا آفتاب عمر
زوال پذیر ہونا شروع ہوا۔ جس کمرہ مین نواب صاحب

پتھر کا کلیجہ بھی ہوتا تو پانی پانی ہو جاتا۔
شہر مین جسوقت یہہ خبر وحشت اثر پہونچی سناٹا سا چھا گیا
عامۂ خلایق کیا امیر کیا غریب جو ق جوق سرور نگر روانہ
ہوے تمام دفاتر فوراً بند کر دیے گئے۔ اور سب
عہدہ دار و اہل عملہ وغیرہ شرکت جنازہ کے قصد سے
چل نکلے۔ حضرت اقدس و اعلےٰ حضرت بندگانعالی
متعالی مدظلہ العالی شکار سے اوسی روز واپس ہو رہے تھے
اثنار راہ مین بمقام لالہ گوڑہ جسوقت آپ کو یہہ اطلاع
ملی فوراً آپ نے ٹرین کو ٹھیرانے کا حکم دیا اور نہایت
ہی افسوس فرما کر آبدیدہ ہو گئے اور بہت عرصہ تک
ٹرین کو وہین ٹھیرا کر آپ کی بیوقت مرگ پر تاسف
فرماتے رہے۔ تین بجے تک تمام شہر کے بڑے بڑے
مشایخ و مولوی و امرا و معززین و جمعدار پیشہ و عامۂ خلائق

وفور گریہ سے ہے اب سفید چشم قمر
سیاہ پوش ہوا ہے الم سے چرخ کبود
برنگ داغ دل ماہ ہے ہر ایک اختر
وفور غم سے تعجب نہین اگر مریخ
اب اپنے قتل کو مانگے ہلال سے خنجر
فلک ز بار مصیبت خمید واویلا
فلک چو صبح گریبان درید واویلا

جسوقت یہہ خبر مثال برق پہنچی تمام محل سرا مین کیا زنانہ وکیا مردانہ ماتم کدہ بنگیا جتنے آپ کے ملازمین ومتعلقین تہے اون کی حالت ناگفتہ بہ تہی کہان تک کہا جائے دیوانہ وار اوس کمرے کی در و دیوار سے سر ٹکرا رہے تہے جہان آپ دنیا و مافیہا سے بے خبر پلنگ پر آرام فرما رہے تہے۔ محلات مین ایک قیامت خیز شور برپا تہا

کلیجہ پر تیر ونشتر کا کام کرتی تہی - جنازہ کے ہمراہ آپکے
علاقہ کی کل فوج باقاعدہ وبیقاعدہ وگاڑیان وگھوڑے
وفیل خاصہ وعماری وغیرہ کا آگے آگے بارش مین بھیگتے
ہوے نہایت ہی آہستہ چال چلے جانا عجیب حسرت وغم
کا عالم پیدا کر رہا تہا - خلایق کا باوجود کثرت بارش اور
رات ہو جانے کے بہی اسقدر ہجوم تہا کہ سروزنگر سے
تا بہ مقبرہ واقع درگاہ حضرت برہنہ شاہ صاحب قبلہ
قدس سرہ العزیز برابر دو طرفہ قطار لگی ہوئی تہی جس مین
گاڑیان وچھکڑے وشکرام وغیرہ سواریون مین لوگ بہرے
ہوے تھے اور جسوقت جنازہ اونکے مقابل پہنچتا تہا
بے اختیار گریہ وزاری کرتے - پیچھے ہاتیون پر روپئی
اور روپیہ پاؤلیون وغیرہ کی حسب دستور خیرات ہو رہی جسکے ساتھ خیرات
لینے والے فقیرون وگداگرون کا اسقدر ہجوم تہا کہ راستہ

دیوڑہی سرورنگر مین جمع ہوگئے اسقدر لوگون کی کثرت
تہی کہ بیان سے باہر ہے - اسکے علاوہ دیوڑہی کے
باہر سے یعنے سرورنگر سے مقبرہ واقع درگاہ حضرت
برہنہ شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ تک دوطرفہ عامۂ خلایق
کا اسقدر تانتا لگا ہوا تہا کہ ہر دوطرف ایک مسلسل قطار
سرورنگر سے مقبرہ تک بلافصل تہی جب قریب پانچ بجے
کے معزز و برگزیدہ و مشہور مشایخین کرام نے آپ کو
غسل میت دینا شروع کیا بارش کی ترشح شروع
ہوئی گویا آپ کے جنازہ پر باران رحمت باری نازل
ہونا شروع ہوا اور تادفن یہی ترشح اور بارش برابر جاری
رہے - جسوقت جنازہ دیوڑہی سے اوٹہایا گیا اوسوقت
کی حالت ناگفتہ بہ تہی محلات کا چیخنا چلانا - عورتون کی سینہ زنی
اور باریک آوازون سے گریہ و زاری سننے والون کے

## شعر

| | |
|---|---|
| نہ جنکو بستر مخمل پہ نیند آتی تھی | سو اُن کیواسطے اب خاک کا بچھونا ہے |

## نقل جریدۂ غیر معمولی
## حکم مدار المہام سرکار عالی
## علاقۂ فینانس
## تاریخ ۲۷ ر صفر المظفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری

نہایت افسوس ہے کہ بتاریخ ۲۶ ر صفر سنہ ۱۳۱۶ ہجری کو نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامرا امیر اکبر سر آسمان جاہ بہادر نے انتقال فرمایا چونکہ نواب صاحب موصوف اس ریاست کے ایک رکن اعظم۔ اور متانت۔ مروت۔ تواضع۔ حلم۔ اور رحم میں بے نظیر تھے اسوجہ سے ضرور ہے کہ سرکاری طور پر

ملنا دشوار ہو گیا تھا۔ جسوقت جنازہ قریب مقبرہ
پہونچا اور فوج نے آخری سلامی نواب صاحب مغفور کی
جنازہ کی اوتاری ایک شور محشر بپا ہوا۔ اور بلا مبالغہ
قیامت کا نمونہ پیش نظر ہو گیا۔ الحاصل بعد فراغ نماز
جنازہ جسوقت نواب جنت مآب ممدوح کی میت دفن کی گئی پھر ایک
تازہ شور قیامت برپا ہوا۔ دفن کے وقت عالیجناب
نواب وقار الامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی و دیگر
عہدہ داران وغیرہ بھی شریک تھے۔ بوقت دفن
فوج نے تین شلک بندوقون کے سر کین اور توپخانۂ
نواب صاحب مغفور سے آپ کی عمر کے تعداد کے موافق
توپین سر کی گئین۔ بعد فراغت دفن قریب نو بجے
شب کے حاضرین نالان و گریان و پر از حسرت
و ارمان نہایت خاموشی سے واپس ہوے۔

قیامت ہی توٹ پڑی تہی۔

فاتحہ سوم وغیرہ مین بہی امرا ومعززین ومشایخین وعام لوگونکا کثیر مجمع ہوا اور سب نے قرآن خوانی کرکے اوس کا ثواب نواب صاحب مرحوم کی روح پاک کو پہونچایا

اوس روز سہ پہر کو حضرتہ بیگم صاحبہ قبلہ والدہ صاحبہ حضرت اقدس واعلےٰ بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی مع دیگر محلات وغیرہ حضوری بغرض پرسہ واظہار غم محل سرور رنگرمین رونق افروز ہوئین اور حضرتہ پادشاہزادی بیگم صاحبہ قبلہ وصاحبزادہ صاحب بلند اقبال کو پرسہ دیکر کلمات تسلی وتشفی فرمائے۔

دیگر امرائے عظام نے بہی مثل مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار وعمال مدار المہام سرکار عالی ونواب خورشید الملک بہادر ونواب حسام الملک خانخانان بہادر ونواب

بہی اس واقعہ کی نسبت سرکار عالی کیطرف سے اظہار
رنج وغم کیا جائے۔ لہذا مدار المہام سرکار عالی حکم
دیتے ہین کہ تمام محکمہ جات و دفاتر واقع بلدہ کل و پرسون
بند رکہے جائین۔ اور اضلاع مین جس روز یہہ حکم پہونچے
اوسکے دوسرے روز سے دو روز کے لئے تمام محکمجات
و دفاتر ضلع بند کئے جائین فقط

شرح دستخط

معتمد فینانس

عام رعایائے حیدرآباد ملازم وغیر ملازم سب نے
آپکا یکسان رنج کیا جسوقت آپ کا جنازہ مقبرہ کو
جارہا تہا کیا عورت کیا مرد کیا بوڑہا کیا جوان کیا غریب
کیا امیر سب داڑہین مار مار کر رو رہے تہے خاص آپکے
ملازمین ومتعلقین کا حال تو ناگفتہ بہ تہا اون پر تو گویا

کہ جسقدر آپ کے ملازم و جان نثار و متعلقین تھے سب اپنے
اپنے خیال و عقل مین یہہ سمجھے ہوے تھے کہ آقائے
نامدار مجھی کو زیادہ چاہتے اور عزیز رکھتے ہین۔ آپ کا
برتاؤ ایسا تہا کہ سب آپ پر وانہ وار فدا ہونے کو اپنا
فخر تصور فرماتے تہے۔ مزاج مین آپ کے اخلاق اس قسم
کا تہا کہ جب کبہی مولوی و مشایخین و پیشوائے طریقت سے
آپ ملاقات فرماتے تو اسقدر جہک کر ملتے کہ جسکی حد نہیں
فقیرون کی محفل مین آپ مثل فقیر کے معلوم ہوتے تہے آپ بڑے
صوفی المذہب تھے۔ ریاست و رئیس کی خیر خواہی
کے مقابلہ مین آپ کسی کی پروانہ کرتے ملک و اہل ملک
کے ساتہہ آپ کو پوری ہمدردی تہی۔ آپ دل سے چاہتے
تہے کہ ملکیون کو ترقی ہو۔ لیکن اسکے ساتہہ ہی آپ لایق
و تجربہ کار لوگون کے پورے قدردان تہے لیاقت

فخر الملک بہادر یکی بعد دیگرے بالمشافہہ صاحبزادہ صاحب
قبلہ کے پاس تشریف لاکر رسم تعزیت ادا فرمائے۔
اس موقع پر نواب صاحب مرحوم مغفور کے ذاتی اوصاف
وعادات واخلاق کی بابت چند الفاظ لکھنا نہایت ضروری
خیال کرتا ہون اور بلحاظ اوس اعزاز وشرف کے
جو مصنف کو اپنے آقائے نامدار کی غلامی وآبائی ملازمت
کی وجہ سے حاصل ہے مین یہہ دعوے سے کہہ سکتا ہون
کہ ان امور کے متعلق مجھہ سے زیادہ کوئی شخص واقف ہونیکا
دعوے نکرسکے گا نواب صاحب مرحوم مغفور امیر
ابن امیر تھے لیکن مزاج مین تکبر ورعونت نام کو نہ تھی
اپنی امارت وعظمت ورتبہ سے گو آپ واقف تھے
لیکن کبھی اوسکا خیال بھی نہین فرماتے تھے مزاج مین انتہا
کی سادگی تھی۔ آپ کی ہر دلعزیزی اسقدر بڑھی ہوئی تھی

بہی عفو و درگذر فرمایا کرتے تھے آپ اپنے علاقہ دارون
ومتعلقین و ملازمین پایگاہ مین نہایت ہر دلعزیز تھے اور
آپ کو اون کے اور اُنکی اولاد کی پرورش کا اوسیطرح
خیال رہتا تہا جسطرح مان باپ کو اپنے بچونکا۔ اور سب پر
یکسان شفقت وعنایات رکہتے تہے اور اون کے رنج
وراحت سے آپ متاثر ہوتے تہے۔ شادی بیاہ غمی خوشی
سب تقاریب مین اونکی مدد فرماتے آپ کے جود وسخا کا
حال انہین حاجتمندون کے دل سے پوچہا چاہئے جنکے ضروریات
وحاجات آپ کے ذات بابرکات سے روا ہوے ہین
آپ اپنے وعدے کے سخت پابند ہوتے تہے اور اسیطرح
وقت کی پابندی کا بہی آپ کو بے انتہا خیال رہتا تہا
کبہی آپ نے ایک منٹ کی بہی دیر یا تجاوز اوسوقت سے
نہین فرمایا۔ جو وقت کہ پہلے سے آپ کسی کام کے لئے

وقابلیت کے مقابلہ مین آپ کسی استحقاق کو مرجح نہین
خیال فرماتے تہے بقول اسکے کہ مصرع (متاع نیک ہرکہ کان
کہ باشد) اسکے ساتہہ ہی اپنے قدیم وابستہ لوگون ملازمین
کے حقوق کا پورا پورا خیال رکہتے تہے۔ آپ کو غصہ
آتا ہوا کسی نے شاید بہت کم دیکہا ہوگا۔ مجہکو تو کبہی نواب
صاحب مرحوم مغفور کو حالت غیظ وغضب مین دیکہنے کا اتفاق
نہین ہوا۔ حالانکہ مجہے ہی بارہ برس یعنے ۱۲۵۳ ہجری سے
۱۲۶۵ ہجری تک نواب صاحب ممدوح کی شرف ملازمت
وتقرب کا اعزاز حاصل رہا ہے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی وہنس مکہ
رہنے کی آپ مین عادت تہی۔ اور حالت غیظ وغضب
مین بہی طبیعت پر پورا قابو رکہتے تہے چشم پوشی اور درگذر
کی عجیب ونادر صفت آپ مین بدرجہ کمال تہی اور گویا آپ
کی ذات مجسم مروت واخلاق تہی۔ ہزارہا عطاؤن اور قصورون

ایک ایک تعلقدار مقرر ہے۔ آپکے علاقہ مین تخمیناً دو ہزار
فوج ملازم ہے جسمین الہ مارکی فوج باقاعدہ ہے اور لاکہ
فوج بیقاعدہ وغیرہ ہے آپکو فوج کی درستگی و آراستگی مین
بیحد دلچسپی تہی بے انتہا روپیہ آپ اوسکی درستگی و اصلاح مین
صرف فرمایا کرتے تھے۔ بعد انتقال نواب صاحب مرحوم
مغفور اب اس وسیع ریاست پایگاہ کا انتظام علیا جناب
حضرت پادشاہ زادی بیگم صاحبہ قبلہ مدظلہا محل خاص نواب
صاحب مرحوم و مغفور کے ہاتہہ مین ہے اور جناب ممدوحہ
بہی اوسی فہم و فراست و دانائی سے اوسکو چلا رہے ہین
جیساکہ اون کے شوہر مرحوم کے وقت مین چلتا تھا۔
خداوند تعالی جلشانہ شاہزادی صاحبہ قبلہ ممدوحہ کو تا دیر گاہ
سلامت باکرامت رکہے اور اون کے زیر سایۂ عاطفت
صاحبزادہ صاحب بلند اقبال اطال اللہ عمرہ و اقبالہ کو بارور و

مقرر فرما دیا کرتے تھے۔ ہمیشہ سے بہت سویرے بیدار ہوتے تھے
آپکو عادت تہی قبل طلوع آفتاب آپ چائے وغیرہ سے
فارغ ہوکر برآمد ہو جاتے۔ اور حاضرین وغیرہ کا سلام لیکر
گہوڑے کی سواری یا ہوا خوری فرماتے ہر کام کے اوقات
آپ کے معینہ و منضبطہ تہے اور اوسوقت اوسی کام مین
مصروف رہتے۔ اپنی ریاست پائیگاہ کے انتظام اصلاح
مین بہی آپ کو بہت دلچسپی تہی چنانچہ جو جو نئی اصلاحین
و قواعد و قانون جاری ہوے سب آپ کے ہی عہد مین
ہوے۔ اسکے قبل اس قسم کا باضابطہ انتظام وغیرہ کچہہ بہی
نہ تہا۔ آپ کے متعلقہ ملک پائیگاہ و جاگیرات وغیرہ کے
آمدنی تخمیناً بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے۔ آپکا ملک و جاگیرات
وغیرہ تین ضلعون مین منقسم ہے۔ ایک ضلع چنگوپہ۔ دوسرا
ضلع کالگی۔ اور ایک ضلع اطراف بلدہ اور ہر ایک ضلع پر

# حصۂ دوم

## سفرنامہ یورپ قلمی خاص نواب صاحب مرحوم و مغفور

سرکار نظام کے طرف سے بطور ڈپوٹیشن جلسۂ جوبلی علیہا حضرت (یعنی جشن پنجاہ سالہ تخت نشینی) قیصرہ ہند مین شریک ہونے کی غرض سے ۲۰ مارچ ۱۸۸۷ء مطابق ۲ رجب ۱۳۰۴ھ روز دوشنبہ ۱۱ بجے شب کو اسٹیشن حیدرآباد سے مع مفصلۂ ذیل ہمراہیون کے روانہ یورپ ہوا۔ کوبر نصاحب

بامراد کرے - آمین ثم آمین -

## اشعار

| | |
|---|---|
| الٰہی ہمیشہ سلامت رہین | بہ صحت رہین بامسرت رہین |
| باقبال و دولت بہ جاہ و حشم | بملک و بمال و بفتح و خدم |
| رہین حامد و حکمران ملک پر | مؤید رہے داور دادگر |
| قدیمونکی منظور رہے منزلت | ہین ممنون جو جو ہین ذی مرتبت |

سلامت رکھے انکو رب صمد

باقبال و ملک و حشم تا ابد

ختم شد حصہ اول

تھے۔ ریل سے اتر کر میرے پاس آئے۔ اور نذر دیکر اور حسب معمول قدیم آداب تسلیمات عمل مین لاکر بہت دیر تک بیٹھے ہوے ہمکلام رہے۔

جب ہماری ٹرین کی روانگی کا وقت آیا فوراً مین گاڑی مین سوار ہوا میرے ہمراہی بہی بیٹھے تو نواب خورشید جاہ بہادر ریل چھوٹنے تک میری گاڑی مین بیٹھے باتین کرتے رہے۔ عین روانگی کے وقت گاڑی سے اترے اور رخصتی آداب تسلیمات بجا لائے۔ شب کو ۱۰ بجے اسٹیشن ہڈگی پر ڈنر کہایا۔

۳۰ مارچ مطابق ۴ رجب روز چہارشنبہ ۱۱ بجے دن کو بمبی مین پہنچے۔ بائی کہلہ اسٹیشن پر اتر کر جمشید جی کے ہوٹل مین (جو فیجر لڈ ہوٹل کے نام سے مشہور ہے) فروکش ہوے۔ یہہ ہوٹل نو تعمیر نہایت صاف و شفاف

چیف سکرٹری۔ دوساجی پرایوٹ سکرٹری۔ سید رکن الدین خان
ایڈیکانگ۔ کپتن عبداللہ بیگ افسر اسٹاف۔ محمد حسین
خان سامان۔ ڈاکٹر اعتماد الحق اور (۷) نفر مردمان شاگرد پیشہ
اسٹیشن پر مشایعت کیواسطے بہت سے عمائدین و معززین
بلدہ جمع تھے غالباً شب کا وقت ہونے سے مجمع کم ہوا ورنہ
اسٹیشن پر جگہہ نہ تہی اگر دن ہوتا تو شاید اس سے بہی زیادہ
اجتماع ہوتا۔ ٹہیک گیارہ بجے ٹرین روانہ ہوئی۔

۲۹ مارچ مطابق ۳ رجب روز سہ شنبہ ۷ بجے صبح کو
واڑی کے اسٹیشن پر ہم سب پہنچے اور مدراس ریلوے کے
انتظار مین شام کے چار بجے تک رفرشمنٹ روم مین ٹہرے
رہے۔ ٹہیک ۲ بجے حیدرآباد کی دوسری صبح کی ٹرین
واڑی مین پہنچی جس مین نواب خورشید جاہ بہادر مع
صاحبزادہ ظفر جنگ بہادر مجہہ سے ملنے مشایعتہً تشریف لائے

بمبئی کے لیڈی سے ملاقات کو گیا اور لنچ وہین کھایا
واپسی کیوقت کرنل براڈ فورڈ میم صاحبہ رزیڈنٹ
راجپوتانہ سے جو میجر نسبٹ صاحب ریلوی افسر کے
بنگلہ مین اترے تہے ملاقات کرکے ساڑہے تین بجے
فرودگاہ پر آیا۔ ہر مقام کے گورنر اور رزیڈنٹ کے
نام لیڈی ری نے چٹہیان مرحمت کین اگرچہ اونہین
مہابلیشر جانے کے سبب سے اوسوقت بہت سے
کام تہے لیکن بباعث مزید الفت اونہون نے یہہ تکلیفین
گوارا کین۔ اوسی وقت یعنی سہ پہر کو ساڑہے چار (۴½) بجے
سر رچرڈ ٹمپل سابق گورنر بمبئی کے ایک اسٹیچو (یادگار)
کہولنے کا جلسہ تہا حسب دعوت لیڈی رے اس مین
شریک ہوا اور ساڑہے چہہ بجے واپس آیا۔

یکم اپریل م ۶ رجب روز جمعہ صبح کو ساڑہے

اور اسکا ہر سامان درست تہا۔ شام کو گاڑی مین سوار ہوکر اپالو
بندر پر اس ارادے سے گیا کہ جہاز ڈاہینکو کو جس مین مین
سفر کرنے والا ہون دیکھہ لون۔ لیکن شام ہو جانے سے
اوسکا دیکھنا دوسرے روز صبح پر ملتوی رہا۔ اپالو بندر سے
کوئین روڈ پر ہوا خوری کرتے ہوے سات بجے اپنی
فرودگاہ پر پہونچا

۳۱ مارچ مطابق ۵ رجب روز پنجشنبہ صبح کو ۹ بجے
مع ہمراہیون کے اپالو بندر پر گیا اور اسٹیم لنچ مین سوار ہو
جہاز کو دیکہا۔ جہاز نہایت آراستہ تہا اور اوسکا سب
سامان اور کمرے نہایت درست پائے وہان سے
پہرتے وقت جہاز سر اپلیس کو جس مین پرنس آف ویلز
ہندوستان تشریف لائے تہے دیکہتا ہوا۔ ۱۰ بجے اپنے
فرودگاہ پر واپس آیا۔ سہ پہر کو دو بجے لیڈی ری گورنر

اون کے بیان سے معلوم ہوا کہ اونہون نے اپنا ارادہ
بدلدیا ہے اور اب چند روز بمبئی مین تشریف رکھکر مہاراجہ
تشریف لیجائینگے جب مین صبح کو ہوا خوری کے لئے گیا تہا
اوسوقت مرزا حسین قلی خان بہادر کونسل شاہ ایران
ملاقات کو تشریف لائے تہے لیکن میرے موجود نہونیسے
ایک عذر کا خط لکھکر تشریف لے گئے۔ اوسی دن سہ پہر کو
سائر ہے پانچ بجے جہاز ڈامی پنکو روانہ ہونے والا تہا
میرے ساتہہ کا سامان دو بجے سے روانہ ہونا شروع
ہوا۔ اور مین تین بجے ہوٹل سے روانہ ہوکر اپالو بندر سے
اسٹیم لنچ مین سوار ہوکر جہاز پر پہونچا۔ اوس جہاز کے
سب مسافر آنے شروع ہوے ایک گہنٹہ کے عرصہ مین
تمام جہاز مسافرون اور اون کے مشایعت کرنے والون
سے بہر گیا جب جہاز کی روانگی کا وقت آیا اوسوقت سب

محمد نبی خان عربی گھوڑون کے سوداگر کے طویلہ مین جاکر
گھوڑون اور ٹٹوؤن کو دیکھا لیکن فصل آخر ہونے کے باعث
کوئی گھوڑا یا یابو خریدی کے قابل نہ نظر آیا ارادہ تھا کہ
اگر کوئی گھوڑا یا یابو حضور پر نور کے لایق ہو تو خرید کر
گزران دیا جائے۔ اوسی دن معلوم ہوا کہ نواب سر
سالار جنگ بہادر مدار المہام سرکار عالی بمبئی تشریف
لائے ہین۔ اونکی ملاقات کے لئے اون کی فرودگاہ
پر گیا لیکن چونکہ اوسوقت نواب صاحب ممدوح آرام فرماتے
تھے اونکو بیدار کرنا نامناسب جان کر واپس آیا۔
دن کو دس بجے نواب صاحب ممدوح ملاقات کیلئے
فنجرلڈ ہوٹل مین تشریف لائے اور تخمیناً آدہے گھنٹہ تک
بیٹھے ہوے باتین کرتے رہے۔ پہلے خبر تھی کہ مدار المہام
ممدوح سیلون تشریف لیجانے والے ہین لیکن اوسدن

چرٹ وغیرہ پیا کئے اور قریب دس بجے کے سب نے
اپنے اپنے کیبن مین جاکر آرام کیا۔ شب کو مجھے اپنے کمرہ مین
ایسا معلوم ہوا کہ جیسے ریل مین سوار ہون لیکن نیند خوب
آئی اور آرام سے سویا۔

۲ر اپریل مطابق ۷ر رجب روز شنبہ۔ صبح کو ۵ بجے
حسب معمول اوٹھا ہاتھ منہہ دھو کپڑے پہنکر ڈک پر آیا
دیکھا کہ اکثر لیڈیان اور بچے سی سکنس سے بری حالتمین
ہین۔ کیسکو چکر ہے کیسکو متلی ہے۔ کوئی پریشان ہے اکثر
لیڈیونکو شب ہی سے چکر شروع ہوگیا تہا۔ نو بجے
برکفسٹ مقرر تہا اکثر لوگ دس بجے تک اوپر نہین آئے
اور اگر کوئی لیڈی ہمت کرکے کہانے بیٹہی تو بغیر کہانا
تمام کئے منہ پر سے اوٹہکر چلی گئی۔ کرنل رسد صاحب
جو کہ اس جہاز مین ہمسفر ہین اون کی میم صاحبہ کی بہت

دوست آشنا جو پہونچانے آئے تہے روانہ ہونے
لگے میری ہمراہی کے لوگ بہی جو بمبئی تک پہونچانے
آئے تہے ہملوگون سے ملکر بڑے تاسف سے روانہ ہوے
ٹہیک چہہ بجے لنگر اوٹہایا گیا اور جہاز روانہ ہوتے ہی
ڈنر کا وقت آگیا اور سب ڈنر کہانے بیٹہہ گئے۔ اس
سفر مین کرنل رن بٹ مع میم صاحبہ و صاحبزادی صاحبہ
کے بہی میرے ہمراہ ہین اور لندن تک میرے ہمراہ جائینگے
جہاز مین سوار ہونے کے بعد جو اکثر طبیعت بدمزہ ہونیکا
ذکر سنا کرتے تہے وہ جہاز روانہ ہوتے ہی معلوم ہوا
سب سے پہلے ایک لیڈی صاحبہ یکایک ڈنر پر سے
اوٹہہ گئین طبیعت بدمزہ ہو جانے سے وہ اپنے کیبن
مین جاکر لیٹ گئین۔ اوس رات کو کسی اور پر اس بیماری کا
اثر نہین معلوم ہوا۔ ڈنر کے بعد سب لوگ ڈک پر بیٹہے ہوے

سمندر کا پانی بالکل نیلگون اور بہت شفاف نظر آتا ہے۔
ایک انگریز جو بمبئی مین چرٹ فروشی کرتے ہین اور جنکا نام ہوم برگ
ہے ہمسفر ہین ایک بجے رات کو کہڑکی کی راہ اونکی کیابن
مین پانی آگیا اور تمام کپڑے اور کل اسباب وغیرہ تر بتر ہوگئے
فوراً وہ بیچارے اپنی کیابن سے دوڑے ہوے باہر آئے
اور جہاز کے ملازمون کو بلوا کر وہ کہڑکی بند کرائی اور صبح
کو اپنے اسباب کو دہوپ مین سکہلاتے رہے۔ جہاز کے
کپتان مسمی ڈوڈیرو جو ایک سن اور ذی اخلاق آدمی
ہین مجھے مع کرنل کوبرن کے اپنے رہنے کی جگہہ پر اوپر لیگئے
اور جہاز کے چلنے اور اوسکی ترکیب اور قطب نما وغیرہ سے
جہانتک ہماری سمجھہ مین آیا خوب واقف کرایا مین نے
اونکا بہت کچھہ شکریہ ادا کیا۔ اسی جہاز مین ہمارے شہر
کے اور معززین بہی میرے ہمسفر ہین۔ محمد کمال خان جمعدار

خراب حالت رہی اونکو سب سے زیادہ تکلیف ہوئی کرنل محمد
کہتے تہے کہ کرنل مارشل میرے بڑے دوست ہین۔ بچون کو
بہ نسبت اور لوگون کے بہت تکلیف ہوئی اور اونہین زیادہ
متلی ہوتی رہی۔ جہان مین بیٹہتا تہا وہان چارون طرف لیڈیان
اور بچے اکثر جہاز کی بیماری مین گرفتار رہتے لیکن فضل خدا سے
میرے ہمراہیون کا مزاج بہت درست رہا سوا ردو ساجی
پرایوٹ سکرٹری کے کہ صبح سے اون کا مزاج بگڑا ہوا ہے
شام کے چار بجے ہین اتبک طبیعت اعتدال پر نہین آئی اور
ہمراہی نوکرون سے غلام محمد کی طبیعت کچہہ بدمزہ ہے مگر شام
تک آرام ہوگیا باقی فضل خدا سے سب تندرست ہین اور
خوش ہین۔ ڈک پر بے دہڑک چلنا بہت بہتر ہے ڈرتے
ہوے چلنے سے چکر معلوم ہوتا ہے ہر وقت سمندر کی
طرف دیکہنا بہی مناسب نہین ہے یہی چکر کا باعث ہوتا ہے

| کپٹن | افسر جہاز |
| --- | --- |
| یک | ۴ |
| انجنیر | ڈاکٹر |
| ۵ | یک |

مسافران جہاز

| انگریز | مسلمان |
| --- | --- |
| ہندو | دوسرے قوم کے آدمی |

کل روانگی بمبئی سے آج بارہ بجے تک جہاز نے ۴۲۰ میل راستہ طے کیا ہے اس جہاز مین ۶۰۰ گھوڑون کی طاقت ہے۔ اور ۵۰۰۰ ٹن اوٹھا سکتا ہے اسکا طول ۴۲۰ فٹ اور عرض ۴۰ فٹ ہے اسکی تیاری مین ڈیڑھ لاکھ روپئے صرف ہوے ہین۔ اس جہاز کو بنے ہوے پانچ برس ہوے ہین۔ اہل جہاز کی سربراہی کیواسطے جانور وغیرہ

مع تین آدمیون کے اور غلام جیلانی خان فرزند ثالث ارادت جنگ بہادر کے اسی جہاز مین سوار ہین لیکن اونکا میرا ساتہہ فقط سونیر تک ہوگا بعد اسکے ہمارا اور اون لوگون کا ساتہہ چہوٹ جائیگا اسوجہ سے کہ سونیر سے میرا ارادہ اسکندریہ اور قاہرہ وغیرہ جانیکا ہے شام کے وقت ہوا وغیرہ بہت زیادہ رہی اور جہاز کو بہت حرکت تہی اسوجہ سے جہاز مین بہی تکان معلوم ہوتی تہی۔ جہاز پر جسقدر لوگ ہین اون کا شمار حسب تفصیل ذیل ہے۔

ملازمین جہاز

| مسلمان | اُملن |
|---|---|
| ۶۰ | ۶۵ |

افسران جہاز

دور دور تک پانی پر اوڑتی نظر آئین - اکثر اہل جہاز
اور میرے ساتھ کے ڈاکٹر صاحب اور محمد یسین نے
گائے اور بہینس کے برابر بہی مچھلیان پانی مین دیکھین
لیکن مجھے اوسوقت دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا - ایک جہاز
دور سے بہی کیطرف جاتا ہوا نظر آیا - آج ٹفن مین
کچھہ عرصہ ہوا اس سبب سے کہ اتوار کا روز ہے عیسائی
مرد اور عورتون نے ملکر نماز ادا کی بعد نماز ادا کرنے کے
مسس اریٹ نٹ نے پیانو نہایت عمدگی سے بجایا اور
اوسوقت بہت اچہا معلوم ہوا - پانی کو بالکل سکون ہے
اور ہوا نہایت سرد اور موسم نہایت عمدہ معلوم ہوتا ہے
میرا مزاج بہی فضل خدا سے بہت اچہا رہا اور اب جناب
باری تعالے کی ذات سے امید ہے کہ آیندہ ہمیشہ مزاج
اچہا رہیگا - کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک جہاز نے ۲۷۸

جہاز پر بافراط ہین۔ جہاز مین ہر روز برکفسٹ نو بجے ٹفن
۱۲ بجے اور ڈنر پانچ بجے دیجاتے ہین۔ شب کو پورا بندوبست
نہونے کی وجہ سے جہاز پر ڈنر سے بہت جلد فارغ
ہو جاتے ہین۔

۳ اپریل مطابق ۵ رجب روز یکشنبہ حسب عادت
شب کو خوب آرام سے سویا صبح کو اوٹھکر دیکھا تو تمام لوگ
اور بچے اور لیڈیان وغیرہ جو کہ علیل تھے آج فضل خدا سے
سب بخیریت ہین اور بچے ادہر اودہر جہاز پر دوڑتے
پھرتے ہین۔ جہاز کی رونق بچون کے کھیل کود سے دوبالا
ہوگئی اسلئے کہ کل کے روز سب کے سب بیچارے
مصیبت مین گرفتار تھے۔ سب مسافرونکا مزاج اب درست
ہے۔ ۸ بجے مین جہاز کے سامنے کے حصے پر گیا۔
اکثر اوڑتی ہوئی مچھلیان جنکو کہ فلائنگ فش کہتے ہین

پہلے ہی اپنے اپنے کیابن مین چلے گئے۔
آج گیارہ بجے دن سے دو بجے تک اکثر لیڈیان پیانو
وغیرہ بجاتی اور گاتی رہین اونمین ایک پادری صاحب
کی لیڈی جو کہ پیانو نہایت عمدہ بجاتی ہین اور ہر ایک کام مین
اون کو اچہا درک ہے بڑی ذی اخلاق اور خوش مزاج ہین
۵ اپریل مطابق ۱۰ رجب روز سہ شنبہ شب گذشتہ
پانی کو زیادہ جوش تہا اور ہوا نہایت تیز چلتی تہی جسکے باعث
سے جہاز کو بہت جنبش رہی لیکن صبح کو وہ ہوا اور تکان
موقوف ہوگئی۔ برکفسٹ کے بعد اکثر لیڈیان اور جنٹلمین
دو کنڈے (سکٹل کا کہیل) فاصلے سے رکہکر مشی کے لئے
اوس مین رسی کے حلقے پہینکتے رہے۔ جس سے بڑی دیر تک
ایک مشغلہ رہا۔ اور ۱۲ بجے کے بعد سے لیڈیان پیانو
بجاتی رہین۔ چند گجراتی قوم کے بنیئے جو کہ عدن جانیوالی ہین

میل راہ طے کی۔ ۴ بجے شام کو ساتھ کے لوگون نے ابلق سیاہ سفید اور آسمانی رنگ کی مچھلیان پانی مین اوچھلتی ہوئی دیکھین۔

۴ اپریل مطابق ۹ رجب روز دوشنبہ آج صبح کے وقت ایک انگریزی جہاز ۹ بجے عدن کیطرف آتا ہوا بمبئی کیطرف بازو سے چلا گیا ۴ بجے شام کو ایک جہاز روبائیو لائن کا نہین معلوم کس مقام سے آیا تھا بمبئی کے سمت جاتا ہوا نظر آیا۔ جہازون کے کپتن نے جھنڈے سے آپس مین باتین کین۔ آسمان پر کم کم ابر ہے پانی کو سکون ہے زیادہ جوش نہین ہے مثل تالاب کے پانی تھما ہوا معلوم ہوتا ہے۔ شب گذشتہ کو پانی مین جوش ہونے کے سبب جہاز کو زیادہ تکان تھی۔ اکثر لیڈیان اور جنٹلمین جو بارہ بجے رات تک ڈک پر بیٹھے رہا کرتے تھے کل شب کو دس بجے

۶ اپریل مطابق ۱۱ رجب روز چہارشنبہ۔ اسوقت
قریبًا صبح کے آٹھہ بجے ہین اور ہمارا جہاز بمبئی سے ۱۲۹۸
میل آیا ہے۔ ۶ بجے صبح سے عرب کے پہاڑ داہنے جانب
قریب ۳۰ میل سے نظر آتے ہین آسمان پر ابر آگیا ہے اسوجہ سے
گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہے شب گذشتہ کو لیڈیان اور جنٹلمین
سب ڈک پر جمع ہوکر ٹہیٹہر کے طور پر دس بجے رات تک
کچہہ تماشہ کرتے رہے تہے۔ اکثر جہاز پر یہہ لوگ کچہہ نہ کچہہ تماشہ
ہر روز کرتے رہتے ہین جسکے باعث سے سفر کی تنہائی اور
مسافت آسان ہوجاتی ہے۔ آج اتفاقًا برکفسٹ کے بعد
جب سب لوگ برکفسٹ کہاکر چلے گئے تہے اور جیلانی خان
اور کچہہ لوگ بیٹہے تہے کہ جہاز کی کہڑکی سے آناً فاناً سارا
پانی ڈائننگ روم مین آگیا جس سے جو لوگ وہان موجود تہے
تر بتر ہوگئے آج کل پورا چاند ہونے کی وجہ سے اکثر ایسے

اس جہاز مین سوار ہین - کلیان جی نامی عدن سے بمبئی مین
شادی کرنے کے واسطے آئے تہے اون کا مکان عدن مین ہے
عربی زبان خوب بولتے ہین - انشا اللہ تعالی پرسون عدن
مین پہونچنے کا دن ہے - اسلئے آج سوا خط و کتابت کے
کوئی اور کام نہین ہے اور اسی لئے سب لوگ خطوط نویسی مین
مشغول رہے - امید ہے کہ پرسون پنجشنبہ کو عدن پہونچین گے
لیکن ابہی کچہہ وقت کا یقین نہین ہوا - ہمارے ساتہہ جو ایک
انگریز مسمی ٹٹلر صاحب ہمسفر ہین آج اونکی آنکہہ مین جہاز کا کوئلہ
اوڑکر ایسا جا گرا کہ جسکی وجہ سے وہ بیقرار ہوگئے - جہاز مین
دو اور ڈاکٹر تھے اون ڈاکٹرون نے ہر چند فکر کی لیکن اونکو
آرام نہوا - میرے ساتہہ کے ڈاکٹر اعتماد الحق نے فی الفور
وہ کوئلہ نکالدیا اور اوس انگریز کو آرام ہوگیا اور اونہون نے
بہت کچہہ ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا -

جی کی خدمت حاصل کرنے کے واسطے گوا کو گئے ہوے تھے
وہان اونکا پانچ برس کا لڑکا مر گیا جسکے رنج وغم مین اون
لوگون نے وہان کا رہنا ہی چھوڑ دیا اور اب اپنے وطن کو
جاتے ہین اور اپنے متوفے بچے کی لاش ایک ٹین کے
صندوق مین بند کرکے دوسرے جہاز پر اپنے وطن کو لیجاتے
ہین۔ اوس بچے کے رنج وغم مین وہ دونون ایسے مغموم ہین
کہ تمام دن علیحدہ بیٹھے ہوے رنج وافسوس کیا کرتے ہین
آج ایک جہاز پی انڈاوکمپنی کا تین بجے کے قریب بمبئی کے
طرف روانہ ہوا۔ کرنل رسد صاحب جو کبھی پنجاب انفنٹری
کے کرنل تھے اور اب اون کی نوکری کے پورے ہو جانے
سے ولایت کو جا رہے ہین۔ اسی جہاز مین میرے ہمسفر ہین
صاحب ممدوح کو شطرنج کا شوق ہے آج دن کو گیارہ بجے سے
بڑی دیر تک میرے ساتھہ شطرنج کھیلتے رہے۔

اتفاقات ہوتے ہین سنا جاتا ہے کہ ماہ کامل جن دنون مین
ہوتا ہے اُن دنون سمندر کو زیادہ جوش ہوا کرتا ہے
آج اتفاق سے جہاز کے گرد ایک ہُدہُد اڑتا ہوا نظر آیا
جسے دیکھکر تمام اہل جہاز متحیر ہوے کہ یہ خشکی کا جانور سمندر مین کیونکر نظر آیا
اور نہ یہانسے خشکی اسقدر قریب تہی کہ ہانسی وسکے اینکا گمان ہوتا اسلئے کہ خشکی یہانسے
داہنی جانب ۳۰ میل کے فاصلے سے تہی۔ تہوڑی دیر کے بعد وہ جانور
جہاز کے داہنے جانب شمال رخ کو اوڑتا ہوا چلا گیا۔
آج دن مین کئی مرتبہ ڈالفن مچھلیان پانی پر اوچھلتی ہوئی بہت
بڑی بڑی لوگون کو نظر آئین بلکہ مغرب کے وقت مین ڈیک پر
بیٹہا تہا ایک مچھلی میری نظر سے پانی پر اوچھلتی ہوئی گذری
مین اندازسے کہہ سکتا ہون کہ بیل اور گہوڑے کے برابر
ہوگی ایک صاحب ملک اسپین کے رہنے والے مسمی
ڈیکاسٹر مع اپنی لیڈی کے اس جہاز مین سوار ہین۔ یہہ صاحب

انگیز بات تہی۔ لیکن سمندر کے کنارے رہنے سے اون کو
اس قسم کی مشق زیادہ ہے ۴ بجے مین ہمراہیون کے ساتہہ جہاز
سے اتر کر کشتیون مین سوار ہو کر آدہے گہنٹہ مین عدن پہونچا
یہہ شہر نہایت عمدہ اور صاف پایا گیا پیشتر سُننے مین آیا تہا
کہ یہہ شہر بہت بڑا نہین ہے لیکن میرے خیال مین اچہا بڑا
شہر ہے۔ کئی شاپین انگریزا ور پارسیون کی اور ہوٹل یہان
ہین۔ ایک ہوٹل مین مین نے چا پینے کی خواہش کی فوراً
تیار کر دی گئی لیکن اونہون نے فی پیالی ۸ر کے حساب
سے دام لئے مین سمجہتا ہون کہ اسقدر گران چا شاید کہین
نہ ملتی ہوگی اور چا بہی چندان مزیدار نہ تہی۔ وہان سے
مین اپنے جہاز پر واپس آیا اوسوقت سب لوگ ڈنر
کہا رہے تہے۔ ڈنر سے فارغ ہو کر بہت سے انگریزا ور
لیڈیان کشتیون مین بیٹہکر شہر دیکہنے گئے۔ ۹ بجے کے

۷ اپریل مطابق ۱۲ رجب روز پنجشنبہ شب گزشتہ کو
اسقدر گرمی رہی کہ جسکی حد و انتہا نہین۔ اکثر لوگ سوائے
لیڈیون کے ڈگ پر سونے چلے گئے تھے۔ اور آج صبح سے دو بجے
تک گرمی زیادہ رہی لیکن ۲ بجے کے قریب ٹھنڈی ہوا
چلنے لگی اور ٹھیک تین بجے جہاز عدن مین پہونچا اور
وہان لنگر کیا۔ جہاز کا لنگر ہوتے ہی عرب اور حبشیون کے
چھوکرے چھوٹے چھوٹے کشتیان لئے ہوے جہاز کے گرد جمع ہو گئے
اور جہاز پر سے روپیہ یا پیسہ جو کچھہ پانی مین لوگ پھینکتے اوسے
فوراً غوطہ لگا کر لے آتے تھے وہ صرف اسیواسطے وہان
جمع ہوا کرتے ہین لیکن اون کی اس مشق سے حیرت ہوتی تھی
ایک عرب کا چھوکرہ جسکی عمر تخمیناً اٹھارہ اونیس برس کی
ہوگی جہاز کے سکان کے اوپر سے کودا اور غوطہ لگا کر جہاز
کے نیچے سے دوسرے طرف کو نکل آیا جو کہ ایک بڑی حیرت

رہتا ہے اونکی رہنمائی اور حکومت خوشی سے قبول نہین کیجاتی
بلکہ بہ مجبوری اون سے وہ کام لیا جاتا ہے - یہہ معلم انگریزی
اور اٹالین زبانین خوب جانتے ہین بلکہ اون کا کل لہجہ
اٹالین اور انگریزی مین عربی کے موافق ہے -

۸ اپریل مطابق ۱۳ رجب روز جمعہ - شب کو ۱۱ بجے
جہاز کا لنگر اوٹھا آج صبح سے دونون طرف پہاڑ نظر آتے
ہین - آٹھہ بجے تک چار پانچ جہاز عدن کے طرف جاتے ہوے
نظر آئے - آج ہوا صبح سے خوب چلتی ہے اور ابھی معلوم
ہوتی ہے - پیرم سے ریڈسی شروع ہوتی ہے جسکو عرب
بحر قلزم کہتے ہین - رات کو میری کیابن مین بہت زور سے
پانی آگیا تہا تمام بوٹ اور صندوق تر بتر ہوگئے - آج
گیارہ بجے گوڈ فرائڈے کی نماز ہوئی - اکثر لوگ ریڈسی
کی گرمی کے خوف مین بہت مبتلا تہے لیکن ہنوز کچھہ گرمی

قریب وہ لوگ شہر دیکھکر واپس ہوے۔ اوسوقت ہوا
نہایت تند چل رہی تہی اور دقت سے کشتیان جہاز سے
لگتی تہین مشکل وہ لوگ اوترکر جہاز پر آئے۔ صبح سے عدن
پہونچنے تک تمام وقت خطوط نویسی مین گیا۔ رزیڈنٹ
حیدرآباد مسٹر کارڈری اور کرنل مارشل اور سید غلام محمد
بخشی اور محمد شرف الدین اور مرزا واحد علی بیگ اور چند
اور احباب کو خطوط روانہ کئے گئے۔ قریب دس بجے
رات سے ایک معلّم جہاز قوم عرب عبداللہ نامی عدن سے
اس جہاز پر ساتہہ ہوے ہین اور موافق معمول جہاز رانی
کا کام اون کے سپرد کیا گیا ہے۔ جدے تک وہ ساتہہ
رہین گے اور وہان سے دوسرے ساتہہ ہون گے یہہ
ہمیشہ کا معمول ہے کہ عدن سے سویز تک چونکہ پہاڑ زیادہ
ہین ایک معلّم عربی جہاز پر رہنمائی کے واسطے ہمیشہ ساتہہ

جہاز کے دور دور آگے چلے جاتے ہین - آٹھ کشتیان جنمین
یک اسٹیمر اور باقی پال کی تہین صبح کو آٹھ بجے داہنے
بانب ریت مین پہنسی ہوئی نظر آئین - تٹرل صاحب پادری
واس جہاز مین ہمسفر ہین بیان کرتے ہین کہ مین ان کو آٹھ برس
سے اسیطرح سے پہنسی ہوے دیکھتا ہون -

۹ اپریل مطابق ۱۴ رجب روز شنبہ شب گذشتہ
یابن مین گرمی تہی لیکن ڈک پر اچہی ہوا چلتی رہی - حسبی رسمی
کی گرمی ہم سنا کرتے تھے فضل خدا سے ویسی گرمی ابتک
ہین معلوم ہوئی - نو بجے شب کو کچہہ پہاڑ نظر آئے کہ جنکو
بارہ مصاحب کہتے ہین - ان کے اس نام سے مشہور ہونیکا
یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ حضرت عیسےٰ کے بارہ حوارئین
تہے اون مین سے ہر ایک اس پہاڑ پر رہا کرتے تہے :
اور یہہ پہاڑ ابتک اونہین کے نام سے مشہور ہین اور

نہین ہے۔ ہوا بہت خوب ہے آج کو برن صاحب گوڈفرایڈے کی وجہ سے روزے سے تھے۔ آج تک بمبی سے ہمارا جہاز ہر روز حسب تفصیل ذیل چلا۔

| | | |
|---|---|---|
| روز اول | ۲۸۵ | میل |
| ״ دوم | ۲۷۹ | ״ |
| ״ سوم | ۲۱۵ | ״ |
| ״ چہارم | ۲۷۵ | ״ |
| ״ پنجم | ۲۸۹ | ״ |
| ״ ششم | ۲۸۱ | ״ |
| ״ ہفتم | ۲۸۱ | ״ |
| ״ ہشتم | ۲۸۵ | ״ |
| ״ نہم | ۲۸۸ | ״ |

آج چورٹ پینے کی کوٹھری مین ایک اشتہار لگایا گیا اوس اشتہار کے مطابق شب مین کچھہ تماشے ہونگے بہرحال انگریز لوگ دل بہلانے کے لئے کچھہ نہ کچھہ تماشے ہر روز جہاز پر کیا کرتے ہین۔ مغرب کے وقت اکثر ڈالفن مچھلیان بکثرت نظر آئین۔ ان مچھلیون کی عادت ہے

بالکل معلوم نہین ہو ا لیچ کے بعد لیڈیان بہت دیر تک مینویم
وغیرہ بجاتی رہین۔ کرنل رینڈ پنجاب کے علاقہ کے جو
اب پنشن لیکر ولایت جاتے ہین اور کرنل مگریگر علاقہ
توپخانے کے ان دونو کو اکثر شطرنج کھیلنے کا بڑا شوق ہے
مین سمجھتا تہا کہ یہہ لوگ فوجی علاقے کے ہین اس کھیل مین
زیادہ مشاق ہون گے اسلئے کہ اس کھیل کے اصول بالکل
اصول جنگ سے مشابہ ہین لیکن ہمیشہ یہہ لوگ کچھہ نہ کچھہ غلطی
سے بازی ہار جاتے ہین۔ مجھے ایک زمانہ ہوا کہ اس کے
کھیلنے کا اتفاق نہین ہوا لیکن جہاز مین بیکاری کی وجہ سے
اکثر اسکے کھیلنے کا اتفاق ہو جایا کرتا ہے۔ ہمارے اور
اون کے کھیل کی ترکیب مین تہوڑا بہت فرق ہے۔ مثلاً
ہر ایک گھر کا پیادہ دو گھر چلتا ہے اور کسی گھر کا بہی پیادہ
جب اوپر کسی مہرہ بیٹھنے کے مقام پر پہونچتا ہے تو وہ

انکو بارہ مصاحب کہتے ہین - آج حسب معمول بریکفسٹ اور
لنچ کے بعد اسکٹل کھیلنے کے واسطے ایک چندہ مقرر کیا گیا
اور سب نے فی آدمی ایک روپیہ چندہ لگا کر اوسے دو درجے
کا انعام مقرر کیا چنانچہ دو انعام اوس چندہ کے اور
ایک انگوٹھی میرے طرف پہلا انعام مقرر تہا اوس کھیل کا
یہہ قاعدہ تہا کہ ہر ایک جانب دو دو آدمی جس مین ایک
جنٹلمین اور ایک لیڈی ہو آخر مین جو فریق جیتے اوسمین
انعام پانیکی وہ لیڈی مستحق ہوگی چنانچہ وہ شرط حسب
تفصیل ذیل ختم ہوئی - اور اس کھیل مین ایک ایک جنٹلمین
اور ایک ایک لیڈی بارہ جوڑ مقرر تہے -

| | |
|---|---|
| اول انعام | ایک پادری صاحب کی لیڈی |
| دوسرا انعام | مس ایٹ نٹ نے حاصل کیا |

آج تمام دن بہت خوبی سے گذرا گرمی کا جو خوف تہا وہ

پادریون نے وعظ بیان کیا۔ آسمان پر غلیظ ابر آگیا ہے اب
سے تھوڑی تھوڑی گرمی معلوم ہوتی ہے۔ ہر روز گھڑی
یعنے گھڑیال کو دس بارہ منٹ پیچھے ہٹانا پڑتا ہے۔ اس
چودہ روز کے عرصہ مین حیدرآباد اور یہان کے وقت
مین قریب دو ڈھائی گھنٹہ کا فرق ہوگیا ہے اور آیندہ
ولایت تک اور فرق رہیگا۔ بارہ بجے یا کچھ دیر بعد
جدہ داہنی طرف بہ پانچاس میل سے چھوٹ جائیگا لیکن ہماری نظر مین
نہ آئیگا۔ شب گذشتہ کو سب خلاصی قسم قسم کے سوانگ لاکر
جیسا کہ محرم مین ہمارے شہر مین لاتے ہین بڑی دیر تک
ناچتے اور کودتے رہے دریافت سے معلوم ہوا
کہ ملک اٹلی مین کسی جگہہ زلزلے سے بہت سی جانین
جان بحق ہوئین اسلئے اون کی بیبیون اور بچون کی پرورش
کیواسطے ہر ایک جگہہ اور ہر ایک جہاز پر تماشے کرکے

وزیر بنتا ہے۔

۱۰ اپریل مطابق ۱۵ رجب روز یکشنبہ۔ شب کو زیادہ گرمی تہی لیکن تاہم ہمارے شہر کے موافق نہ تہی کیا بن مین تہرمیٹر ۸۷ درجے اور ڈک پر ۸۲ درجے تہا۔ اکثر اس سے زیادہ گرمی کبہی کبہی ہمارے شہر مین ہوا کرتی ہے۔ اس مقام مین سمندر بہت عریض اور پانی کا رنگ گہرا نیلا معلوم ہوتا ہے اسلئے کہ یہان سے کچہہ پہاڑ نظر نہین آتے۔ صبح کو ایک اسٹیمر پی انڈاو کمپنی کا مسمی ٹامس بمبئی کے طرف روانہ ہوا۔ آج جہاز پر سب جہنڈیان اور نشان چڑہائے گئے ہین آج کے اتوار کی عیسائی لوگ زیادہ عظمت و توقیر کرتے ہین اور ایک قسم کی اون کی عید ہے۔ کہتے ہین کہ آج ہی کے روز حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے ہین۔ آج گیارہ بجے سبہون نے ملکر نماز پڑہی اور بعد نماز کے اون کے

برعکس ہون۔ آج کے دن اور شب کو کسی قسم کا کھیل یا تماشہ
نہوگا اسلئے کہ اتوار کے دن کو متبرک سمجھتے ہین اور اس روز
کوئی کھیل یا تماشہ نہین کرتے ہین۔

۱۱ اپریل مطابق ۱۶ رجب روز دوشنبہ۔ گذشتہ
شب کو ایک بجے کے قریب بارش ہوئی جسکے سبب سے
ہوا صبح کو نہایت سرد معلوم ہوتی ہے۔ پانی کو شب سے
زیادہ جوش معلوم ہوتا ہے۔ اور سوئز کے قریب ہونیکے
سبب سے آج سے بالکل موسم بدل گیا ہے نہ وہ پچھلی گرمی
ہے نہ حبس ہے سرد ہوا چل رہی ہے اور جتنے گرم کپڑے
پہنے جائین آدمی متحمل ہو سکتا ہے۔ آج شب کو بال ہے
لیکن لیڈیان اور جنٹلمین یہہ خیال کرتے ہین کہ اگر ہوا اسقدر
رہی اور پانی کو ایسا ہی تلاطم رہا تو بال بہ مشکل ہوگا۔ ہوا کا
اسقدر زور ہے کہ ڈک پر کھڑا نہین ہوا جاتا۔ کوئی شخص اس

چندہ جمع کرتے اور اونکو پہونچاتے ہین - اس خیال نے
میرے دل پر قومی ہمدردی کا بہت بڑا اثر پیدا کیا - اور مین نے
خیال کیا کہ جو قوم آج کل صاحب اقبال اور صاحب مال ہے
وہ محض قومی ہمدردی اور اتفاق کے باعث سے ہے
برخلاف اسکے جسقدر کہ ہمارے ملک مین ہر ایک بات
کی محتاجی اور ضرورت ہے وہ صرف اسی نا اتفاقی اور
بغض وحسد کے سبب ہے - خیال کرنے کی جگہہ ہے کہ
جہاز کے خلاصی جو بیچارے آٹہہ پہر تک ایک منٹ بہی
آرام مین نہین رہتے اور ہمیشہ کوئی گھڑی بہی اون کو بغیر
کام کے نہین گذرتی باوجود ایسی محنت کے اپنی قوم کے
واسطے جہاز پر ایسی خوشی سے چندے کا اہتمام کرین اور
قومی ہمدردی کے نمونے بنین اور ہم لوگ باوجود ہزارون
عیش وآرام کے ساتہہ فراغت سے رہنی کے بالکل اسکے

پانچ بجے شام کو ہم ایسی جگہہ پہونچے جہان سے سویز صرف
۲۴ گھنٹہ کی راہ رہ گیا ہے۔ یہان عجیب و غریب پہاڑ دیکھنے مین
آئے جو دو بجنسہ یہ معلوم ہوتے ہین کہ دو کشتیان چلی آرہی ہین
اور اوس مین ایک پرلیٹ ہوس بنا ہوا ہے جو کہ معلوم
ہوتا ہے کہ کشتیون کی چمنی ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا
کہ یہہ دونون پہاڑیان دو بہائیون کے نام سے مشہور ہین
جنکو سب لوگ برادرز کہتے ہین اور اوسپر لیٹ ہوس اسواسطے
بنایا ہے کہ جہاز اوسطرف نہ چلے جائین۔ لیکن خدا کی قدرت
سے وہ پہاڑ ایسے بنے ہوے ہین کہ قریب پہونچنے تک
اونپر پہاڑ کا گمان نہین ہو سکتا فقط دو کشتیان معلوم ہوتی
ہین۔ ۶ بجے ایک جہاز مسمی بابر۔ عدن کے طرف
جاتا ہوا قریب سے نظر آیا۔

۱۲ اپریل مطابق ۱۷ رجب روز سہ شنبہ جن بال کا

جہاز مین آج تک فضل خدا سے بیمار نہین ہوا۔ فقط ایک انگریز
کے چھہ برس کے لڑکے کو تپ آگئی تہی وہ بہی فضل خدا سے تندرست
ہوگیا۔ ہوا کا اسقدر زور ہے کہ ڈک پر یا کیابن مین کہڑا نہین
ہوا جا سکتا۔ ۹ بجے برکفسٹ کے وقت اسقدر پانی کو جوش اور
ہوا تہی کہ دو تین مرتبہ سمندر کی موجین ڈائنگ روم کے
کہڑکیون کے اوپر سے گذر گئین بلکہ یہانتک کہ ڈک کے نیچے
تک موجین آتی تہین۔ سب دروازے ڈائنگ روم کے
بند تہے اگر بند نہ ہوتے تو تمام پانی اندر چلا آتا آج برکفسٹ
آدہے گہنٹے کے بعد ہوا اسلئے کہ سویر پہونچنے کو ایک روز
باقی ہے ہندوستانی کہانا پکایا گیا ہے تاکہ سب اہل جہاز
اس کہانے کے ذائقہ سے واقف ہو جائین اکثر یوروپین
بڑی رغبت سے ہمارے کہانے کو پسند کرتے ہین۔ ۳ بجے
دن سے ساڑہے پانچ بجے تک سب اسکٹل کا کہیل کہیلتے رہے

علیگڑھ کے پروفیسر ہین اس جہاز مین ہمسفر ہین صاحب موصوف
نے اسکا سب اہتمام بہت خوبی سے کر دیا - ۱۱ بجے
شب تک یہہ جلسہ بڑی رونق سے ہوتا رہا - شب سے
دونون جانب پہاڑ نظر آرہے ہین ان پہاڑون مین داہنے
جانب کوہ طور قریب ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے -
یہان سے سویز سو میل ہے - آج تین یا چار بجے تک
وہان جہاز پہونچیگا - صبح سے سردی زیادہ ہے تمام لوگ
ہلکے لباس اوتار کر توئیٹ کے لباس پہنے ہوے ہین
یک بیک موسم بالکل بدل گیا ہے فضل خدا سے
جہاز پر کوئی بیمار نہین ہے دن مین دو تین مرتبہ جہاز کو
صاف کرتے ہین آسمان پر جاڑون کی فصل کے موافق
ابر معلوم ہوتا ہے اور نہایت ہی خوشنما نظر آتا ہے -
ہر ایک جگہہ موسم مین کسیقدر اختلاف ہے اس موسم

اشتہار دو تین روز قبل دیا گیا تہا وہ شب کو مقرر تہا
اگرچہ ہوا کے خوف سے گمان تہا کہ شاید ڈنس نہو سکے گا
لیکن شام سے ہوا اور سمندر کی موجین کم ہو گئی تہین اور ڈنر
کے بعد پانچ بجے ڈنس شروع ہوا سب جہاز کے افسر اور
تمام اہل جہاز شریک تہے جہاز کے بعض بعض افسر بہی نا بچے
یہہ بال بہت اچہا اور بارونق معلوم ہوتا تہا جہاز کا چلتا جانا
ہوا کا چلنا موسم کا موافق ہونا اور ایسے موقع پر اس بال
کا ہونا عجیب وغریب لطف دکہاتا تہا اگرچہ اکثر کئی مرتبہ
بال کے دیکہنے کا اتفاق ہوا ہے لیکن جہاز پر جو یہہ لطف
حاصل ہوا ویسا لطف آج تک کبہی حاصل نہین ہوا تہا۔
چونکہ سب اہل جہاز نے مجبوری مجہے اوسکا پریسڈنٹ (صدر)
بنایا تہا اسوجہ سے اون کے رقص وغیرہ کا اور
اوسکے اخراجات کا اہتمام مجہے کرنا پڑا اور مسٹر رالی جو مدرسۃ العلوم

ایک یادداشت کی کتاب پیش کی جس مین حسب خواہش
اون کے اپنا اڈرس وغیرہ لکھدیا گیا - ایک جہاز
آٹھہ بجے صبح کو عدن کے طرف جاتا ہوا نظر آیا اور بہت
قریب سے گیا ۴ بجے کے قریب جہاز بندر سوئز مین داخل
ہوا اور لنگر کیا جہاز کا لنگر ہوتے ہی تمام انگریز لوگ ملاقاتی
اور بیوپاری کچھہ سامان وغیرہ لیکر جہاز مین بھر گئے اوسوقت
وہ کشمکش جہاز پر ہوگئی کہ گویا بازار لگ گیا ہے اور
معمول ہے کہ جہان کہین جہاز کا لنگر ہوتا ہے یہہ بیچنے والے
ایسے ہی جمع ہو جاتے ہین - مجھے چونکہ بالا ڈینو جہاز سوئز
سے چھوڑ دینا تہا اپنا ضروری اسباب لیکر پانچ بجے
جہاز سے اوترکر دخانی کشتی مین سوار ہوا اور باقی اسباب مع
چار نوکرون کے سیدہے نپلس کو روانہ کر دیا - چونکہ اوس
جہاز مین بارہ روز تک سفر کا اتفاق ہوا تہا اور تمام اہل جہاز

مین ہمارے شہرون مین مارے گرمی کے برا حال ہوگا۔
اور دو روز پہلے تک یہی حال ہمارے جہاز مین بہی تہا
کل سے یکایک سردی ہوگئی اور بغیر گرم لباس کے
رہا نہین جاتا۔ آج تہرمامیٹر صبح کو ۷۰ بجے ۲ درجے
تہا۔ مسٹر ڈکاسٹر نے جنکا حال گوا جانے کا پہلے درج ہوچکا ہے
ایک کتاب پیش کی اور چند شعر لکہدینے کی درخواست
کی اون کے حسب خواہش ذیل کے دو شعر اور اپنا
نام و نشان لکہدیا۔

## شعر

| | |
|---|---|
| کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست | ہر رگ من تار گشتہ حاجت زنار نیست |
| ما اسیران تماشائے چمن را کار نیست | داغہائے سینۂ ما کمتر از گلزار نیست |

مسس ڈیگل نے جو ایک پادری صاحب کی بی بی ہین انہی

ہمارے اسباب مین سے فقط ایک صندوق دیکھکر باقی
سب اسباب لیجانے کی اجازت دیدی وہان کروڑگیری
مین صرف بمبا کوا ور چارا ور کافی لیجانے کی سخت ممانعت
ہے۔ باقی اور کسی چیز کو نہین دیکھتے۔ وہان سے قریب
ایک ہوٹل مسمی سوئیز ہوٹل مین جاکر فروکش ہوا۔
بندوبست ہوٹل کا اچھا ہے تمام عرب لوگ کھانا پکاتے
ہین اگرچہ سب انگریزی قسم کا کھانا تھا لیکن وہ بھی مزیدار
تھا فی نفر یومیہ ۱۲ شلنگ مقرر ہے اور حجام اور دوسرے
ضروری باتون کی حسب تفصیل ذیل مقرر ہے۔ کل حساب
کا تصفیہ ٹاریف کے مطابق کیا گیا۔ شب کو ۷ بجے ڈنر
دیا گیا۔ ڈنر مین دوسرے مسافرین اور ہم سب ملاکر قریب
۱۷ یا ۱۸ کے تھے۔ نرخ بازار کا بہت گران ہے گوشت
۱۲ بارہ سیر پیازی پیسی ایک عدد ملتی ہے۔ ایسی ہی کل چیزین

ملازمین اور مسافر نہایت اخلاق اور محبت سے پیش
آتے تھے کشتی مین میرے سوار ہونے پر تمامی اہل جہاز نے
ملکر اسقدر ہرّا ہرّا کا نعرہ بلند کیا کہ جسکا بیان نہین اگرچہ
اس بات کا بیان کرنا مین خاص اپنے لئے مناسب نہین سمجھتا
لیکن مجھے اسکے ذکر سے لوگون کے اخلاق اور محبت کا
ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اتنے ہی عرصہ مین کسقدر وہ لوگ
اخلاق و محبت سے پیش آنے لگے تھے۔ ہماری کشتی بندر
سویز کو روانہ ہوئی اور جہاز بالاڈنیو بھی اسیوقت سویز کینال
مین سے روانہ ہوگیا۔ آدھے گھنٹہ مین ہماری کشتی بندر
مین پہونچی۔ کشتی سے اترکر تھوڑی دور آگے بڑھنے پر
ایک جگہہ کسٹم ہوس کی ہے جسکو ہمارے شہر مین کروڑ
گیری کی چوکی کہتے ہین۔ سویز چونکہ خدیو کی تحت حکومت
ہے خدیو کی جانب سے کروڑگیری کے لوگ وہان مقرر ہین

ہوٹل مین واپس آیا اور برکفسٹ کہاکر ریل پر جانے کے
واسطے اسباب وغیرہ درست کیا گیا۔ قاہرہ کو ریل
۹۰ بجے جانے والی تہی اسلئے ۹ بجے اسٹیشن کو روانہ
ہوے۔ نائب گورنر سویز مسمی رشید بے اور مسٹر
جیمس کمانڈنگ سویز ملاقات کے لئے ہوٹل مین تشریف
لائے۔ گورنر ممدوح عربی کے سوا کوئی زبان نہین
جانتے نہایت عمدہ اور خوش اخلاق آدمی ہین مسٹر
جیمس انگریزی مین ترجمہ کرتے جاتے تھے۔ ہوٹل
سے اسٹیشن تک گورنر ممدوح میرے ساتھہ تشریف
لائے گاڑی کی روانگی مین کسیقدر عرصہ تہا اسوجہ سے
ایک مکان مین جو اسٹیشن سے قریب تہا لیجاکر ٹہہلا
اور چاء سگرٹ وغیرہ پیش کئے اور ایک خط میری
نسبت خدیو مصر کو دیا مین نے اونکا شکریہ ادا کیا

گران بکتی ہین مٹھائی نہایت عمدہ اور خوشبودار اور بامزہ
بنتی ہے - مٹھای مین انواع واقسام کے جانورون کی تصویرین
بناتے ہین - افسوس ہے کہ باوجود اسقدر صرف کثیر کے
بھی چاء وغیرہ کا دودہ تازہ نہین ملتا ہے سب ٹین کے
ڈبون مین بند کیا ہوا ملتا ہے - اکثر یہان کے باشندون کے
مادری زبان تو عربی ہے لیکن بہت سے انگریزی جانتے ہین
اردو زبان یہان کوئی نہین جانتا فقط عربی انگریزی
جانتے ہین -

۱۳ اپریل مطابق ۱۰ رجب روز چہارشنبہ
موافق معمول صبح کو اوٹھکر چاء وغیرہ پیکر بستی دیکھنے
کا اتفاق ہوا یہہ جگہہ موقع کی ہے اور مکانات وغیرہ
قرینے سے بنے ہوے ہین لیکن بہت صاف نہین ہے
دوکانین بھی ضرورت کے لایق سلیقے سے ہین بستی دیکھکر

کہ شہر بہت اچھا ہے طل الکبیر کا اسٹیشن ملا جہان کہ
عربی پاشا اور سرکار انگلشیہ کی فوج سے
بہت بڑی لڑای ہوئی تہی وہ جگہہ کہ جہان عربی پاشا
کے مورچون پر رات کے وقت حملہ کیا گیا تہا اسٹیشن
روڈ سے قریب نظر آتی تہی - اسٹیشن ماسٹر نے وہ سب
جگہین دکہلائین اور سرکار انگریزی کے جتنے سپاہی
اوس جنگ مین کام آئے تہے اون سب کی قبرین
سڑک سے بہت قریب بنی ہوئی نظر آئین - یہان بعض
بعض وقت ہوا کا ایسا انڈہر چلتا ہے کہ ریت اوڑاوڑکر
چہوٹے چہوٹے پہاڑ کے ٹیلے بن جاتے ہین - مین نے
بچشم خود وہ ٹیکرے دیکہے ہین دوسرے اسٹیشن سے
ہمارا جہاز بالاڈنبو جسے ایک روز پیشتر چہوڑا تہا سوئیز
کینال مین جاتا ہوا نظر آیا - ۲ بجے ایک جگہہ ۲۰ منٹ

اور ۹۰ بجے گاڑی ہماری قاہرہ کو روانہ ہوی۔ موسم
یہان کا بہت اچھا ہے۔ یہان کا جاڑا ہمارے شہر کے
جاڑے کے موافق ہے۔ یہہ ٹرین فی گھنٹہ ۳۰ میل چلتی ہی
گاڑیان کچھ بہت عمدہ نہین ہین۔ سوئیز سے قاہرہ تک
سرزمین ہمارے ملک کے موافق ہے اور زراعت
وغیرہ ویسی ہی کثرت سے ہے جیسے دہلی سے پنجاب
تک ہوا کرتی ہے زمین بہت زرخیز اور سرسبز ہے
سوئیز سے اسمعیلہ تک سرزمین ایسی ہے کہ جیسے حیدرآباد
سے گلبرگہ شریف تک ہے یہان دو تین مہینے کے بعد
بارش ہوتی ہے یہان کی تمام زراعت نہرون کے پانی
سے ہوتی ہے اور یہہ نہرین دریاے نیل سے لائی گئی
ہین۔ ۱۱۰ بجے اسمعیلہ پہونچے۔ یہہ جگہہ بھی اسٹیشن سے
بہت قریب ہے دور سے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا

پہن گاڑیون مین سوار ہوکر شہر دیکھنے گیا۔ یہہ مقام یعنے
شہر قاہرہ مصر کا پائے تخت ہے۔ مکانات اور عمارتین
یہان کی بہت صاف اور وضعدار ہین سڑکین اکثر
وسیع اور مکانات سہ منزلہ چار منزلہ ہین اکثر اسکے
مکانون اور سڑکون مین بمبئی کے قلعے کی وضع ملتی ہے
گاڑیون کی بہت کثرت ہے اور گاڑیون مین گھوڑے
نہایت عمدہ اور زبردست اور خوبصورت نظر آئے
اکثر جوڑیان ہین اور کرائے کی جو معمولی گاڑیان ہین
وہ بہی نہایت درست اور گھوڑے اون کے بہت
عمدہ ہین۔ ہر قسم کی تجارت کی چیز یہان موجود ہے
نہر کو دیکھتا ہوا قلعے مین جہان کہ اب انگریزی فوج ہے
گیا وہان ایک مسجد محمد علی پاشا کی بنا کی ہوئی نہایت
عالیشان قابل دیکھنے کے ہے۔ تمام مسجد مین عمدہ پشمی

گاڑی ٹہرتی ہے۔ وہان لنچ کہایا گیا۔ وہان بہی تمام پکانے
والے اور نوکر عرب تہے۔ کہانا نہایت مزیدار اور عمدہ
تہا۔ جس ٹرین مین مین سوار تہا اوس مین برادر خدیو مسمی
حسن پاشا بہی رک زاگا اسٹیشن سے سوار ہوے۔ ہماری
ٹرین ۴ بجے قاہرہ پہونچی۔ اسٹیشن پر ہر ایک ہوٹل کے
منیجر موجود تہے۔ جن کی نو پیونیر اون کے ہوٹلون کا نام
لکہا تہا اور اون کے ہوٹلون کے بڑے بڑے گاڑیان
اون کے ساتہہ تہین پہلے سے شپرڈ ہوٹل مین اوترنیکا انتظام
ہوگیا تہا اسلئے اوسی ہوٹل کی گاڑی مین مع تمام اسباب
اور جملہ ہمراہیون کی سوار ہوکر ہوٹل مین داخل ہوا۔ گاڑی
اسقدر بڑی تہی کہ سولہ ستّرہ آدمی اوس مین فراغت سے
بیٹہہ سکتے تہے ہوٹل خوب آراستہ اور ہر ایک چیز
اوسکی بہت صاف اور باسلیقہ تہی ہاتہہ منہہ دہوکپڑے

لگے ہوے ہین اور عرب اور ترک دف وغیرہ
بجاتے ہوے بیٹھے رہتے ہین۔ ہر ایک مقام پر چھوٹے
چھوٹے میز لگے ہوے ہین اور ہر قسم کا شربت مثل چاے قہوہ
وغیرہ کے ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اکثر یہودیون اور
فرانس وغیرہ کی عورتین بہی وہان جمع رہتی ہین۔ وہان سے
قریب ۷ بجے ہوٹل مین پہونچا ڈنر وغیرہ سے فارغ ہوکر
سوگیا ریل کی خستگی تہی اسوجہ سے جلد نیند آگئی۔

۱۴ اپریل مطابق ۱۹ رجب روز پنجشنبہ۔ صبح کو
حسب عادت اوٹھکر گاڑی مین سوار ہوکر شہر وغیرہ
دیکھنے گیا۔ آج ہی کے دن ۱۰ بجے خدیو مصر کی ملاقات
کا وقت مقرر تہا بیرنگ صاحب بہادر گورنر قاہرہ
خدیو کی جانب سے ایک عمدہ گاڑی لیکر پانچ منٹ پہلے
سے تشریف لائے اور اونہین کی گاڑی مین اپنے ہمراہ خدیو کے

قالین کا فرش ہے اور اوسکی سب چھت اور دیوارونمین
طلای کام نہایت صنعت اور خوبصورتی سے کیا گیا ہی
مسجد بہت وسیع اور خوبصورت ہے تخمینًا دس ہزار
آدمی اوس مین نماز پڑہ سکتے ہین اور یہہ مسجد ایسی بلند
جگہہ پر واقع ہوئی ہے جہان سے تمام شہر قاہرہ صاف
نظر آتا ہے۔ مسجد کے صحن مین تمام فرش سنگ مرمر کا
نہایت عمدہ بنا ہوا ہے اور وسط صحن مین ایک باولی
بہت خوشنما بنی ہوئی ہے جسکے چارون طرف پانی
لینے کے لئے نل لگے ہوے ہین۔ وہان سے لوٹ کر
پبلک گارڈن مین گیا۔ یہہ باغ خدیو کا بہت خوبصورت
بنایا گیا ہے اور ہر روز خدیو کی فوج کا بیانڈ اوس مین
بجایا جاتا ہے۔ ٹہیک پر مین بیانڈ کے موافق بجاتے
ہین۔ اور اوس باغ مین اکثر جگہون پر شامیانے وغیرہ

اخلاق اور نوازش سے اوسی طرز سے ملاقات فرمائے
جیساکہ رئیسون کے شایان ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے
ملک کے لوگ تھوڑی سی حکومت اور ثروت پر اخلاق
اور تواضع کو بالکل چھوڑ دیتے ہین۔ پولیس بہت اچھی
ہے انگریزی پولیس سے کسیطرح کم نہین بلکہ تمام جوان
قد و قامت شکل و شمائل مین بالکل یوروپین کے مشابہ
ہین ملک کا نظم و نسق اور صفائی وغیرہ دیکھنے سے
بہت درست پایا گیا۔ کانسرٹ کے مکان بہت ہین
ویسے ہی تھیٹر ہوزمین برابر دوکانین ہین سامنے
سنگ مرمر کا فرش ہے۔ یہہ قاہرۂ جدید ہے اور
قاہرۂ قدیم یہان سے کچھہ میل فاصلے پر ہے۔ ملاقات
کے وقت جناب خدیو نے ارشاد فرمایا کہ جب آپ
پرانڈ (اہرام مصری) دیکھکر واپس ہون تو اوسیوقت

قصر مین لے گئے۔ میرے ہمراہ پورا اسٹاف مع وردی
کے ساتھہ تھا گاڑی سے اُترتے وقت ایک افسر خدیو کے
جانب سے آکر ہمکو اوپر لے گیا اور خدیو مصر توفیق پاشا
نے لب فرش تک تشریف لاکر ملاقات کی۔ پہلے بیرنگ
صاحب نے مجھسے ملاقی کرایا بعد مین نے اپنے ہمراہیون سے
ہر ایک کی ملاقات خدیو ممدوح سے کرائی چند منٹ کے
بعد قہوہ اور سگرٹ کی تواضع ہوئی۔ خدیو ممدوح انگریزی
کم جانتے ہین۔ اکثر فرنچ اور عربی مین گورنر صاحب سے
ہمکلام رہے اور صاحب موصوف اوسے مجھے انگریزی مین
سمجھاتے رہے تخمیناً ۲۰ منٹ تک ہمکلام رہے۔ رخصت
کے وقت پھر لب فرش تک تشریف لائے اور ہر ایک
سے ہاتھہ ملاکر رخصت کیا۔ ہر چند مین نے اون سے اس
تکلیف فرمائی کا عذر کیا لیکن جناب ممدوح نے اپنے

اور بہت قدیم عمارتون مین عجائبات سے شمار کیا جاتا
ہے۔ اس عمارت کو بنے ہوے ۴ ہزار برس ہوے ہین
ہر روز ایک گھنٹہ مزدور کام کرتے تہے اور بیس برس کے
عرصہ مین تیار ہوا ہے۔ بلندی اسکی ۷۰ ۴ فٹ ہے اور
عرض اسکا فٹ ہے۔ اس مین ایک زینہ ہے جس سے
اوس کے اندر داخل ہوتے ہین اور اندر قبر اور کچھ مکان
ہین۔ زیادہ تاریکی کے سبب سے چراغ کی روشنی
کے ذریعہ اندر جاتے ہین۔ یہہ وہی مقام ہے جہان کہ
فرعون حضرت موسے علیہ السلام کے زمانے مین غرق
ہوا ہے۔ اکثر لوگ قدیم عمارت ہونے کی سبب اوسکی
بڑی تعریف کرتے ہین لیکن میرے خیال مین
سواے اسکے کہ قدیم عمارت ہے کوئی بات نادر
اور عجائبات سے وہان نظر نہین آئی۔

راہ مین میرا ایک مکان ہے اوسی بہی ملاخطہ فرمائین
چنانچہ واپس ہوتے ہوے اوس باغ مین گیا لیکن اتفاق
سے جو لوگ جناب خدیو کے جانب سے مکان معائنہ
کرانے کے واسطے بہیجے گئے تہے وہ جس دروازے پر
تہے اوس دروازے سے ہم لوگ نجا کر دوسرے دروازے
سے باغ مین داخل ہوے ہرچند کہ اندر کا مکان دیکہنے کا
اتفاق نہین ہوا لیکن باغ اور بیرونی مکانات دیکہے
جو آدمی کہ باغ اور مکان رکہتا ہو وہ خیال کر سکتا ہے کہ اندر
کیا کچہہ عمدگی نہوگی۔ باغ مین طرح طرح کے حوض پہاڑی
وضع پر بنے ہوے ہین اور اون مین کشتیان پڑی ہوئی
ہین۔ چہوٹے چہوٹے سمندر کے تہہر موقع سے دونون طرف
سڑک کے جمائے ہوے ہین۔ پرانڈیہان سے دس
میل کے فاصلے پر ہے۔ یہہ مقام اس شہر مین بہت مشہور

عقد اسی درخت کے نیچے ہوا ہے واللہ اعلم۔ واپس ہوتے ہوئے
راہ مین ایک باغ ہے جسکا نام میمری گارڈن ہے اوس
باغ مین ایک درخت ہے جو گولر کے درخت کے
مشابہ ہے مگر گولر کا نہین ہے اوسپر سیکڑون نام کھودے
ہوے اور لکھے ہوے تھے۔ اکثر جو لوگ وہان دیکھنے
جاتے ہین اپنا نام اوسپر لکھدیتے ہین۔ وہان مشہور ہے
کہ ابتدا مین ایک عورت اوس درخت کے نیچے سوئی
تھی اوسپر ایک مکڑی نے ایسا جالا بنایا کہ وہ بالکل پوشیدہ
ہوگئی۔ ہرچند لوگون نے ڈھونڈھا لیکن نظر نہ آئی بعد اسکے
جب وہ عورت خواب سے بیدار ہوئی تو جالا چھوڑکر باہر
آئی اور لوگون پر اس کیفیت کو ظاہر کیا انگریزی مین اس
درخت کو ورجن کہتے ہین۔ اوس کے قریب ایک باؤلی
ہے جس مین بکثرت پانی ہے اور اوسپر وہ چرخ لگے ہین

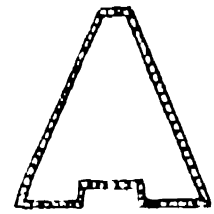

نقشۂ پرامڈ

۱۵ اپریل مطابق ۲۰ رجب روز جمعہ۔ صبح ۷ بجے اسٹریچ فارم دیکھنے گیا وہ جگہہ کوی دس میل شہر سے ہے لیکن افسوس ہے کہ اوس جگہہ کے اوسوقت مقفل ہونے کی وجہ سے اوسکے دیکھنے کی نوبت نہ آئی۔ وہانسے آدہے میل کے قریب ایک مقام ہارلولیس مشہور ہے وہان فقط ایک ستون بہت قدیم بنا ہوا نظر آیا کچھہ حروف نامعلوم اوسپر کندہ ہین اور کچھہ جانوروں کی شکلین اوس کے چارون طرف بنے ہوے ہین۔ اکثر وہان لوگ بیان کرتے ہین کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا

ہوٹل مین پہونچا دو فوٹوگراف بیرنگ صاحب کو بہیجے۔ اکثر
لوگ یہان کے ٹرکیش باتہہ کی بہت تعریف کرتے ہین
لیکن مین نے نہایت خراب حالت مین دیکہا از حد بدبو
اور غلیظ اور کثیف پایا باغ عامہ مین ہر روز بیانڈ بجا
کرتا ہے اور شام کو بہت سے لوگ وہان جمع ہوتے
ہین چاء اور قہوہ وغیرہ سب اوسوقت وہان ملسکتا ہے
باغ کے اندر ایک جگہہ ہے جسکو پتہر اور مٹہی سے پہاڑ
کے نمونے کے طور پر بنایا ہے اکثر جنٹلمین وہان سے
گذرتے ہین۔ اور ایک طرف سے دوسرے طرف
نکل جانے کو راستہ ہے چاء قہوہ وغیرہ وہان بہی ملتا ہے
اکثر جرمن اور فرنچ کی عورتین وہان سربراہی کرتی ہین
شب کو یہان بڑی رات تک اکثر کاروبار ہوتا رہتا ہے
جناب خدیو نے اپنا فوٹوگراف مجہے مرحمت فرمایا

مشہور ہے کہ بی بی مریم نے اوسکا پانی نوش فرمایا ہے
راستے مین لوٹتے وقت ایک مسجد ہے جسے خدیو حال
نے تیار کیا ہے اور ایک اصطبل بہی بہت بڑا بنایا ہے
لیکن خالی ہے۔ آج جمعہ کا روز ہونے کی وجہ سے
عجائب گہر بند تہا دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا۔ آج قلعے
کی مسجد مین جسکا ذکر مین سابق مین کر چکا ہون بہت کثرت
سے نمازی جمع ہوتے ہین اور بہت بڑی جماعت سے
نماز ہوتی ہے اور بعد نماز کے درویش لوگ بڑی ریاضت
سے وجد و سماع کرتے ہین۔ ملاقات کے وقت جناب
خدیو نے ارشاد فرمایا تہا کہ مین اپنا ایک ایڈیکانگ
آپ کے ساتہہ کر دونگا تاکہ وہ آپ کو یہان کے تمام
عجائبات دکہلائے۔ اس خیال سے کہ واپسی مین بہت
عرصہ ہوگا اون کو تکلیف دینا مناسب نہین سمجہا۔ اے

اور اون کے گارڈنے سلامی اوتاری تمام جہاز کا کپتن نے
نہایت عمدگی سے معائنہ کرایا ہر قسم کے فرش فروش
فرنیچر اور ہر نوع کی آرایش سے جیسا کہ چاہئے وہ جہاز
آراستہ تہا کہ جسکی مین کچہہ تعریف نہین کر سکتا۔ اگرچہ
جہاز سرایس کے کہ جس مین پرنس آف ویلز ولایت
سے ہندوستان تشریف لائے تہے دیکہنے کا اتفاق ہوا
لیکن سرایس کو اس خدیو کے جہاز سے کچہہ نسبت نہین۔
شائد کسی رئیس اور پادشاہ کا محل بہی اسقدر آراستہ
نہوگا۔ اس جہاز کا طول ۴۱۵ فٹ اور عرض ۵۰ فٹ
ہے۔ چالیس لاکہہ روپئے اسکی تیاری مین لگے ہین بیس
سال کا عرصہ ہوا کہ یہہ جہاز تیار ہوا ہے۔ اور چند سال
گذرے کہ چالیس فٹ اور زیادہ کیا گیا ہے۔ اس جہاز
کو انگریزی کاریگرون نے انگلنڈ مین تیار کیا ہے۔

اور سفر کے واسطے اپنا خاص ریل کا ڈبہ جس مین وہ ہمیشہ
سفر کیا کرتے ہین عنایت کیا شب کو ساڑہے دس بجے
اوس گاڑی مین مین سوار ہوکر قاہرہ سے باسایش تمام صبح
کو ساڑہے پانچ بجے اسکندریہ پہونچا۔

۱۶ اپریل مطابق ۱۲ رجب روز شنبہ صبح کو ساڑہے
پانچ بجے اسکندریہ پہونچا۔ اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل
مین ٹہہر کر منہہ ہاتہہ دہو چکا، وغیرہ پیکر خدیو مصر کا جہاز
دیکہنے روانہ ہوا چونکہ جناب خدیو کے جانب سے
پہلے ہی اوس جہاز کو حکم پہونچ گیا تہا اسلئے اوس جہاز
کے ایک لفٹنٹ صاحب مسمی ابراہیم مع چہوٹی کشتی
کے جس مین سب ملازمین سیلر (خلاصی) تہے حاضر تہے
صاحب موصوف مجہے کشتی مین بٹہلا کر جہاز پر لے گئے
جہاز پر اون کے کپتن مسمی حسن بے نے آنکر مصافحہ کیا

پہلے جہاز سے بہت چھوٹا ہے لیکن کیابن وغیرہ بہت
درست اور صاف ہے۔ عرض ۲۵ فٹ طول ۲۷۰
فٹ ہے اور اس مین ۲۶۰ گھوڑے کی طاقت ہے
ٹھیک ۹ بجے نیپلس کے طرف جہاز روانہ ہوا۔ ۱۰ بجے
برکفسٹ ہوا۔ اور آج صبح سے سردی زیادہ معلوم
ہوتی ہے۔ سب لوگ گرم کپڑے پہنے ہوے ہین مسافرین
اس جہاز پر بہت کم ہین اسلئے کہ یہہ جہاز چھوٹا ہے
اور تھوڑا راستہ طی کرتا ہے۔

۱۷ اپریل مطابق ۲۲ رجب روز یکشنبہ۔ آج
اسپرلوگون کو بہت چکر ہے۔ سمندر کو زیادہ طغیانی ہی
کھانے کے میز پر صرف پانچ آدمی تھے۔ میرے ہمراہی کے
لوگ بہی تکلیف مین ہین لیکن بہت نہین۔ فضل خدا سے
ابتک میرا مزاج درست ہے جہاز مین لیڈیون کو زیادہ

اور تمام اہل یورپ اسبات پر متفق ہین کہ دنیا مین
سب سے پہلے یہہ ایسا جہاز بنا ہے اور شاید آخر تک
ایسا ہی رہیگا - میرے جہاز کا معائنہ کیے تک اون کا
بیانڈ بجتا رہا - اور بیانڈ بجانے مین عربی زبان مین گاتے ہی
رہے جو سمجھہ مین نہین آیا لیکن دریافت سے معلوم ہوا کہ
پادشاہ کی سلامی بجاتے ہین یہہ طریقہ مجھے نہایت پسندیدہ
اور بہتر نظر آیا کہ اپنے پادشاہ کی سلامی خاص اپنے ملک
کی زبان مین اور اپنے راگ مین بجاتے ہین - جہاز سے
کشتی مین سوار ہوتے وقت پہراون کے گارڈنے
سلامی اوتاری اور اون کے کپتن نے نہایت اخلاق
سے مجھے رخصت کیا - اور اپنے ایک تصویر بطور یادگار
پیش کی - وہان سے کشتی مین سوار ہوکر اپنے جانیکے
جہاز مین آیا جسکا نام اینیا - پالمورا ہے - یہہ جہاز اگرچہ

جب ڈرتے ڈرتے کوبرن صاحب نے اوسکے پاس
جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک بلی نے دودہ کے برتن کے
خیال سے لوٹے مین سر ڈالدیا ہے اور وہ اوسمین پھنسی
ہوئی ہے۔ کوبرن صاحب لوٹے سمیت بلی کو میرے پاس
اوٹھا لائے۔ وہ اسقدر تلملای کہ صاحب ممدوح کے ہاتھہ
کو اوسکے پنجون سے سخت خراشین پہونچین۔
بعد اسکے میرے ہمراہیون نے آکر بڑی مشکل سے اوسکے
سر کو لوٹے سے نکالا اور اس کشمکش مین سب کے ہاتھہ اور
پنجون سے زخمی ہوے اسلئے کہ وہ از حد تڑپتی تھی۔

۱۸ اپریل مطابق ۲۳ رجب روز دوشنبہ۔
دو بجے رات سے شمالی ہوا اس شدت سے چل رہی
ہے کہ جہاز کا حال بہت ہی خراب ہے۔ ڈک سے
اونچا پانی نظر آتا ہے۔ ڈک تو کیا جہاز کے اندر بھی لوگ

تکلیف ہے اور میرے ہمراہیون سے اکثر دوساجی کو
زیادہ تکلیف ہوا کرتی ہے۔ ابر بہت ہے اور سردی
ایسی ہے کہ جھڑی کے موسم مین ہمارے شہر مین جیسی ہوا
کرتی ہے۔ حیرت ہے کہ جہاز کے کپتن آج خود کسیقدر بیمار
ہین۔ اکثر پرندے مثل ابابیل فاختہ وغیرہ کے جہاز کے
اطراف اڑتے نظر آتے ہین شاید یہان سے آبادی
قریب ہے۔ اس جہاز پر صرف دو وقت کہانا دیا جاتا ہے
برکفسٹ ۹ بجے اور ڈنر ۵ بجے اور اگر کوئی انگریز یا
ہندوستانی ہو تو لنچ بہی دیتے ہین لیکن ضرورت
نہونے سے درخواست نہین کی گئی۔ شب کو ساڑہے
سات بجے مین ڈک پر بیٹہا باتین کر رہا تہا کہ مجہے تہوڑی
دور کے فاصلہ پر ایک بڑی ہل چل کی آواز آنے لگی
مین کیا سمجہا کہ کوئی مچہلی شاید کود کر جہاز پر آگئی ہے

بہت بری معلوم ہوتی ہے۔ آج کہانیکے میز پر صرف کوبرن
صاحب اور ڈاکٹر جہاز کے تھے اور کوئی اس قابل نہ تھا
کہ میز پر کہانے آتا۔ آج صبح کو جسقدر مجھے کام کرنے کی ضرورت
پڑی اوسی مین سے جانتا ہون اسلئے کہ میرے ہمراہیون مین
کوئی بہی اس قابل نہ تھا کہ میرا کچھہ کام کرتا وہ سب بیچارے
ابتک مصیبت مین گرفتار ہین۔ شام تک اور تمام شب
جہاز کی تکان ویسے ہی رہی کسیطرح فرق نہوا سب کے
خراب حالت مین رہے۔

۱۹ اپریل مطابق ۲۴ رجب روز سہ شنبہ آج صبح سے
موسم اچھا ہے اور ہوا نہایت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ کیپ
اورنبد جگہہ مین تہرمامیٹر ۶۶ درجے پر ہے۔ آفتاب خوب
روشن نکلا ہے۔ ابر وغیرہ نہین ہے لیکن سردی خوب ہے
آج صبح کو کہانے پر مین اور کوبرن صاحب تھے۔ دو روز سے

بڑی مشکل سے چلتے پھرتے ہین میرے ہمراہیون کا مزاج بہت
ہی خراب ہے۔ کوئی کسی کام کرنے کے لائق نہین ہے
کام تو کیا اون کو خود اپنے کہانے پینے کا ہوش نہین ہے
کوئی ایک بجے جہاز کی تکان تہوڑی تہوڑی کم ہوی۔
ہنوز لوگ بے چین ہین مگر فضل خدا سے مجھے اتبک صحت
ہے کسیطرح جہاز کی شکایت نہین۔ مین ڈگ پر ایزی چیر
(آرام کرسی) پر بیٹہا ہوا تہا کہ باد مخالف سے جہاز ایسا
کروٹ ہوا کہ مین کرسی سمیت پٹ گر پڑا۔ جہاز کے ڈاکٹر
اور ایک صاحب قریب بیٹہے تہے اون لوگون نے
دوڑکر سنبہال لیا فضل خدا سے کوئی صدمہ نہین پہونچا
آج میز پر کہانے کے برتن رکہنے کے لکڑی کے خانے
رکہے گئے ہین اسلئے کہ جہاز کو اسقدر تکان ہے کہ اگر وہ
خانے نہون تو سب برتن نیچے گر پڑین ابر بہت ہے سردی

مجھکو سینا مین رہنا ہے۔ شاگرد پیشون مین غلام محمدؐ غلام محبوب
غوث خان محمدؐ قاسم میرے ہمراہ ہین باقی آدمیون کو سیوز
سے نیپلس روانہ کر دیا ہے۔ میرے نوکرون مین سب سے
زیادہ غلام محمدؐ کا مزاج خراب رہا بعد غلام محبوب بعد غوث خان
اور سب سے کم محمدؐ قاسم کو جہاز کی تکان رہی۔ ایک جہاز
سوداگری سرویا کا داہنے طرف جاتا ہوا نظر آیا اکثر دلفین
مچھلیان نظر آئین معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ گہرے پانی مین
اس قسم کی مچھلیان نہین ہوتی ہین۔ یہان سے پہاڑ جنپر برف
جما رہتا ہے دوربین سے نظر آتے ہین۔ برف تین مہینے
بہت رہتا ہے۔ پہاڑ اسوقت آفتاب کی چمک سے
کم نظر آتے ہین۔ کرنل کوبرن صاحب اپنی بی بی کو لانیکے
لئے مقام کٹنیا سے جزیرہ مالٹا کو جانے والے ہین
جوکہ صرف ۱۲ گھنٹے کا راستہ ہے۔ نو بجے شب کو مقام

مزاج خراب ہونے سے میز پر کوئی نہین آئے۔ میرے ہمراہیون
سب سے زیادہ دو ساجی جہاز کی بیماری مین مبتلا رہے
اور سید رکن الدین و ڈاکٹر صاحب و محمد یسین و عبدالمجید بیگ
اور کوبرن صاحب کے مزاج بہی نادرست رہے۔ لیکن
فضل خدا سے مجہے صرف دو گہنٹے چکر سا معلوم ہوا تو بہی
عادت کے موافق مین نے اپنے سب کام برابر ادا
کئے چار بجے شام کو سب لوگون کے مزاج درست ہو گئے
اور پانی کو بہت سکون ہے۔ سب لوگ اب اپنا اپنا
کام برابر کر رہے ہین یقین ہے کہ ۶ بجے کے قریب
مقام کٹنیا مین پہونچین گے۔ تمام شب جہاز کو لنگر ہوگا
وہان سے کل صبح کو ۹ بجے جہاز مسینا کے طرف روانہ
ہوگا اور قریب تین بجے شام کو مسینا پہونچے گا۔ یہہ کیفیت
مین نے اپنے پروگرام مین نہین لکہی اسلئے کہ جہاز چہوڑکر

یہان ایک باغ عامہ بہت عمدہ بنایا گیا ہے اور اُسکے
بیچ مین ایک بہت بلند جگہہ پر ایک بیانڈ اسٹانڈ بنایا ہے
جہان کہڑے ہونے سے تمام شہر نظر آتا ہے اوس جگہہ کو
پانورامہ کہتے ہین۔ یہان ایک قدیم تھیٹر ہوس تہا جو کہ
کئی سال سے خراب ہوگیا ہے۔ جو جگہین کہ دیکہنے مین
آئین اون کے فوٹو لئے گئے۔ ہمارے ہمراہ جہاز کے
ڈاکٹر جنکا نام تمارمی ہے اور جو کہ ایک کم عمر اور بہت
چالاک خوش مزاج آدمی ہین ساتہہ ہوے اون کے
سبب سے ہر ایک جگہہ خوب دیکہنے مین آئی۔ اُنکی زبان
سے چونکہ وہ خوب واقف تہے اسیوجہ سے ہر ایک
کام مین اون سے بہت مدد ملی۔ کرنل کوبرن صاحب
جو مالٹا جانے والے تہے کثرت کار کی وجہ سے اونہون نے
اپنے جانے کے ارادے کو ملتوی رکہا نو بجے کے قریب

کٹنیا مین پہونچا اور وہان جہاز کا لنگر ہوا تمام شب
جہاز کا لنگر رہا۔

۲۰ اپریل مطابق ۲ رجب روز چہارشنبہ۔
صبح کو ۶ بجے ایک ڈاکٹر مقام کٹنیا سے جہاز پر آیا اور
سب اہل جہاز کا معائنہ کیا کپتن جہاز سے ہاتھہ ملایا اور
سب کی خیریت دریافت کی۔ ڈاکٹر کے معائنہ کے
بعد مین کشتی مین سوار ہوکر کٹنیا دیکھنے کو روانہ ہوا۔ یہہ
چھوٹا سا شہر علاقہ اٹلی کا انگریزی وضع پر خوب صاف ہے
اور بڑی بڑی عمارتین سہ منزلہ چہار منزلہ بنی ہوی
ہین۔ سب سڑکون پر پتھر کا فرش ہے۔ اکثر یہان کے
باشندون کے گاڑی کے گھوڑے نہایت عمدہ
اور زبردست نظر آئے یہہ گھوڑے شاید اسٹریلیہ یا
ویلر ہین کبھی ایسے اچھے گھوڑے حیدرآباد تک کوئی نہین لاتا

موافق آباد نظر آیا تجارت بہت ہوتی ہے یہان ایک بہت
بڑا لیٹری اسکول ہے لیکن بند تہا اسلئے اوسکے دیکہنے کا اتفاق
نہین ہوا۔ یہان بہی عمدہ عمدہ گہوڑے گاڑیون مین نظر آئے
خصوصًا ایک سبزی جوڑی اسقدر زبردست اور خوبصورت
تہے کہ شاید کبہی کسی کی نظر سے ایسی جوڑی گذری ہوگی
اکثر جسطرف ہم لوگ پہرتے ہین وہان کے لوگ اجنبی
سمجہکر ایسے جمع ہو جاتے ہین کہ راستہ چلنا دشوار ہو جاتا ہے
لیکن مجبوری ہے پانچ بجے کے قریب شہر وغیرہ دیکہکر
جہاز پر واپس آئے چہ بجے جہاز کا لنگر اوٹہا سینا ہی
بہت لوگ نیپلس اور جینیو آجانے کے واسطے سوار ہوئے
اور دو سو جوان اٹلی کے پٹن کے علاقہ کے نیپلس جانیکے
لئے جہاز مین آگئے جن کے باعث سے جہاز مین بڑی
کشمکش اور گڑبڑ ہوگئی۔ شب کو گیارہ بجے دو کوہ آتش فشاں

جہاز پر واپس آئے کوئی آدہے گھنٹہ کے بعد جہاز کٹنیا سے
روانہ ہوا یہان سے بائین ہاتہہ کے طرف سسلی کے
پہاڑون کا سلسلہ شروع ہوتا ہے اور کٹنیا سینا تک جو کہ
۵۴ میل ہے بائین طرف برابر آبادی ہے اور مکانات
اور عمارات پہاڑ کے دامن مین اور اوپر بنے ہوے ہین
وہ جگہہ ایسی خوشنما معلوم ہوتی ہے کہ دریائی راستہ
اس سے بہتر شاید ہی کوئی اور ہوگا سسلی پہلے اور پادشاہ
کے علاقے مین تہا اب ۷۰ سال سے اٹلی مین شامل ہے
اور کٹنیا اور سینا یہہ دونون شہر سسلی کے علاقے کے ہین
کٹنیا کی مردم شماری ایک لاکہہ اور سینا کی ایک لاکہہ چھبیس ۲۶
ہزار ہے تین بجے کے قریب جہاز سینا مین پہونچا اور
وہان لنگر انداز ہوا مین مع ہمراہیون کے جہاز سے اتر کر
کشتی مین سوار ہوکر سینا دیکہنے گیا یہہ شہر بہی کٹنیا کے

مقام پر اچھی جگہہ واقع ہے۔ جہاز سے سمندر کی سیر اور تمام
شہر صاف نظر آتا ہے۔ ہوٹل کے کمرے فرش فروش
طلای فیرنیچر سے خوب آراستہ ہین ہر ایک طرح کی
خوب آسایش ہی۔ شہر نیپلس مین چھہ لاکھہ آدمیونکی
آبادی ہے۔ دو وقت ریل شہر روتہ الکبرا کو جاتی ہے
پولیس نہایت عمدہ ہے۔ گھوڑے شہر مین نہایت عمدہ
نظر سے گذرے۔ یہان بکری کے گوشت کا بہت کم
خرچ ہے۔ اکثر گائے مرغ وغیرہ کا گوشت زیادہ استعمال
کرتے ہین۔ مرغی کا انڈا یہان بطخ کے انڈے کے برابر
ہوتا ہے۔ ترکاری وغیرہ کی بہت کثرت ہے۔ انگور بکثرت
پیدا ہوتے ہین۔ یہہ شہر بہت سے بلند بلند مقامات مین
تقسیم ہوا ہے اور نیچے اوپر آباد ہے۔ دو تین جگہونمین
پاؤ میل سے زیادہ طویل ٹنل ہین ہے یعنے راستہ پہاڑ

بائین طرف جبنر ہمیشہ آگ روشن رہتی ہے نظر آئے۔

۲۱ اپریل مطابق ۲۶ رجب روز پنجشنبہ۔ صبح سے
بالکل موسم سرما ہوگیا ہے اور جہاز پر از حد سردی
ہوگئی ہے۔ سب کے مزاج فضل خدا سے درست ہین
ایک انگشتری جہاز کے کپتن کو اور ایک چین طلائی
ڈاکٹر کو بطور تحفے کے دی گئی۔ اسلئے کہ وہ لوگ جہاز مین بہت
خبرگیران رہے۔ ایک چھٹے دان بالا ڈینو کے کپتن کو بھی
دیا تہا اسلئے کہ اونکو کچھہ دینا لازم تہا۔ ۱۱ بجے جہاز نپلس
مین داخل ہوا۔ یہان سے جہاز کو بالکل چھوڑ دینا تھا۔
سب سامان اپنا جہاز سے اوتار کر کشتی مین سوار ہوکر
کولس کمپنی کے ہمراہ جو کہ پہلے سے جہاز پر آگئے تہے شہر
مین ہوتا ہوا بلسٹر ہوٹل مین پہونچا۔ یہان سے یعنے بندرگاہ
ہارسبر بہت ہی قریب ہے۔ بلسر ہوٹل ایک بہت بلند

اور کیا کیا حادثہ گذرا اوس جہاز مین میرے بڑے دوست
مسافر تھے مجھکو بڑا رنج اور افسوس ہے کہ خدا جانے اونپر
کیا واقعہ گذرا۔ ارل اُف بکھگھم ہاملٹن صاحب کرنل براڈ
فورڈ وغیرہ لیکن اتنک تفصیل اخبار مین شائع نہین ہوئی
ہے۔ یہان سرکش نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ ایک لیڈی
اس فن مین بہت مشاق ہے۔ نہایت عمدہ سواری کرتی ہے
۹ بجے سرکش شروع ہوکر بارہ بجے تمام ہوا۔ اکثر شیئے
کرتب اور بازیان اس سرکش مین دیکھنے مین آئے
شام سے ننھی ننھی بوندین برس رہی ہین جس کے باعث
ازحد سردی ہوگئی ہے۔ یہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہان
اس موسم مین گرمی رہا کرتی ہے۔ معلوم نہین کہ یہہ بے وجہ
بارش کیون ہے کہ جس کے سبب سے موسم اچھا نہین ہے
چند ضروری ابواب ایسے ہین کہ جن کا بیان کرنا ممکن نہین ہے

پہاڑ کھود کر بنایا گیا ہے۔ بیچ مین اوس کے بہت چوڑی سڑک
بنی ہوئی ہے۔ گاڑی بگی وغیرہ کی اوس کے بیچ مین سے
آمد و رفت ہے رات و دن اوس مین گیاس کی روشنی
رہتی ہے۔ باغ عامہ بہت چھوٹا خراب کچھہ لایق تعریف
کے نہین ہے۔ سب سڑکین سنگ بستہ اور ہر ایک جگہہ
اوتار چڑھاؤ نیلگیری کے پہاڑون کے موافق معلوم ہوتا ہے
شہر نیلپس لایق دید و قابل تعریف ہے۔

۲۲ اپریل مطابق ۲۷ رجب روز جمعہ۔ ۱۱ بجے
دن کو معلوم ہوا کہ اسمینیا نامی جہاز پی انڈ او کمپنی کا جو ایک
گھنٹہ پہلے ہمارے جہاز سے بمبی سے روانہ ہوا تہا مالٹا
کے قریب ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پچاس آدمی مع کپتن کے
ڈوب گئے اور باقی سلامت رہے۔ لیکن ابہی اس خبر کی
صحت کچھہ پورے طور سے نہین ہوئی کہ کون کون مرے

ہوگیا تہا تہوڑی دیر مین اوسکو ہوش آیا اگر کچہہ اور دیر تک
اوسکو وہان پکڑے رہتے تو مرجاتا۔ دوسرے حجرے مین
پہٹکری کی کان ہے جس سے دہوان نکل رہا تہا۔ اطراف
مین سوراخ تہے پہٹکری پتہر سے باہر نکلی ہوئی صاف
ہاتہہ مین رہ سکتی ہے وہ جگہہ سوراخ کی اسقدر گرم رہتی ہے
کہ ہاتہہ رکہنے سے چُرکا لگتا ہے۔ ویسے ہی گندک کی
کان بہی ہے ایک شخص نے تمام اوس جگہہ کا ٹہیکہ لیا ہے
صبح یہان کی نہایت عمدہ ہے بڑی رونق معلوم ہوتی ہے
شہر کے بازو ایک جزیرہ بہت قریب ہے اوسپر ایک
جیل خانہ بنا ہوا ہے جس مین دایم الحبس قیدی رہتے
ہین۔ اطراف مین اوسکے پانی ہے بیچ مین ایک بلند پہاڑ ہے
جسپر وہ جیل خانہ بنا ہوا ہے۔ اسوقت ۹۰۰ قیدی
اوس مین ہین۔

خطوط اور تار برقیان لندن سے ایسے آرہے ہین کہ جن سے
عجب طرح کی فکر ہے کہ نہ آگے بڑہ سکتا ہون نہ واپس
ہو سکتا ہون دیکھیے کیا ہوتا ہے - یہان سے تخمیناً چار میل پر
ایک پہاڑ ہے وہان آمونیہ اور پٹکری اور کوئلے کی کان
ہے جہان امونیہ ہے وہان ایک چھوٹا سا حجرہ ہے -
اگر کوئی وہان تہوڑی دیر بیٹہے تو ناک اور حلق مین بہت
زور سے اثر ہوتا ہے اسلئے کہ حجرے مین وہی اثر ہے
جو کہ مین نے کمسٹری مین پڑہا تہا کہ مشعل بالکل وہان روشن
نہین رہ سکتی خاموش ہو جاتی ہے - چند قدم اندر جاتے ہی
اسقدر گرمی ہوتی ہے کہ جسکا اثر بہت دیر تک باقی رہتا ہے
جس کے امتحان کے واسطے ایک کتے کو کچہہ عرصے تک
اوس مین ایک شخص پکڑے رہا کتے کو چہوڑتے ہی
اوسکو اسقدر چکر اور بیہوشی رہے کہ وہ قریب مرنیکے

نہایت سرسبز نظر آئے۔ ۱۱ بجے روم مین داخل ہوے
اسٹیشن سے بہت قریب کانٹینو ہوٹل مین فروکش ہوا
یہہ ہوٹل بہت بڑا ہے جس مین دو سو کمرے مسافرون کے
واسطے ہین۔ یہان ایک عورت منیجر ہے اور اکثر اس ہوٹل
مین عورتین کام پر ہین یہان آتے ہی اوسی روز ایک
بہت عمدہ موقع ہاتہہ آیا کہ یہان ہر یکشنبہ و پنجشنبہ کو
کچہہ نہ کچہہ تماشہ ہوا کرتا ہے چنانچہ آج یہان گہوڑ دوڑ تہی
فوراً مین ہی چائے وغیرہ پیکر گہوڑ دوڑ دیکہنے گیا۔ یہانکے
بادشاہ بہی مع اپنی ملکہ کے وہان تشریف لائے تہے
اور اسمعیل پادشا سابق خدیو مصر جو کہ روم مین ہین
وہ بہی تشریف لائے تہے۔ یہان گرانڈ اسٹانڈ کے
تین مکان بنے ہوے ہین۔ بیچ مین بادشاہ اور اون کے
مصاحبین وغیرہ کے بیٹہنے کی جگہہ ہے اور بازو مین

۲۳- اپریل مطابق ۲۸ رجب روز شنبہ- صبح کو گاڑی
مین سوار ہوکر شہر کی سیر وغیرہ کرنے کا اتفاق ہوا اور کچھ
ضروری چیزین جو نظر سے عمدہ گزرین خریدی گئین- ۵ بجے
شام سے پہر خفیف سی بارش شروع ہوگئی جس کے
سبب سے سردی زیادہ ہوگئی ہے اکثر سنا جاتا ہے
کہ شہر نیپلس فوٹوگرافی کے واسطے مشہور ہے اسلئے آج
کے دن کچھ فوٹو لئے گئے- اور میرے ہمراہیون کا گروپ
بھی لیا گیا معلوم نہین کیسا اترتا ہی-

۲۴ اپریل مطابق ۲۹ رجب روز یکشنبہ-
حیدرآباد سے جس تار کے آنے کی بہت امید تھی نہین آیا
آخر اوسکا بہت انتظار کرکے ۸ بجے صبح کو ریل مین
سوار ہوا نیپلس سے روم تک دونون جانب بہت ہی
آباد مقامات نظر آئے اور زراعت بکثرت اور جگہہ

سوار ہوتے ہین - آسمان پر ابر ہے لیکن سردی نہین ہے
موسم یہان کا اچھا ہے راستے اس شہر کے بہت وسیع ہین
یہان کے لوگ سیاہ لباس بہت پہنتے ہین اور شاید تمام
یورپ مین اسکا زیادہ رواج ہے دوکانات اور مکانات
کی وضع جیسے کہ اسکندریہ مین نظر آئی ویسے ہی یہان بھی
ہے لیکن بڑے بڑے ہین ٹراموی گاڑیان بہ نسبت بمبئی
کے ذرا چھوٹے ہین قدیم مکانات حالت اصلی پر چھوڑ
دئے گئے ہین عمارتین یہان آٹھ درجے تک بلند ہوتی ہین
نقاشی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے اور سرکس بھی عمدہ ہے
۲۵ اپریل مطابق یکم شعبان روز دوشنبہ شہر کے
سیر کرتے ہوے پوسٹ کے مکان اور گرجے کو باہر سے
دیکھکر ایک امیر کے باغ مین گئے جو کہ اونکا خانگی باغ ہے
اور ہمیشہ جمعرات اور اتوار کو عامۂ خلایق کی سیر کیواسطے

دونون طرف کے واسطے ٹکٹ ملتے ہین جس کے لئے
فی آدمی ۲۰ فرانکس ایک روز کے واسطے دینا ہوتا ہی
تمام کیفیت شرط کی لکھنی ضرور نہین ہے لیکن صرف
وہان کی جگہہ قابل دیکھنے کے تہی اور وہ تمام سبز میدان
گاڑیون سے بہرا ہوا نہایت عمدہ معلوم ہوتا تھا۔
اسقدر گاڑیان وہان نظر آتی تہین کہ مین بیان
نہین کرسکتا۔ شرط تمام ہونے کے بعد چوکڑے مین ملکہ
اور دوسری گاڑی مین خود بادشاہ روانہ ہوے
اون کی گاڑی کے اطراف تماشائیون کا اسقدر ہجوم
تہا کہ وہان کہڑا ہونا مشکل تہا۔ چوکڑے۔ جوڑیان
اور بگی۔ ایک سے ایک نہایت عمدہ نظر سے گذرے
کہ کبہی دیکھنے مین نہین آئے۔ ہزارون گاڑیان سب
قسم کے دیکھنے مین آئین۔ اکثر یہان لانڈو مین بہت

دیوار اور چھت پر مصوری کا کام جو پتر سے بنایا گیا ہے
وہ عجیب و غریب ہے۔ وہان سے پوسٹ کے مکانات
میوزیم وغیرہ دیکھنے مین آئے۔ اکثر کئی چیزین بہت نادر
دیکھنے مین آئین۔ دو ایک لاشین جو آئینون مین بند ہین
اونہین فرعون کے زمانے کی تبلاتے ہین اگرچہ اونکی
شکل وغیرہ کی تمیز نہین ہوسکتی لیکن سب اعضا اور چہرہ کی
ترکیب صاف معلوم ہوتی ہے۔ اوسی روز شام کے
ساڑہے چھہ بجے آف اس کینڈی اسکوایر معتمد
جماعت سفرا ایلچی حضور ملکۂ معظمہ متعینۂ روم اس
قصد سے آئے کہ مین اور میرے چیف سکرٹری چلکر شاہ
امبرٹو پادشاہ اطالیہ کی بارگاہ خسروی مین تخلیہ کے ساتھ
شرف حضوری کا اختصاص حاصل کرین پادشاہ قصور
شاہی سے ایک قصر مین غایت الطاف وکرم کے ساتھ

کہلا رہتا ہے۔ باغ کی سڑکین وغیرہ خوب آراستہ ہین
لیکن جیسا چاہئے اوس طور پر گل بوٹون سے آراستہ
نہین ہے یہان ایک اونچی جگہہ سیر کے لئے بنائی گئی ہے
جہان سے سب شہر نظر آتا ہے۔ بہت اچھے نظارے کی
جگہہ ہے اور ایک پبلک گارڈن نہایت آراستہ ہے
اور اوس مین ایک گھڑیال بنائی گئی ہے جو کہ پانی کے
زور سے چلتی ہے وہ بڑی عجائبات سے ہے۔

۲۶ اپریل مطابق ۲۰ شعبان روز سہ شنبہ۔ صبحکو
آٹھہ بجے رومکے بڑے گرجے کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
یہہ گرجا ۴۰۰ فٹ لمبا اور ۲۰۰ فٹ چوڑا ہے اور کروڑہا
روپئے اوسکی تیاری مین صرف ہوے ہین۔ تمام روے
زمین پر اس سے بڑا اور کوئی گرجہ نہین ہے۔ کئی سو پادری
شب و روز اس مین بیٹھے ہوے پڑہا کرتے ہین اور

موقع دیا کہ جس کے ہونے کے باسباب ظاہر مجھے اندیشہ ہے
اور چندان کوئی امید نہین پائی جاتی۔ ورنہ مین ضرور حیدرآباد
آنیکی کوشش کرونگا۔ اسلئے کہ مورونی اور قدرتی طور سے
مین سپاہی اور شکاری ہون اور چونکہ مین نے سنا ہی
کہ حیدرآباد کے ملک کے خاص حصون مین شیر اور
دوسرے شکار وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہین۔ اور
حیرت انگیز جمعیت بے قاعدہ اور باقاعدہ فوجون کی وہان
دیکھنے مین آتی ہے اگر ممکن ہوا تو مین ضرور آکر ان چیزونکو
دیکھون گا۔ اسکے بعد ملک ممدوح اعلیحضرت کی فوجون کی
تعداد اور تفصیل کے متعلق بہت کچھہ دریافت فرماتے
رہے اور اسی طور سے اعلیحضرت کے خاص امرا کے
افواج کا بھی حال استفسار فرماتے رہے۔ چنانچہ اسی ذکر
کے اثناء مین بادشاہ ممدوح نے یہہ بات بھی سنی کہ میرے

ہم سب سے ملے اور یون تکلم فرمایا کہ ما بدولت کو
آپ کی شناسائی کا موقع حاصل ہونے سے بڑی مسرت
و انبساط ہوئی اور ایسا ارشاد فرمایا کہ حیدرآباد مین
اکثر ہمارے اہل ملک کے ساتھہ جو مہربانی اور مہمان نوازی
اور توجہ کیجاتی ہے ان تمام باتون کا مین نہایت ہی شکرگذار
ہون۔ اون لوگون کے بیانات سے مجھے رشک آتا ہے
اور جس سے مجھے اسبات کی بڑی آرزو پیدا ہوئی کہ مین
خود بہی چلکر ہندوستان دیکھون۔ اسپر مین نے گذارش کیا
کہ ملازمان عالی کا اگر ایسا قصد ہو تو نیازمند امیدوار ہے
کہ ملازمان عالی حیدرآباد کو بہی ضرور تشریف لائین
اور نیازمند کو بہی مہمانداری کے شرف سے امتیاز
بخشین۔ ملک ممدوح نے ایسا ارشاد فرمایا کہ اگر
پروردگار عالم کی مشیت نے مجھے ہند کے دیدار فرحت آثار کا

اور دوسرے ہی روز میرے وہان سے کوچ کرنے پر بڑا
افسوس ظاہر کیا اور فرمایا کہ مین آپ کو روم کے عجائبات
اور قابل دید مقامات نہین دکھا سکا یا اور طور سے جسطرح
میرا دل چاہتا ہے مین بطور خود آپ کی دعوت اور مدارات
کرتا خاص کر اسلئے کہ آپ اعلیحضرت کے نائب ہین۔ اور
مین اعلیحضرت اور آپ اور آپلوگون کے جملہ وابستگون کے
لئے ہرطرح کی بہتری اور کامیابی چاہتا ہون۔ مجھسے یہہ
دریافت فرماکر اور یہ معلوم فرماکر کہ ملک ممدوح کی عمر ہی
قریب میرے ہی عمر کے ہے ملک ممدوح نے توثیق کے
ساتھہ بیان فرمایا کہ مین تصور کرتا ہون کہ عمر کا بہترین زمانہ
یہی ہے۔ اگرچہ مین اپنی نہایت کم سنی کی حالت مین پینتیس
برس کے اوپر کسی چیز کو بہت ہی پرانی سمجھتا تہا۔ اب چونکہ
زندگی کے مدت کی اوسوقت کو مین خود ہی پہونچ چکا ہون

فیوڈل فورس کے انیرل کرنل کوبرن آر۔ اچ۔ بی ڈبلو نمبر ۲۴
سے علاقہ رکھتے تھے۔ بادشاہ ممدوح نے اون کے قدیم
رجمنٹ کی تعریف سے اونکی بہی ثنا وصفت کی اور فرمایا
کہ وہ رجمنٹ اون اعلےٰ ترین فوجون سے تہی کہ جو میری
نظر سے گذری ہے اور اپنے فرزند شاہزادہ صاحب کا
ذکر کیا کہ جب وہ مالٹا مین مقیم تہے تو اس نام آور فوج
نے اون کی میزبانی سے اونہین بہت کچہہ محظوظ ومسرور
کیا تہا۔ اثنار ملاقات مین جو کہ آدہ گہنٹہ کے اوپر ہوچکی تہی
اگرچہ مین نے کئی بار اسبات کو ظاہر کیا کہ مجہکو اندیشہ ہے
کہ نیازمند جناب عالی کی بہت کچہہ تضیع اوقات کر رہا ہے
لہذا رخصت مرحمت ہو۔ لیکن ملک ممدوح بار بار اسبات کا
اعادہ فرماتے رہے کہ مجہکو آپکی ثنا سای کا موقع حاصل ہوئے
بڑی خوشی اور مسرت ہوئی۔ اور روم مین میرے مختصر قیام

۲۷ اپریل مطابق ۳ شعبان روز چہارشنبہ صبح کو
آٹھ بجے ایک پرانے تھیٹر ہوس کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
یہہ جگہہ بہت پرانے عمارتون سے ہے جسکو کالیوسیم
کہتے ہین - ۲۰ ہزار آدمی اس مین بیٹھکر تماشہ دیکھتے تھے
۱۸ سو سال کے آگے وہ مکان تیار ہوا تہا اور ۵۰ کروڑ روپئے
اوسکی تیاری مین صرف ہوے تھے علاوہ اسکے ۱۵ ہزار
غلام اوس مین کام کرتے تھے اور جو قیدی اور کرسٹان
پکڑکر لائے جاتے تھے اونکو اسکے بیچ مین چھوڑکر اونپر درندے
جانور چھوڑتے تھے اور لوگ اوپر بیٹھکر تماشہ دیکھتے تھے
۹ ہزار جانور اوس مین تماشہ کرتے تھے نصف میل کے
قریب اوس مکان کا دور ہے - اسوقت سب افتادہ
اور خراب پڑا ہوا ہے - محض ایک قدیم عمارت ہونیکی
وجہ سے لوگ اکثر اسے دیکھنے جایا کرتے ہین - اوسی روز

تو اب مین خود اسبات کو محسوس کرتا ہون کہ زندگی کا یہ
زمانہ عمدہ ترین وقت ہے۔ اور یہہ کہ اب مجھہ مین یہہ سمجھہ
آتی چلی ہے کہ زندگانی کا لطف کیونکر حاصل کرنا چاہئے
اور مثل اسکے دوسرے بہت سی غایت اخلاص و مودت
کی باتین نہایت بے تکلفی کے ساتھہ پادشاہ نے فرانسیسی زبان
مین کین اسکے بعد مین نے پادشاہ کی تمام دعایہ لطف آمیز
باتون کا اوسی طور سے جواب دیکر پھر مین نے یہہ گذارش
کیا کہ مجھے اسبات کا اندیشہ ہے کہ میرے زیادہ ٹھیرنے سے
ملازمان عالی کے خاصہ کا وقت متجاوز ہو جائیگا۔ مجھہ سے
ہاتھہ ملاکر دعائیہ کلام کا اعادہ کیا اور بیان کیا کہ مجھے آپ سی
شناسائی حاصل کرکے بے انتہا مسرت ہوئی اور اپنے
خاص کمرہ سے میرے ساتھہ ساتھہ صدر زینے تک آئے
جہان کہ پادشاہ نے مجھسے ہاتھہ ملایا اور مجھے رخصت کیا۔

سڑکین اور درخت وغیرہ واسطے ہوا خوری کے بنائے گئے ہین۔ شام کو ایک بہت بلند جگہہ پر جانے کا اتفاق ہوا جہان کہ ایک مکان بطور رفرشمنٹ روم کے بنا ہوا ہے اور وہان حضرت داؤد علیہ السلام کی بڑی تصویر لگائی ہی وہ جگہہ ندی کے کنارے نہایت خوش وضع بنائی گئی ہی اور اسیقدر بلند ہے کہ جہان سے تمام شہر نظر آتا ہے اور بگہی وغیرہ برابر اوپر تک جاسکتی ہے۔ ایک مشکی جوڑی اوسی روز بگہی کیو اسطے خریدی گئی گاڑی مین خوب چلتی ہے۔

۲۹ اپریل مطابق ۵ شعبان روز جمعہ صبح کو آٹہہ بجے مع ہمراہیون کے ریل مین سوار ہوکر پیزا دیکہنے کو روانہ ہوا یہہ شہر فلارنس سے دو گہنٹے کی راہ پر ہے یہان ایک برج بطور عجائبات کے بنا ہوا ہے جو ۱۲ فٹ ایک طرف

۱۲ بجے ڈنکورل مین سوار ہوکر فلارنس روانہ ہوا شام کو
سات بجے فلارنس پہونچکر یورپ ہوٹل مین فروکش
ہوا۔ ہوٹل مذکور ہر ایک سامان سے آراستہ اور سب
چیزون سے مہیا پایا گیا اور بیچ شہر مین اچھی آبادی کی جگہہ
واقع ہے۔

۲۰ اپریل مطابق ۴ شعبان روز پنجشنبہ صبح کو پارک
روڈ سے ہوا خوری کرتا ہوا ایک جگہہ پر گیا جہان کہ مہاراج
کولہاپور کی ایک تصویر بنی ہوئی ہے۔ مہاراج مذکور ۱۸۷۰ء
انگلنڈ کی سیر و سیاحت سے واپسی کے وقت فلارنس
مین قضا کر گئے تھے جنکا اسٹاچو وہان بنا ہوا ہے اس شہر
کی سڑکین اور پارک روڈ نہایت اچھا ہے۔ شہر کے
دونون حصون کے بیچ مین ایک ندی نکلی ہے جسپر جا بجا
پل بنے ہوے ہین اور اوس ندی کے کنارے جا بجا

اس ہوٹل مین ۱۳۵ کمرے ہین تمام راستہ اور شاہ راہ اور
چھوٹی گلیان پانی سے بھری ہوئی دیکھین۔ اور اکثر گھرون کے
سامنے دروازون پر ایک ایک ستون کشتیون کے باندھنے
کے واسطے لگا رکھے ہین سوائے کشتی کے کوئی سواری شہر مین
نہین ہے اگر کوئی پیادہ چلنا چاہے تو پیادہ چلنے کی زیادہ
جگہہ نہین ہے ان سب جگہون کے فوٹو خریدے گئے آج
بڑا تماشہ ہے کہ بادشاہ اٹلی روم سے وینس مین آنے والے
ہین۔ تمام لوگون نے اپنے اپنے مکانون کو جھنڈیون اور
پردون سے آراستہ کیا ہے۔ یہان کی سیر وغیرہ اچھی ہے
لیکن آب وہوا اور موسم درست نہین ہے۔ دریا کے
پانی سے تمام راستے بھرے ہوے ہین اور لوگ کوڑا کچرا
وغیرہ اپنے اپنے گھرونکا سب اوسی پانی مین ڈالتے ہین
جسکی وجہ سے عفونت رہتی ہے اور سردی بہت معلوم

جھکا ہوا ہے یعنے اگر اوپر سے اوس کے سیدہی رسی لٹکائی جائے
تو ۱۳ فٹ جڑ سے باہر رہیگی۔ راستے وغیرہ یہان کے بہت
درست اور صاف ہین لیکن آبادی یہان کم ہے۔ چند چیزین
یہان یادگار کے طور پر خریدی گئین گیارہ بجے پیزا سے
روانہ ہوکر ۲ بجے فلارنس کو واپس آیا۔ اور رات کو
سات بجے ریل مین سوار ہوکر وینس کیطرف روانہ ہوا
کرنل کوبرن صاحب زیادہ کام ہونے کے سبب سے
فلارنس مین ایک روز کیواسطے رہ گئے

۳۰ اپریل مطابق ۶ شعبان روز شنبہ۔ تمام شب
ریل مین رہا۔ اور صبح کو ۵ بجے وینس مین داخل ہوا اسٹیشن
پہونچنے پر معلوم ہوا کہ یہان سوائے کشتیون کے اور کوئی
سواری نہین ہے اسلئے کہ تمام شہر مین نہرین ہین اسٹیشن
سے کشتیون مین سوار ہوکر وکٹوریہ ہوٹل مین داخل ہوا

تمام کشتیان طلا اور نقرہ اور مخمل وغیرہ سے خوب آراستہ
کی گئی تہین - پولیس کا انتظام بہت اچھا تہا کسی شخص کو تماشہ
دیکھنے کی ممانعت نہ تہی صرف چند کشتیان افسران پولیس
کی پادشاہ کے اطراف تہین - کشتی سے پادشاہ ہا ربر پر اوترے
لوگون نے بڑے زور سے ہری کا شور کیا - وہان سے
جو مکان کہ اون کے فرودگاہ کے واسطے مقرر تہا اوس مین
تشریف لے گئے - سب لوگون نے اوس مکان کے سامنے
جمع ہوکر ہرا اور شور وغل کرنا شروع کیا - اس سے پادشاہ
مکرر برآمد ہوے اور کہڑکی سے دیکہکر پہر اندر چلے گئے جس
نوادر خانے مین کہ پادشاہ اترے ہوے تہے اوس کے
سامنے صحن مین اسقدر مجمع تہا کہ بیان نہین ہوسکتا اسلئے کہ
کہ شاہ اٹلی جب سے تخت نشین ہوے ہین ونس کو اون کے
تشریف لانے کا یہہ پہلا ہی موقع تہا -

ہوتی ہے۔ اگر کوئی آدمی ہمارے ملک کا ایکہفتہ وہان رہے
یقین ہے کہ ضرور بیمار ہو جائے۔ بڑے بڑے جہاز بہی
ہاربر مین ہین اکثر مکانات کے تہ خانون مین پانی بہرا ہوا ہے
چند جگہین بہت وسیع بہی ہین لیکن اوس کے نیچے بہی پانی
بہرا ہوا ہے بہت خوبصورت جگہہ ہے البتہ قابل دیکہنے کے
ہے۔ اس شہر کو ڈنی کے لوگون نے آباد کیا ہے جو یوحنین کے
پہاڑون پر سے آئے تہے اور اون لوگون نے تمام شہر کے
گلی کوچون مین پانی اسواسطے رکہا ہے کہ کوئی دشمن اون پر
حملہ نکر سکے۔ رقبہ وینس کا ۲ میل ہے اور آبادی سوا لاکہہ آدمیو
ہے ۱۰۴ کینال اور ۴۰۰ پل اوس مین ہین۔ ایک بجے دنکو
شاہ اٹلی ریل سے اتر کر مع ملکہ و شاہزادے وغیرہ کے کشتیون
مین سوار ہوے اور تمام اون کے ہمراہی کے بڑے بڑے
افسر اعلے درجون کے اپنی اپنی کشتیون مین سوار ہوے

شب گذشتہ کو اونکی فرودگاہ کے قریب بہت دیر تک
بیانڈ بجتا رہا اور بہت سے لوگ وہان جمع تہے اس شہر مین
کل کاروبار کشتیون کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اگرچہ چھوٹی
چھوٹی بہت سی گلیان ہین جن مین پیدل چل سکتے ہین لیکن کوئی
شاہراہ ایسی نہین ہے جس مین پیدل چل سکین یا گاڑی گہوڑے
کی سواری کر سکین۔ آج رات کو میلان کے طرف روانہ ہونگا
رات کو نو بجے اوس بندر پر کہ جہان پادشاہ فروکش تہے
بہت روشنی کا اہتمام کیا گیا تہا اور بہت سے درخت
وغیرہ روشنی کے لٹکائے گئے تہے۔ بڑے بڑے کشتیون مین
بیانڈ بجتا جاتا تہا اور وہ کشتیان پادشاہ کے محل کے سامنی
بیانڈ بجاتے ہوے پہر رہین تہین روشنی نہایت خوبصورت
معلوم ہوتی تہی۔ یہان سے روشنی وغیرہ کا تماشہ دیکہکر
گیارہ بجے اسٹیشن کو روانہ ہوا اور رومیں سے گیارہ بجے

یکم مرمی مطابق ۷ شعبان روز یکشنبہ - آج گیارہ بجے
صبحکو شاہ اٹلی مع کل بڑے بڑے افسرون کے نہایت مطلا
کشتیون مین سوار ہوکر اپنے والد کے اسٹیچو کہولنے کی رسم
کیواسطے تشریف لائے خلایق کا حد سے زیادہ اژدہام
تہا - اور وہ جگہہ ہر ایک طرح سے خوب آراستہ کی گئی
تہی پادشاہ نے موافق معمول کچہہ اسپیچ دی بعد اس کے
رسم ادا کی -

وہان سے پادشاہ جسطور سے آئے تہے اوسی طرح
کشتیون مین سوار ہوکر فرودگاہ پر واپس گئے ۱۲ بجے کے
قریب یہہ سب رسم ختم ہوی - پادشاہ کے داخل اور روانہ
ہونے کے اتواپ سلامی حسب معمول سر ہوئین - روشنی
وغیرہ کا یہان بہت کچہہ انتظام کیا گیا ہے - آج شب کو روشنی
ہوگی روشنی کے بہت سے درخت نصب کئے گئے ہین

سواری کی گاڑیان بہت عمدہ بنتی ہین - ٹراموے ہر سمت
چلتے رہتے ہین موسم بہت اچھا ہے تمام شب و روز
ابر رہتا ہے کبھی کبھی قدرے بارش بھی ہو جاتی ہے
دیڑہ مہینے کے بعد یہان بہت گرمی شروع ہو جائیگی ابھی
تک تمام درخت نہایت سرسبز ہین اور سب
درخت خوب پتون سے چھپے ہوے ہین - باغ عامہ
زولوجیکل گارڈن عجائبخانہ یہہ سب جگہین عمدہ ہین لیکن
جانور کچھہ بہت عمدہ اور کثرت سے نہین ہین آفتاب
بہت کم نظر آتا ہے -

۳ مئی مطابق ۹ شعبان روز سہ شنبہ - ہم سب
لوگون کا مزاج بہت درست ہے کسیکو کوئی شکایت
نہین ہے یہان کے اخبار مین میرا نام پرنس کے
نام سے چھاپ دیا ہے معلوم نہین اوسے کیونکر معلوم ہوا

میلانکو ریل روانہ ہوئی۔

۲ مئی مطابق ۸ شعبان روز دوشنبہ۔ صبح کو ۷ بجے
میلان مین داخل ہوکر یورپ ہوٹل مین فروکش ہوا۔ شہر
میلان بہت اچھا مقام ہے۔ راستہ نہایت عمدہ اور صاف
بہت سی جگہہ سڑکون پر بجلی کی روشنی آویزان ہے۔ شب
کو یہان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دن نکلا ہوا ہے۔ یہان کے
لوگ گبرو اور رنگریز بہت نظر آئے ہین۔ یہان ایک
گرجہ بہت عمدہ بنا ہوا ہے جس کی تیاری مین تین کروڑ روپے
خرچ ہوے ہین۔ سب سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے۔
گھوڑے اور رکتے عمدہ نظر آئے ہین۔ جس ہوٹل مین کہ ہم
اوترے ہوے ہین تمام لوگ ہمین دیکھنے کے واسطے
باہر جمع رہتے ہین۔ یہہ ہوٹل نہایت عمدہ اور ہر ایک
سامان اسکا بہت درست ہے لوگون کو یہان بہت آرام ہی

ہوا ہے ورنہ پہلے یہہ راستہ نہ تہا دونون طرف بڑے بڑے
پہاڑ ہین جنپر برف سفید سفید بہت دور سے نظر آتی ہے
اور کئی جگہہ پانی کے نالے بہتے ہین۔

جسقدر لوس قریب ہوتا جاتا ہے آبادی زیادہ
نظر آتی ہے۔ سیب اور ناشپاتی کے درخت بہت ہین اور
سرو کے درخت بہی اس جنگل مین بہت ہین پہاڑون پر سے
برف بہ کر قریب ریل کے آجاتا ہے۔

ایک مقام ہے کہ اکثر لوگ وہان سے چہوٹی چہوٹی
کشتیون مین سوار ہوکر تماشہ دیکہنے کے واسطے لوسن کو
جاتے ہین۔ لنچ بعد دو بجے کے ایک اسٹیشن پر ملتا ہے
راستے مین چہوٹے چہوٹے مقامات مین جنکے سبب سے
مسافرون کو بہت آرام ملتا ہے۔ قدرے قدرے باش
ہوتی جاتی ہے گہڑی کو بیس منٹ کم کرنا پڑا۔ راستے مین

اکثر یہان کے اخبار اٹلی زبان مین چھپتے ہین - کل آٹھہ بجے
ریل پر سوار ہوکر لوسن مین ۳ بجے داخل ہونگا - آج
تین بجے ایک تار نواب وقار الامرا بہادر کا واٹسن
کمپنی کے ذریعہ پہونچا -

۴ مئی مطابق ۱۰ شعبان روز چہارشنبہ - صبحکو
آٹھہ بجے میلان سے روانہ ہوا راہ مین سوئیزرلینڈ کے پہاڑ
ملتے ہین جن مین بہت چکر سے ریل جاتی ہے اور بہت
نشیب و فراز ہے ان مقامات کی جہان سے ریل
جاتی ہے قریب دس ہزار فٹ کی بلندی ہے - اور
اس راہ مین بہت سے ٹنل ہین بعض اون مین کے
بہت بڑے بڑے ہین - ایک ٹنل اتنا بڑا ہے جس مین
۲۰ منٹ ریل چلتی وہ ٹنل شاید قریب دس میل کے ہوگا
قریب چار سال کے ہوے ہین کہ یہہ راستہ جاری

سردی یہان کم معلوم ہوتی ہے۔ دہوپ ہمارے ملک کے
موافق نکلی ہوئی ہے یہان ایک باغ ہے اوسکا نام کلاسیا
گارڈن ہے اوسکو ریاضی پڑہنے والے خوب سمجہہ سکتے ہین
ایک برج چوبی بہت بلند بنا ہوا ہے اوسپر چڑہنے سے تمام
شہر لوسن نظر آتا ہے۔ دوکانین عمدہ طور سے بنی ہوئی ہین
اور یہان اور کوئی جگہہ زیادہ دیکہنے کی نہین ہے۔ آج صبح کو
۵ بجے یہان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے شہر کے آٹہہ
بجے ہین دہوپ مین تیزی ہے۔ یہان راستے مین ایک
لیک ہے جسکا نام راک ہے۔ چند سال پیشتر وہان قیصر ہند
بہی تشریف لائی تہین بہت عمدہ نظارہ کی جگہہ ہے۔ ایک
پہاڑ ہے اوسپر دو تین ہوٹل ہین اور وہان تک ریل جاتی ہے
اوسکا فوٹوگراف میرے پاس ہے۔

۵ رمی مطابق ۱۱ شعبان روز پنجشنبہ۔ صبح کو ایک بلند

کوسو کے پاس بہت عمدہ لیک ہے (جھیل) تالاب کے
اطراف مکانات اور ہوٹل بہت عمدہ بنے ہوے ہین وہ
سب مقامات ریل پر سے خوب نظر آتے ہین اون پہاڑون
پر سے گذرتے ہوے پانچ بجے لوسن مین داخل ہوے
اسٹیشن کے قریب ایک ہوٹل مین فروکش ہوے جسکا نام
سوان ہوٹل ہے۔ اسی ہوٹل مین لفٹنٹ کرنل کیابن انسپکٹر
جنرل پولیس ہندوستان کے اوترے ہوے ہین اُنہون نے
مع میم صاحبہ کے مجھسے ملاقات کی یہہ شہر لوسن چھوٹا ہے
مردم شماری ۱۸ ہزار کی ہے۔ جس ہوٹل مین مین فروکش
ہون یہہ سب سے عمدہ جگہہ تالاب کے کنارے پر واقع
ہے جہان سے بہت خوب تماشہ نظر آتا ہے دونون طرف
تالاب ہین جس مین چھوٹی چھوٹی کشتیان دخانی چلتی ہین اطراف
مین قریب ایک میل کے پہاڑ ہین کہ جنپر برف جما ہوا ہے

ڈاکٹری امتحان وغیرہ کی تعلیم دیجاتی ہے وہان مردے
وغیرہ خشک کئے ہوے رکھے ہین بہت بڑی جگہہ ہے
بہت سے جانورون کی کہالین بہری ہوی رکھی ہین اوسمین
ایک کُتّے کی تصویر ہے جسکا نام بیاری ہے۔ مشہور ہے
کہ اوس کتّے نے برف کے پہاڑ ونمین سے ۱۵۔ آدمیونکی
جانین بچای تہین۔ اور ایک ہاتہی کا دانت ہے جو کہ
۱۳ بالشت لمبا ہے۔ کہتے ہین کہ وہ ہاتی دانت حضرت
نوح علیہ السلام کے پہلے کا ہے اور بعد طوفان حضرت
نوح علیہ السلام کے اب اوس قسم کے ہاتی دنیا مین نہین ہین
یہان سے ریل کا راستہ ہے جو کہ قریب بارہ گز کے بلند
ہے تمام دنیا مین ایسا نہین ہے۔ یہان کتون کو گاڑی مین
ڈالکر اکثر اون سے سائیس کا کام لیتے ہین۔ باغ عامہ زیادہ
بڑا نہین ہے لیکن اوس کے ایک سمت سے ندی کی چادر

جگہہ پر جانا ہوا۔ اوس ٹیکرے پر ایک ہوٹل بنا ہوا ہے جسکا
نام گوڈسن ہوٹل ہے اور وہان ایک گاڑی نیچے سے اوپر
تک چڑہتی اترتی ہے۔ فی سوفٹ پر ۱۰۔ انچ اوس کی اُنچان
رکہی ہے وہ گاڑی پانی کے زور سے اوترتی چڑہتی ہے
دس بجے ریل مین سوار ہوا ایک بجے برن مین داخل ہوا
اور ہوٹل مین فروکش ہوا یہہ شہر سوئیزرلنڈکا پایہ تخت ہے
مقام مذکور کو موسے شروع ہوتا ہے جنیوا وغیرہ سب
اس مین شریک ہین مردم شماری سب قریب
کروڑ کے ہے کہتے یہان بہت بڑے بڑے نظر آتے ہین
لیکن صبح کے وقت ایسے سرد ملک مین منہہ کہولے ہانپے
پہرتے ہین۔ یہان ایک گھنٹہ جو کہ مرغ کی آواز سے بجتا ہے
دیکہنے مین آیا لیکن آواز اوس کی بہت چہوٹی ہے کچہہ دو
منٹ سنائی نہین دیتی۔ یہان ایک موزیم بہی ہے اوسمین

آج صبح سے قدرے قدرے دھوپ نکلی ہے۔ ساڑھے
سات بجے ایک راگ مالہ سنا گیا بہت عمدہ بجتا ہے اور
آواز بادل گرجنے کی دیتا ہے۔ چند سال کے پیشتر پرنس
آف ویلز اس باجے کے سُننے کو تشریف لائے تھے۔
اس ملک مین زیادہ رونق نظر نہین آئی کل لکھا گیا ہی
کہ یہان کا حکمران ایک رئیس ہے آج معلوم ہوا کہ رئیس
نہین ہے جمہوری سلطنت ہے لیکن تعلق جرمن سے ہی
آج ۱۰ بجے ریل مین سوار ہوکر ۳ بجے چنیوا پہونچا مقام لوسرن
چھوڑکر اسواسطے جلد چنیوا جانا ہے کہ واٹسن کمپنی سے
بندوبست کیا گیا ہے کہ جملہ خطوط حیدرآباد کے ہمکو چنیوا مین
ملین ۱۰ بجے ریل چنیوا کے طرف روانہ ہوئی لوسرن کے
قریب سمندر مثل ایک لنگ کے نظر آنا شروع ہوا۔ بائین
طرف انگور کی بیل دونون طرف نظر آتی ہے۔ مقام لوسرن

بہت عمدہ بہتی ہوئی نظر آتی ہے باغ مذکور گرجے کے عقب
مین ہے اس مقام سے لوسن بہتر معلوم ہوتا ہے اگرچہ چھوٹا
ہے لیکن اوس کی فضا اچھی ہے۔ برف کے پہاڑ مشرق کے
سمت چار پانچ میل کے قریب نظر آتے ہین۔ یہہ ہوٹل
بہت عمدہ ہے ۸۰ حجرے ہین اور عمدہ طور سے ندی کے
کنارے واقع ہے پہاڑون پر سرو کے درخت ہین نہایت
سرسبز معلوم ہوتے ہین دھوپ آج خوب نکلی تہی کچھہ سردی
زیادہ نہین معلوم ہوئی اس ملک کا علاقہ جرمن سے ہے
اسلئے کہ یہانکا بادشاہ بہت بڑا ہے۔ مردم شماری قریب
تین کروڑ کے ہے۔ راستے پر حوض اور فوارے اقسام
اقسام کے بنے ہوے ہین۔

۶ مئی مطابق ۱۲ شعبان روز جمعہ۔ شب کو ہوا کا
بڑا زور رہا بجلی بہی چمکتی رہی ایک بجے پہوہار شروع ہوئی

نہایت عمدہ ہوٹل ہے دو سو مسافر اس مین رہ سکتے ہین
اسباب بہت عمدہ ہے کہانے پر چہری کانٹے طلائی دئے
جاتے ہین۔ اسکے روبرو باغ عامہ ہے اوسکے کنارے پر
دریا ہے جس مین دخانی کشتیان چلتی ہین گہوڑے
بہت عمدہ نظر آئے ہین چڑئین اور دوسرے جانور مثل
ہمارے شہر کے عادت کے صبح کو بولتے ہین۔ یہان
تین بجے رات سے صبح ہو جاتی ہے۔ یہان کے اور پاس
کے وقت مین ۲۵ منٹ کا فرق ہے یعنے یہان سے
۲۵ منٹ پارس کا دن بڑا ہے۔

۷ مئی مطابق ۱۳ شعبان روز شنبہ۔ تمام شب قدرے
قدرے بارش ہوتی رہی ہے۔ یہان کے راستے بہت
عریض ہین مکانات اور دوکانات کی صفائی وغیرہ
بالکل مصر کے شہر کے جیسی ہے۔ یہان ایک گرجہ بہت

مین ایک بجکر بیس منٹ پر پہونچے۔ باہر سے شہر کی وضع
میل برن کی نظر آتی ہے پہاڑون پر برف جما ہوا نظر آتا ہے
ہوا بہت سرد ہے۔ جنگل بہت سرسبز نظر آتا ہے بہت دور
تک چھوٹے چھوٹے گاؤن اور مکانات دکہائی دیتے ہین
ان مکانون کو کالج کہنا ضرور ہے اسلئے کہ سوئیزرلنڈ کے
سب مکانات ایک ہی وضع کے ہین اکثر یہہ کالج کے
مکان پانچ اور چہہ منزلہ بہی ہین ٹہیک ۳ بجے پانچ منٹ
پر جنیوا مین داخل ہوے فی الفور کوبرن صاحب کو ڈاکخانیکو
بہیجا۔ حیدرآباد کے خطوط ۱۶ رجب کے لکہے ہوے
پہونچے۔ وہان کے سب لوگون کی خیر و عافیت معلوم
ہونے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اور ہمارے ہمراہی
کے لوگون کو بہی اپنے اپنے گہرون کی خیریت معلوم ہوئی
مین جس ہوٹل مین فروکش ہون اوسکا نام مسٹرلوپس ہے

آئی تہی - یہہ ہوٹل نہایت عمدہ ہے جسکی عمدگی مین کچھہ بیان
نہین کرسکتا طلاکاری اور آراستگی حد سے زیادہ ہے
اس ہوٹل مین ۹۰۰ حجرے ہین - مرد ۲۵۰ - اور عورتین
۵۰ کل ۳۰۰ ملازم گرانڈ ہوٹل مین ہین اور ہزارون لوگ
ہر روز کہانا کہاتے ہین لیکن کہانے کا بندوبست بہت
عمدہ ہے - اگرچہ کہانا کہلانے مین نوکر لوگ ہر ایک حجرے
مین برابر سربراہی نہین کرتے لیکن کچھہ زیادہ تکلیف نہین
ہے - اس شہر کی مین کچھہ تعریف نہین کرسکتا - اسلئے کہ
تعریف اوسوقت کیجائے کہ جب چند چیزین اچھی نظر آئین
اور جبکہ سب چیزین اچھی ہی نظر سے گذرین تو تعریف
کرنا فضول ہے - یہان کس کس جگہہ کی تعریف کیجائے
راستون کی یا چڑیا خانے کی اور وہان کے نئے نئے
قسم کے مچھلیون کی جسکی قسمین بہی بہت بڑی بڑی ہین غرضکہ

عمدہ بنا ہوا ہے یہہ مقام گہڑیان بنانے مین تمام دنیا مین مشہور ہے اور یہان کی گہڑیان بے مثل بنتی ہین۔

۸ رمی مطابق ۵ رشعبان روز دوشنبہ ۷ بجے پارس مین داخل ہوے۔ اکثر خطوط جو حیدرآباد سے آتے تھے ملے۔ اول ایک ہوٹل مین کہ جسکا نام میری ہوٹل ہے اترنا ہوا وہ ہوٹل چھوٹا اور ہمراہیون کے متفرق اوترنے سے اوسمین بڑی تکلیف تہی۔ اگرچہ میرے ایجنٹ نے اور کئی ہوٹل اترنے کے لئے تلاش کئے لیکن کوئی خالی نہ تہا۔ اوسی روز شام کو مین خود گرانڈ ہوٹل دیکھنے گیا مجھکو موافق ضرورت کے وہان حجرے ملگئے۔

۱۰ رمی مطابق ۱۶ رشعبان روز سہ شنبہ۔ دوسرے روز صبح کو گرانڈ ہوٹل مین جاکر فروکش ہوا یہہ وہی ہوٹل ہے جہان سر سالار جنگ مرحوم کے پاؤن مین ضرب

اور یہہ شہر جرمن کے علاقہ مین ہو گیا تہا اب یہان جمہوری
سلطنت ہے اور کام عمدہ طور سے چلتا ہے ہر پنجشنبہ کو
گہوڑ دوڑ اور ہر روز سرکس اور ناٹک ہوتا رہتا ہے۔
تمام شب گاڑیون کی بہت کثرت رہتی ہے دوکانات
اور مکانات بہت بڑے بڑے ہین یہان کے مشہور مقامات
کے فوٹو خریدے گئے یہان تین بجے دن نکل آتا ہے
اور آٹہہ بجے کے بعد تک اجیالہ رہتا ہے۔

۱۱ مئی مطابق ۱۷ شعبان روز چہارشنبہ صبح ہوا خوری
کرکے ہوٹل واپس آنے کے بعد۔ کمال خان جمعدار سے
ملاقات ہوئی۔ معلوم ہوا کہ پندرہ روز سے پارس مین
ہین۔ اپنے شہر کے لوگ جب کہین مل جاتے ہین تو دل
دیکہکر بہت خوش ہوتا ہے غلام جیلانی خان بہی اون کے
ساتہہ ہین شام کو چار بجے سرکس کی جگہہ پر دو بونے

یہان کے ہر ایک چیز کی تعریف بیان سے باہر ہے
سڑکون کی صفائی اور روشنی اور انتظام یہان کا لایق
دید ہے۔ یہان کی اکثر سڑکین لکڑی کے ٹکرون سے بنائی
گئی ہین جنپر گاڑی گھوڑے کے چلنے سے بالکل آواز نہین ہوتی
اس کثرت سے یہان گاڑیان چلتی ہین کہ بیچ مین سے آمدورفت
دشوار ہو جاتی ہے۔ آدمی بہت مشکل سے دوسرے طرف
جا سکتا ہے گاڑیان اور گھوڑے یہان بہت عمدہ نظر آتے ہین
یہان مغرب کے سمت ایک جگہہ ہے قریب پانچ میل کے
بہت لوگ ہواخوری کے لئے وہان جاتے ہین۔ اوسکا
جنگل ایسا خوبصورت بنایا گیا ہے کہ جسکی تعریف نہین ہو سکتی
ممکن نہین کہ شہر پارس کی کوئی تعریف کر سکے۔ نپولین
اول کی قبر پر گرجہ نما ایک مینار بنا ہے تمام طلائی کام
ہے۔ یہہ وہی نپولین ہے جو تخمیناً ۷۰ سال ہوے مارا گیا تہا

اوس مکان مین تمام بجلی کی روشنی ہی۔ اور کل مکان طلائی
کام سے اسقدر آراستہ ہے جس کی تعریف نہین ہوسکتی
اوپرا کے لوگ لباس نہایت عمدہ عمدہ پہنتے اور تبدیل لباس
وغیرہ بہت جلد جلد کرتے ہین قریب بارہ بجے تک اوپرا
ہوتا رہا۔ آج خفیف بارش ہے۔ معلوم نہین کہ گھوڑ دوڑ شام
کو کیونکر ہوتی ہے۔ پارس کی فصیل ۱۵ میل کی ہے۔ مین یہ بات
بلا مبالغہ کہہ سکتا ہون کہ جو شخص یورپ کا سفر کرے اور
پارس نہ دیکھے تو گویا اوس نے کچھہ بھی نہین دیکھا اور وہ دنیا مین
بیکار پیدا ہوا۔ تمام دن تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بارش
ہوتی رہی ۲ بجے شرط شروع ہوئی۔ ریس اسٹانڈ بہت
بڑے بڑے نہین ہین لیکن ہزارون آدمی جمع تھے قریب
دو میل تک آدمیون کا سیاہ فرش معلوم ہوتا تھا شرط سے
واپسی کے بعد ایک تار کرنل نیل صاحب کا ملا جو کہ لندن

یعنی پستہ قد مرد اور عورت کے دیکھنے کا اتفاق ہوا
مرد کی عمر ۲۳ - اور عورت کی ۲۰ سال کی ہے اور قد ایک گز کا
ہے ایک مہینے کا عرصہ ہوا کہ امریکہ سے آئے ہین - انگریزی
زبان بہت اچھی بولتے اور سواری اور ناچ وغیرہ
سب تماشے خوب کرتے ہین اونکا تماشہ ٹکٹ لیکر دکھلاتے
ہین - اور بہت کچھہ اون کے ذریعہ سے حاصل کرتے ہین -
۱۲ ر می مطابق ۱۸ ر شعبان روز پنجشنبہ - آج شام کو
یہان کی گھوڑ دوڑ ہے - ہر روز جو تار اور خطوط حیدرآباد
اور لندن سے آتے ہین اون کے جوابات ادا کرنا اور
تماشونکا دیکھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے - شب کو یہانکا
آپرا دیکھنے کا اتفاق ہوا - یہہ اتنا بڑا آپرا ہے کہ دنیا مین
اس سے بہتر اور عمدہ اوپرا دوسرا نہین ہے - تین سو سے
زیادہ مرد اور عورتین اس آپرا مین ناچتے اور گاتے ہین

۱۳ رمی مطابق ۱۹ رشعبان روز جمعہ - آج صبح کو قریب سات بجے کے کپتن سدرلنڈ صاحب میرے پاس آئے اونکو ایسا یقین ہوا کہ چند ضرورتون کی وجہ سے میرا لنڈن جانا نہین ہوسکتا اون کی حاضری کی دعوت کی گئی آج سونگ کے دالنے برابر اولے برسے لیکن ہمارے ملک کی طرح اسطرف گرج اور آواز کچھہ نہین ہوتی ہے اکثر لگاتار بارش کئی دنون تک ہوا کرتی ہے - سدرلنڈ صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ لندن مین اسقدر سردی نہین ہے ایک تار بندگان حضرت کی خدمت مین گذرانا گیا ہے جواب کا انتظار ہے امید ہے کہ لندن مین جواب مرحمت ہوگا -

۱۴ رمی مطابق ۲۰ رشعبان روز شنبہ - آج نو بجے ریل مین لندن کے طرف روانہ ہون گے امید ہے کہ

ہوکر آیا تہا۔ اور یہ بہی معلوم ہوا کہ کپٹن سدرلنڈ صاحب بہی
لندن سے اسطرف میری ملاقات کیواسطے روانہ ہوئے ہین
شب کو ایک سرکس مین جانا ہوا مین سرکس کی تعریف
نہین کرسکتا۔ شیرونکو ایسا مطیع فرمان بردار کیا ہے کہ نوشیرو نکو
ایک کٹہرے مین بند کرکے ایک آدمی اون مین جاکر اون
سب سے جو کام چاہتا ہے لیتا ہے اگرچہ لوگ سمجہتے ہین کہ
بہوک سب کام کراتی ہے۔ لیکن اکثر یہہ جانور بہوک مین
زیادہ غصیلے ہو جاتے ہین پس ظاہر ہے کہ تربیت عمدہ ہو تو
شیر بہی مطیع ہو جاتے ہین۔ اوسی طور سے ہاتی بہی سرکس
مین کام کرتے ہین ایک سوار ایک گہوڑے پر سوار ہوکر
۹ ۲ گہوڑے گاڑی مین چلاتا ہے۔ یہان سرکس کا ہر ایک
مکان بہت بڑا ہے جسقدر مین لندن کے طرف آگے بڑہتا ہون
ہر ایک چیز بہتر نظر آتی ہے۔

یہان کی دہوپ مثل حیدرآباد کے ہوتی ہے جیسے کہ سردی
کے دنون مین وہان ہوتی ہے۔ سردی کچھہ زیادہ نہین ہے
مکان جو رہنے کو لیا گیا ہے نہایت عمدہ اور بڑا ہے اور ہر طرح
کے سامان سے خوب آراستہ ہے اسٹیشن پرفیجرلڈ صاحب
کی زبانی سکرٹری آف اسٹیٹ نے کہلا بہیجا تہا کہ دوشنبہ
کو گیارہ بجے انڈیا آفس مین سکرٹری آف اسٹیٹ
اور تین بجے ونڈسر کیاسٹل مین کوئین امپرس سے ملاقات
کا دن ٹہرا تہا۔

۱۵ مئی مطابق ۲۱ شعبان روز یکشنبہ۔ صبحکو تین بجے
روشنی شروع ہوگئی اور پانچ بجے دہوپ مکان کے
جڑکت پہونچ گئی اکثر اچہے اچہے لوگ یہان ہڈ پارک مین
جمع ہوجاتے ہین خصوصًا یکشنبہ کے روز بہت کثرت
سے لوگ جمع ہوتے ہین۔ اکثر باغ کے راستے سیاہ نظر آتے ہین

ریل اور انگلش چینل کی راہ سے ۶ بجے لندن مین داخل ہونگے
کل ایک خط سکرٹری آف اسٹیٹ کو لکھا گیا ہے۔ پارس
سے ۱۰ بجے روانہ ہوکر دو بجے کے قریب انگلش چینل کو
پہونچے قریب دو بجے کے جہاز اسبرت ویکٹر مین سوار ہوکر
لندن کے طرف روانہ ہوے۔ پانی کا وہ زور تہا کہ بیان
نہین ہوسکتا بہت سے لوگ بیمار ہوگئے اور میری طبیعت
بہی قدرے سست ہوگئی اگرچہ ۲۰ روز کے قریب سمندر
کا سفر رہا لیکن ایسی تکلیف کبہی نہین ہوئی۔ خیر چار بجے
لندن مین داخل ہوے۔ سکرٹری آف اسٹیٹ کے جانب سے
فٹجرلڈ صاحب پولیٹکل ایڈیکانگ اسٹیشن پر استقبال کے
لئے آئے تہے۔ گاڑی مین سوار کرا کر واپس چلے گئے۔ سات
بجے کے قریب مکان پر داخل ہوے۔ مکان پر پہونچکر سر سڈلنڈ
صاحب سے ملاقات ہوئی شب کو وہ ڈنر مین شریک ہوئے

ملیٹری سکرٹری سے ملاقات ہوئی دور سے دیکھکر مین نے انکی
وضع سے اونکو فوراً پہچان لیا کہ فریزر صاحب ہین۔
۱۶ رمی مطابق ۲۲ رشعبان روز دوشنبہ کہا سے
فارغ ہونے کے بعد گیارہ بجے انڈیا آفس مین سکرٹری آف
اسٹیٹ سے ملاقات ہوئی نہایت ہی خوش اخلاقی سے
ملاقات فرمائی اور ایک عرصہ تک ہمکلام رہے وہان سے
مکان پر واپس آیا۔ دو بجے فٹجرلڈ صاحب تشریف لائے
اور اپنے ہمراہ مجھکو اسٹیشن پر لے گئے۔ میرے ہمراہی
مین کوبرن صاحب اور سید رکن الدین تھے۔ ہم سب
کوئین کی خاص گاڑی مین جسے کہ جناب ملکہ معظمہ نے ہم
لوگون کے لئے مقرر فرمایا تھا سوار ہوکر ونڈرز کو روانہ
ہوے ونڈرز مین پہونچکر ملکہ معظمہ کی گاڑی مین سوار ہوکر
ونڈرز کاسل مین داخل ہوے۔ وہان ٹفن کا بندوبست

لیڈیان اور جنٹلمین اکثر گھوڑون پر اس پارک مین بہت
دوڑتے پھرتے ہین۔ گیارہ بجے سے دو بجے تک بہت
کثرت رہتی ہے۔ جس مکان مین مین ہون نہایت عمدہ جگہہ پر
ہیڈ پارک کے روبرو واقع ہے شام کو اون گھوڑون کے
طویلے مین جانے کا اتفاق ہوا جو کہ دوشنبہ کو نیلام
ہونے والے ہین ہمارے ملک مین جیسے خراب گھوڑے
نیلام ہوتے ہین وہ بات یہان نہین ہے۔ یہان اکثر عمدہ
گھوڑے نیلام کئے جاتے ہین بلکہ بعض گھوڑے اعلےٰ
درجہ کے نیلام ہوتے ہین۔ وہان سے چڑیا خانہ دیکھنے
گیا بہت سے نئے جانور وہان نظر آئے۔ لیکن اون سب کا
ایک وقت مین دیکھنا بہت دشوار ہے اسلئے اون کے
کچھہ حصہ کے دیکھنے کا دوسرا روز مقرر کیا گیا۔ اوسی
باغ مین کرنل فریزر صاحب سے جو کہ پہلے حیدرآباد مین

پرنس آف ویلز نے مجھسے مصافحہ فرمایا اور ارشاد فرمایا
کہ آپ کے لئے حیدرآباد کا ایک اعلےٰ عہدہ تجویز ہوا ہے
اور اس تقرر کیوجہ سے آپ کو یہان زیادہ قیام کا موقع
نہ ملیگا۔ مین نے عرض کیا کہ مجھے بہی یہان سے جلد چلے جانیکا
بڑا افسوس ہے لیکن آج حکم آگیا ہے کہ جوبلی کے بعد لندن سے
فوراً روانہ ہو جاؤن۔ مین جناب شاہزادہ ممدوح کے
ان اخلاق اور مہربانی کا کمال مشکور رہوا اور بہی رجواڑے
مثل مہاراجہ کوچ بہار و مہاراجہ پرتاب سنگہ وغیرہ کے
وہان شریک بال تہے۔ ایسے ناچ مین معمول ہے کہ سپر سے
پہلے سوائے شاہی خاندان کے اور کوئی نہین ناچ سکتا
ایک بجے کے قریب سپر پر گئے یہہ سپر اسٹانڈنگ تہا
بعد فراغت کے ہم سب مکانکو واپس آئے۔

۱۸ مئی مطابق ۲۴ شعبان روز چہارشنبہ۔ آج

کیا گیا تہا ٹفن سے فارغ ہوکر چند لمحون کے بعد فٹجرلڈ صاحب
بہادر کوئین کی ملازمت کے واسطے لے گئے ایک مکان مین
جناب ملکۂ معظمہ کہڑی ہوئین تہین قدیم دستور کے مطابق
ملاقات فرمائی اور مجہہ سے استفسار فرمایا کہ کیا یہ آپکا آنا
پہلے ہی مرتبہ ہوا ہے۔ میرے بعد کوبرن صاحب اور
سید رکن الدین بہی اداب بجا لائے وہان سے ساڑہے پانچ بجے
کے قریب مکان واپس آئے۔

۱۷ مئی مطابق ۲۲ شعبان روز سہ شنبہ شب کو
بہت بڑا بال تہا جس مین پرنس آف ویلز خود شریک تہی
اور جناب ممدوح کی طرف سے دعوت تہی۔ عبارت کو
طول ہوتا ہے۔ اسوجہ سے اون مقامات کی تعریف نہین لکہہ سکتا
خیر شریک جلسہ ہوا۔ ہم تین آدمی تہے من کوبرن صاحب
سید رکن الدین شریک بال ہونے سے پہلے جناب

اور سردی زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ یہان کے لوگ
کہتے ہین کہ اس موسم مین یہان ہرگز بارش نہین ہوتی آج
کل موسم یہان کا خراب ہوگیا ہے۔ اکثر جب ہوا خوری کو
جاتا ہون تو بہت سے لوگ ملاقات کو آتے ہین اور اپنا
کارڈ چھوڑ جاتے ہین مجھے بھی اون کے مکانون کو جانا
ضرور ہوتا ہے۔

۲۱ مئی مطابق ۲۷ شعبان روز شنبہ۔ آج دربار
لیوی مقرر تھا۔ خود پرنس آف ویلز جناب ملکۂ معظمہ کے
قایم مقام ہوکر تشریف لائے تھے۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب
سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ تھے ڈیڑھ بجے پیلس مین
داخل ہوے۔ ملاقات کے وقت پرنس آف ویلز نے
مجھسے مصافحہ کیا۔ بعد ازآن میرے ہمراہی فقط آداب بجالاے
ملاقاتی لوگون کے خطوط کا ہجوم ہے جواب کے لکھنے مین

بکنگہم پالس کے ڈرائینگ روم مین دعوت تہی۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب اور سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ بہی تھے صرف پرنسس آف ویلز تہین جو بہت ہی عمدہ مروارید اور الماس ٹنکا ہوا گون پہنے ہوے تہین۔ فقط لیڈیان اور ممالک غیر کے لوگ ملاقات کرتے رہے۔

۱۹ رمی مطابق ۲۵ رشعبان روز پنجشنبہ قدیم عادت کے موافق ہوا خوری کو گیا۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے شہر حیدرآباد مین کبہی اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے اور ڈنر کی دعوت ہوتی ہے تو لیڈیون کو بڑی تکلیف ہوتی ہے یہان برابر اولے برستے رہتے ہین اور لیڈیان گہوڑون پر سواریان کرتے ہین۔ شاید یہان کا اور وہان کا دوسرا آسمان ہے۔

۲۰ رمی مطابق ۲۶ رشعبان روز جمعہ اکثر بارش رہتی ہے

کے دئے ہین اسوجہ سے ہر جگہہ جانا ضرور ہوتا ہے لیڈی
کراس نے اپنے دو بیٹیون سے ملاقات کرائی بہت
خوبی کی لیڈی ہین وہان سے مسٹر فٹجرلڈ کے مکان پر گیا
معلوم ہوا کہ ظفر جنگ بہادر بہی آج آئے ہین اور الگزنڈر
ہوٹل مین اترے ہوے ہین۔

۲۴ مئی مطابق ۳۰ شعبان روز سہ شنبہ۔ شام کو
انڈیا آفس مین دعوت تہی جملہ معززین وہان جمع تہے
ڈنر کے بعد ایٹ ہوم تہا جس مین پرنس آف ویلز مع
اپنی پرنسس یعنی شاہزادی صاحبہ کے تشریف لائے تہے
ایٹ ہوم مین ظفر جنگ بہادر بہی شریک تہے اون سے
ملاقات ہوئی۔ میرے ہمراہ ایٹ ہوم مین کرنل کوبرن
صاحب سید رکن الدین اور عبداللہ بیگ شریک تہے
بارہ بجے کے بعد پرنس آف ویلز سپر پر تشریف لے گئے

وقت ہوتی ہے۔

۲۲ مئی مطابق ۲۸ شعبان روز یکشنبہ۔ اتوار کو یہان چونکہ ملاقات کی فرصت زیادہ رہتے ہے اکثر ملاقات کے واسطے لوگون کے مکانون پر جانا ہوا۔

۲۳ مئی مطابق ۲۹ شعبان روز دوشنبہ۔ ساڑھے تین بجے لارڈ نارتہبروک کی ملاقات کے لئے گیا۔ یہہ ملاقاتین انڈیا آفس کے توسط سے مقرر ہوا کرتی ہین۔ مکان کے پھاٹک کے باہر ڈاکٹر وتدمر صاحب ملے بعد لارڈ نارتہبروک صاحب سے ملاقات ہوئی ہندوستان کی پیشتر کی ملاقات اور میرے حال کے تقرر کی نسبت گفتگو کرتے رہے اور اپنی بیٹی سے بہی ملاقات کرائی وہان سے لارڈ کراس کے مکان پر اون کے لیڈی کے ملاقات کے واسطے گیا لیڈی رے نے اپنی عنایت سے بہت سے خطوط ملاقات

کے قریب موجود رہتے ہین اور اسقدر پکارتے ہین کہ
کہ اونکا پکارنا بہت ناگوار گزرتا ہے۔ سوا چار بجے
کے بعد اوسی ریل مین پرنس آف ویلز کی ہمراہی مین
واپس ہوے بارش وغیرہ کچھہ نہ تہی۔ اکثر لوگ جو لنچ مین
میرے دعوتی تہے پیالس مین آکر میرے ساتہہ شریک لنچ ہوے
اکثر اس اژدہام مین چور بہت جمع ہوتے ہین اور لندن کے
لوگ کہتے ہین کہ جسقدر چوری اس شہر مین ہوتی ہے ہندوستان
مین کہین نہین ہوتی جیبین اور گہڑیان وغیرہ صاف
کترکر نکال لیتے ہین۔

۲۶ مئی مطابق ۲ رمضان روز پنجشنبہ۔ صبح کو
ہواخوری کے بعد بعض صاحبون سے ملاقات کی۔

۲۷ مئی مطابق ۳ رمضان روز جمعہ۔ آج ابر گہرا
ہوا ہے ضروری قدرے بارش ہو رہی ہے۔ سردی بہت

میز کے ٹکڑے علیحدہ علیحدہ لگے ہوے تھے جس میز پر خود تشریف رکھتے تھے اوسپر مجھے بھی یاد فرمایا قریب ایک بجے کے ہم لوگ مکان کو واپس ہوے۔

۲۵ مئی مطابق غرۂ رمضان روز چہارشنبہ

آج کے روز ڈربی ریس مقرر ہے۔ ۱۲ بجے اسٹیشن پر گئے پرنس آف ویلز بھی تشریف لائے اپنے خانوادے دوسری گاڑیون مین چند شخصون کے لایق جگہہ عنایت فرمائے گھوڑ دوڑ تو ویسی ہی ہوتی ہے جیسے حیدرآباد مین ہوتی ہے لیکن تماشبین بکثرت جمع ہوتے ہین تخمیناً ۳ لاکھہ آدمیون کا مجمع شرط مین ہوتا ہے انواع و اقسام کی دوکانین لگتی ہین۔ جھولے بکثرت جھولے جاتے ہین چوکڑا گاڑیون سے دور دور تک تمام جگہہ بھر جاتی ہے ایسا تماشہ کبھی دیکھنے مین نہین آیا۔ لاٹری والے اسٹانڈ

فرزند مولوی مشتاق حسین صاحب فرزند مولوی دلیل الدین
خان صاحب فرزند مولوی شیخ احمد صاحب فرزند مولوی
عبدالکریم صاحب مرحوم اور الیفنسٹ صاحب جو مدار المہام
مرحوم کے پرایوٹ سکرٹری تہے ملنے کے لئے آئے چار بجے
شام کو سفیر ایران کی ملاقات کو گیا لیکن مکان پر وہ موجود
نہ تہے۔ وہان سے مسٹر جون جو سابق مین حیدر آباد کے
رزیڈنٹ تہے اون کی ملاقات کے واسطے گیا وہ بہی مکان پر
نہین ملے۔ یہان کا یہہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جو جو صاحب مکان پر
آئین وہ گہر پر ہون یا نہون اون کے مکانون کو جانا ضرور ہے
وہان سے الگزنڈریہ ہوٹل مین جنرل فریزر صاحب
کی ملاقات کیو اسطے گیا لیکن یہہ وہان نہین تہے ظفر جنگ
بہادر سے وہان ملاقات ہوئی بعد اس کے مکان کو
واپس آئے۔

معلوم ہوتی ہے شام کو دربی ریس تھی جس مین میرا جانا
نہین ہوا۔ کرنل کوبرن صاحب کپتن سدرلنڈ صاحب کی
صاحبزادی کپتن عبد اللہ بیگ سردار پریم سنگھ گئے تھے
تین بجے سر رابرٹ نٹک مری ملاقات کو آئے تھے۔ یہہ
وہی صاحب ہین جو کہ بلوے کے زمانہ مین ہندوستان
مین لفٹنٹ گورنر تھے ۳۵ سال ہندوستان مین رہے
اب ضعیف ہوگئے ہین۔

۲۸ مئی مطابق ۴ رمضان روز شنبہ۔ آج ۱۲ بجے
پرنس آف ویلز کی ملاقات کو جانا ہوا۔ کرنل کوبرن صاحب
کپتن عبد اللہ بیگ میرے ہمراہ تھے اور ملازمت کیوقت
فٹجرلڈ صاحب بہی وہان حاضر تھے۔

۲۹ مئی مطابق ۵ رمضان روز یکشنبہ۔ آج ۱۱ بجے
صبح کو سی مور کی صاحب ملاقات کے واسطے آئے اونکے بعد

اور وہان اکثر فروخت کے لئے گھوڑی بہی لائے ہین۔

۳۱ مئی مطابق ۷ رمضان روز سہ شنبہ۔ ۱۱ بجے سردار دلیر الملک بہادر نے میرے مکان پر آکر ملاقات کی اور ایک بڑا لفافہ مجھے دیا اور گیارہ روپئے نذر کے گذرانے ہرچند کہ نذر کے باب مین مین عذر کرتا رہا کہ یہہ بے سبب نذر کیسی لیکن اون کے زیادہ اصرار سے قبول کی گئی۔ میرے ساتہہ برکفسٹ مین شریک رہے اون سے کہا گیا کہ ہر روز ۱۱ بجے برکفسٹ پر یہین آیا کرین اونہون نے قبول کیا۔ یہہ خط کرنل مارشل صاحب کا تہا جس مین اونہون نے انتظامی امور کی نسبت لکہا تہا اوسکے شکریہ کا تار دیا گیا۔ آج پہر گہوڑون کی نمایش ہے اور پرنس آف ویلز بہادر خود تشریف لائے ہین اور ہزارون آدمی جمع ہوے ہین۔

۳۰ مئی مطابق ۶ رمضان روز دوشنبہ آج
تعطیل ہے تمام دوکانین بند ہین۔ یہہ تعطیل سال مین دو تین
مرتبہ ہوتی ہے تمام ڈاکخانے اور بنک وغیرہ سب بند
رہتے ہین۔ آج سردار دلیر الملک بہادر حیدر آباد سے
یہان داخل ہوے۔ چیرنگ کراس اسٹیشن پر دو ساجی
اون کے لینے کے واسطے گئے تہے لیکن معلوم ہوا کہ قبل
اون کے پہونچنے کے وہ ہوٹل مین داخل ہو گئے۔ اونہین
کہلا بہیجا گیا کہ جسوقت اونہین ملاقات منظور ہو آئین ونکو
تین بجے جو لوگ کہ دو دو وقت مکان پر ہو گئے تہے
اون کے یہان جانا ہوا۔ وہان سے گہوڑون کی نمایش
مین جانا ہوا۔ یہہ مکان خاص ایسے ہی کامون کے واسطے
بنا ہوا ہے۔ بہت بڑا مکان ہے اور اکثر اوس جگہہ کے جلسون
اور تماشون مین پرنس آف ویلز بہی تشریف لائے ہین

آج یہان ایک قدیم جیل خانہ جو تخمیناً سو سال کا ہے دیکھنے کا
اتفاق ہوا۔ ایسی جگہون کے دیکھنے کا انڈیا آفس سے بندوبست
ہوا کرتا ہے۔ ۹۱۲ عورت اور مرد وہان قید تہے۔ عورت ۵۰۵
مرد ۔ دو سال کے واسطے جو مجرم قید ہوتے ہین وہ اس ۴۰۷
جیلخانے مین آتے ہین۔ بعض بعض عورتین وہان گود مین
بچے لئے ہوے ہین۔ داروغۂ جیل سے دریافت کرنے پر
معلوم ہوا کہ یہہ عورتین حاملہ قید ہوئی تہین تولد کے دس
دن کے بعد یہہ بچے اون سے علیحدہ کر۔ لئے جاتے ہین
جہان عورتین قید ہین وہان کل کام عورتون سے لیا جاتا ہے
اور ایسا ہی جہان مرد مقید ہین وہان اونہین سے کام لیا
جاتا ہے۔ اکثر عورتین جو بے مقدور ہوتے ہین وہ حمل کے
قریب دیدہ و دانستہ ایسی خطا کرتی ہین کہ جس سے وہ
جیلخانے بہیجی جائین اسلئے کہ جیل خانے مین زچگی وغیرہ کا

یکم جون مطابق ۸ رمضان روز چہار شنبہ۔ آج
صبح سے ابر ہے سردی زیادہ نہین معلوم ہوتی اکثر جب
کہر سے اندہیرا ہو جاتا ہے سردی کم ہو جاتی ہے آج کہانے
پر دلیر الملک بہادر نہین آئے تین بجے کے قریب آئے
دریافت کیا گیا کہ خریطہ کا صندوق آیا ہے یا نہین معلوم ہوا
کہ کشتی اور بہت عمدہ تورہ پوش وغیرہ خریطے کے ساتھ
ہے یہان صندوق کی کوئی ضرورت نہین ہے۔ سارے
تین بجے کے قریب ظفر جنگ بہادر آئے اور نذر دی۔ آج
شب کو میرے واسطے غالبًا وارڈسن صاحب بہادر نے
بہت بڑی دعوت تخمینًا ڈیڑھ سو آدمیون کی کی تہی۔ مجھکو بڑا
افسوس ہے کہ نہایت ہی ضروری کام کی وجہ سے اوس جلسے
مین شریک نہو سکا۔ میرے طرف سے کرنل کوبرن صاحب
سدرلنڈ صاحب دو ساجی دعوت مین جاکر شریک ہوے

۳ رجون مطابق ۱۰ رمضان روز جمعہ - آج ۹ بجے ریل
پر سوار ہوکر ونسج کو گیا تخمیناً پون گھنٹے کا راستہ ہے وہان
توپونکا کارخانہ ہے سرکاری توپین اور گولے تیار ہوتے ہین
انواع واقسام کی توپین بڑی اور چھوٹی دیکھنے مین آئین -
سب سے بڑا گولہ وہان ۱۸ سو پونڈ کا ہے جسکا وزن ہمارے
ملک مین ۷۰ پلہ ہوتا ہے یہہ گولہ اتنا بڑا تہا کہ دو ساجی کے
پیشانی تک پہونچتا تہا کئی میل تک گولے اور توپ کا فرش تہا
ایک مکان مین ایک گہن کئی سو پلہ کا ہے لیکن آدمی جسقدر
زور یا سہولت سے چاہے اوسی چھوڑ سکتا ہے - یہہ بات
لایق دید ہے کہ اگر اخروٹ رکھکر اوسپر مارین تو مغز کو
صدمہ نہ پہونچیگا اور چھلکہ توٹ جائیگا یا اگر کوئی گہڑی کو رکھکر
مارے تو صرف آئینہ توٹے گا اور پرزے اوس کے
درست اور سالم رہین گے یہہ حرکت قابل دیکھنے کے ہے

کل خرچ سرکار سے ملتا ہے۔

۲ جون مطابق ۹ رمضان روز پنجشنبہ۔ آج دس بجے
ڈنکو بنک دیکھنے گیا۔ اس مین بہت بڑے بڑے کمرے
ہین قریب تین بیگہ زمین مین یہہ مکان بنا ہوا ہے اس جگہہ
اگر کوئی شخص زمین خریدنا چاہے۔ تو فی فٹ ہزار روپیہ
سے کم نہین ملتی ہے قسم اول کا سونا فی اونس چار پاؤنڈ
چار شلنگ ۶ پنس ہے اس سے بہتر اور سونا وہان نہین ہے
اور یہہ نرخ صرف آج کے دن کے لئے ہے۔ گیارہ سو آدمی
یہان ملازم ہین سوا سو محرر آفس مین کام کرتے ہین چیک کا
کاغذ یہین تیار ہوتا ہے اوسکا علیحدہ کارخانہ ہے یہہ سب
کام کلون سے نہایت باریکی کے ساتھہ ہوتا ہے یہہ جگہہ
قابل دیکھنے کے ہے بہت سی باتین اوس مین بڑی کاریگری
کی ہوتی ہین۔

نئے آدمی پر نہین کرتے۔ اسلئے کہ میرے ہمراہیون سے
سردار پریم سنگھ آزمایش کے واسطے گئے تہے لیکن انپر
عمل کرنے سے انکار کیا۔ شب کو بکنگہم پالس مین ملکۂ معظمہ کے
جانب سے دعوت تہی۔ ٹہیک ۱۰ بجے جانا ہوا۔ ۱۰ بجے
کے قریب پرنس آف ویلز مع پرنس کے تشریف لائے
سب رجواڑے اور بہت سے معزز مہمان جمع تہے۔ سپر کے
بعد پرنس آف ویلز مصافحہ کرکے خیر و عافیت پوچہتے رہے
ایک بجے مکان کو واپس آیا۔

۴ رجون مطابق ۱۱ رمضان روز شنبہ۔ آج
اسکاٹ لنڈ جانے کا بندوبست کیا گیا ہے قریب ۹ بجے
شب کو وہان جانا ہوگا اور چہارشنبہ کو واپسی کا
ارادہ ہے۔

۵ رجون مطابق ۱۲ رمضان روز یکشنبہ۔ ۱۰ منٹ

دوسرے کمرے مین دیوار پر ایک آلہ لگا ہوا ہے اُس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک منٹ مین گولہ کتنی دور جاتا ہی
اوس آلے کو مین نے خود اپنے ہاتھہ سے توپ سر کرکے
آزمایا معلوم ہوا کہ اول جو توپ سر ہوئی تہی اوسکا گولہ ۲۳۰۰
گز گیا تہا اور جو یہان سے سر ہوئی اوسکا گولہ ۱۵ سو گز گیا
یہہ دو آلے تمام کارخانے مین نہایت ہی نادر ہین۔ دس ہزار
ملازم ہین اور ہر ہفتے مین تنخواہ تقسیم ہوتی ہے۔ وہان سے
ایک بجے لنچ تہا وہان اون کے افسرون نے بڑے
اخلاق سے لنچ کی دعوت کی میرے ہمراہی سب ساتہہ تہے
سوا ڈاکٹر صاحب کے کہ اوس روز نہین آئے تہے۔ وہانسے
واپس ہوکر ایک تماشے مین گیا جس مین مسمریزم اور
بہت سے شعبدے کئے جاتے ہین۔ وہان جانے سے
معلوم ہوا کہ مسمریزم ہر روز ایک ہی لوگون پر کرتے ہین

کارڈ چھوڑ گئے۔ انڈیا آفس سے اونکو حکم ہوا ہے کہ جو مقامات
لایق دیدہون مجھکو ہمراہ لیجا کر دکھلائین۔ کرنل کوبرن صاحب
ضرورت کی وجہ سے لنڈن مین چھوڑ دئے گئے۔ ونسج
مین کرنل اسٹرنچی صاحب سے کچھہ انعام کے باب مین
گفتگو ہوئی تہی اوس بحث کے تصفیہ کے واسطے مکرر اونکا
رہنا ضرور ہوا۔ اور ایک چٹھی کے ذریعہ سے فٹجرلڈ صاحب
کو بہی اطلاع دیدی گئی ہے۔ کوئین کی ہواخوری کے
راستے مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام الن-یگ یعنے
پشت شیر ہے۔ ایک جانب سے پہاڑ مذکور ویسا ہی
نظر آتا ہے۔ دوسرا پہاڑ جسکا نام ارتاسٹ ہے بہت
مشہور ہے وسط اسکاٹلنڈ مین واقع ہے جہان کہ ایک
چرخ ہے ہارٹ میڈاوین ایک بہت بڑی جگہہ
کی خود کوئین کے مکان بنانے کے واسطے درخواست کی گئی

کم ۹ بجے لنڈن سے ریل مین سوار ہوکر آج صبح کو ۷ بجے
ایڈنبرا یائے تخت اسکاٹلنڈ مین داخل ہوے - اسکاٹلنڈ
لنڈن سے فقط دس گھنٹے کی راہ ہے یہان اتوار کے دن کی
بڑی تعظیم اور تکریم کرتے ہین اوس روز گاڑی گھوڑے
سب کا چلنا بند رہتا ہے اور لوگ بہی بہت کم چلتے پہرتے
نظر آتے ہین راستے مین بات کرنے سیٹی بجانے وغیرہ
ان سب باتون کی اتوار کے روز احتیاط کرتے ہین -
جس ہوٹل مین کہ مین مقیم ہون اسکا نام بال مورل ہوٹل ہی
بہت اچہی جگہہ پر یہ ہوٹل واقع ہے اور خوب آراستہ
ہے - میرے ہمراہ کپٹن سدرلنڈ مع مسس سدرلنڈ رکن الدین
عبداللہ بیگ - پریم سنگہ - محمد یسین - دوساجی - ڈاکٹر صاحب
اور شاگرد پیشہ غلام محبوب - محمد غوث خان محمد قاسم ہین
آج لارڈ پروس گورنر اسکاٹلنڈ دس بجے ہوٹل مین آکر اپنا

ہمارے ملک کے موافق ہے جیسی کہ بارش کی فصل مین
نکلتی ہے یہہ ملک بہت اچھا ہے لیکن بہت رونق دار نہین ہے
لوگ کم نظر آتے ہین زمین بہت نظر آتی ہے بعض کا قول
ہے کہ ساتہہ لاکہہ بعض کا پندرہ لاکہہ ہے کتاب سے صحت
ہو جائیگی زمین کا رنگ زمین کا ہے کشتکاری جو وغیرہ
کی ہوتی ہے ترکاری اور رای وغیرہ بہت ہوتی ہے

۶ جون مطابق ۱۳ رمضان روز دوشنبہ بہ نسبت
لنڈن کے یہان آفتاب دیر سے غروب ہوتا ہے اور
وہان سے یہان دن بڑا ہوتا ہے شام کو دس بجے کے
قریب بہی مغرب کا آخر وقت باقی رہتا ہے اور روشنی
دو بجے صبح سے شروع ہو جاتی ہے۔ آج دس بجے لارڈ
پروسٹ جو کہ یہان کے گورنر ہین میرے پاس تشریف لائے
اور مجہے اپنے ہمراہ قلعے مین لے گئے وہان کے جو عجائبات

تھی لیکن یہان کی رعایا نے منظور نہین کیا لہذا وہان پر ایک
بہت بڑا اور عمدہ مدرسہ بنایا گیا ہے۔ لارڈ روڈبیر کی جہان
جاگیر ہے وہان گیا۔ تین بجے کے قریب ڈاکٹر فلنگ صاحب
جو کہ آخر وقت مین جد امجد مرحوم کے معالج تھے ملاقات کے
لئے آئے اور بہت دیر تک قدیم حالات حیدرآباد کے
بیان کرتے رہے یہہ صاحب ہند مین ۳۵ سال اور حیدرآباد
مین ۱۹ سال رہے ہین حیدرآباد کے حالات سے خوب
واقف ہین۔ مرزا مہدی خان اپنے بھائی مرزا کریم خان
اور احمد مرزا پسر حکیم محمد مرزا کو میری ملاقات کے واسطے
لائے تھے یہہ یہان یونیورسٹی کالج مین ڈاکٹری پڑھتے ہین
فقط اسکاٹلنڈ مین تین یا چار مسلمان ہین باری تعالے انکو
دین اسلام کے ساتھہ حیدرآباد واپس لائے۔ آج موسم
بہت اچھا ہے کل بہت سردی اور بارش تھی۔ دھوپ

مدعو کیا تہا چنانچہ ڈاکٹر فلیمنگ صاحب اور مرزا کریم خان
برادر مرزا مہدی خان اور حکیم محمد مرزا کے بیٹے بہی وہان
موجود تہے۔ اپنی صاحبزادی اور بچون سے ملاقات
کرای بچے چہوٹے بڑے وہان بہت سے تہے لارڈ اور
لیڈی دونونکا نہایت عمدہ مزاج ہے واپسی کے وقت
اکثر جن کتابون کی ضرورت تہی اونہین سے لین یہان سے
آج شب کو ۹ بجے منچسٹر کے طرف روانہ ہون گے۔

۷ جون مطابق ۱۴ رمضان روز سہ شنبہ صبح
کو دو بجے کے بعد ریل پر ایک مقام ملا جسکا نام دیکیان
تہا معلوم ہوا کہ ابہی چند روز کا عرصہ ہوا ہے کہ یہان
وبا کی شکایت بہت تہی منچسٹر یہان سے ۲۰ میل ہے
آج میل ٹرین کسقدر لیٹ ہوئی چار بجے مقام منچسٹر میں
پہونچے وہان پہونچکر گرانڈ ہوٹل مین قیام ہوا۔ دس بجے

اور حالات قدیم تھے اونہین دکھلائے اور بتلائے رہے
وہان سے ایک اور قدیم مکان دکھلانے لے گئے جو کہ
بہت عمدہ قدیم عمارت ہے جسکی کیفیت نمبر دو کی کتاب سے
معلوم ہوسکتی ہے اونکی زبانی معلوم ہوا کہ یہان کی مردم شماری
دو لاکھ ساتھہ ہزار ہے اور پہلی جولائی سے رات اور
کم ہو جائیگی کوئی دو گھنٹے رات رہیگی اور پھر اوجالا ہو جائیگا
یہان کے گھوڑے مثل لنڈن کے نہین ہین اور عمارتین
بھی بہت خوبصورت جیسی کہ لنڈن مین نظر آئین یہان ہنین ہین
پرند مثل کوے اور مینا اور ابابیل وغیرہ ہمارے ملک
کے مانند یہان نظر آتے ہین اور دوسرے جانور بھی
انواع اقسام کے ہین۔ چار بجے شام کو لارڈ صاحب
ممدوح کی ملاقات کو اون کے مکان پر گیا۔ اونکی لیڈی نے
چائے وغیرہ کی تیاریان کی تھین اور کئی صاحبون کو

ایک کرنل مارشل اور دوسری خورشید جاہ بہادر کی وصول
ہوئین۔ چار بجے کے بعد دوبارہ نمایش مذکورین
گیا اسلئے کہ کچھہ حصہ اوسکا دیکھنا باقی رہگیا تہا وہ سب
اچھی طرح دیکھکر چند چیزین خریدین۔ آج پونے آٹھہ بجے
برمنگہم کے طرف روانہ ہون گے اور گیارہ بجے
داخل برمنگہم ہون گے۔

۸ جون مطابق ۱۵ رمضان روز چہارشنبہ شبکو
ایک بجے برمنگہم اسٹیشن ہی پر ایک ہوٹل ہے جس مین
جاکر اترا یہہ ہوٹل نہایت اچہا اور آراستہ تہا شب کو
وہان معلوم ہوا کہ ۹ بجے صبح کو لارڈ ہور صاحب آئینگے
اور یہان کے کارخانجات بندوق وغیرہ کے دکہلائینگے
۹ بجے کے قریب لارڈ مارٹینو اور جرمن جو یہان کے
کارخانون سے خوب واقف تہے تشریف لائے اور

قریب یہان کے لارڈ میور والڈارمن ہاری اوڈنے
تین گاڑیان ہمارے لئے بہیجی تہین گاڑیون مین سوار ہوکر
ٹون ہال مین اون سے ملنے گیا نہایت اخلاق سے ملاقات
فرمائے اور تمام مکانات دکہلاتے رہے اور یہان کے
حالات کی دو کتابین مع تصویرون کے مجہکو اور ایک
کپٹن صدرلنڈ صاحب کو دین۔ یہان کے نمائش خانے
مین گئے جو کہ جیوبلی کی تقریب مین تیار ہوا ہے اوسکے
دیکہنے کے واسطے ہر روز تمام ملک کے لوگ بہت
کثرت سے آتے ہین کتاب کی فہرست نمبر ۵ کے دیکہنے
سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہان کیا کیا چیزین ہین مردم شماری
یہان کی آٹہہ لاکہہ تیس ہزار کی ہے فوج یہان چار سو بارہ
سوار اور چار سو بارہ پیادون کی ہے۔ ایک بجے کے
قریب ہوٹل مین واپس آیا۔ آج کی ڈاک مین دو چٹہیان

شہر کے مانند ہے۔ آج ۷ بجے یہان سے لنڈن کیطرف
روانہ ہون گے اور ۹ بجے لنڈن مین داخل ہون گے۔

۹ جون مطابق ۱۶ رمضان روز پنجشنبہ۔ گذشتہ
شب کو ۹ بجے لنڈن مین داخل ہوے۔ اسٹیشن پر کرنل
کوبرن صاحب موجود تھے معلوم ہوا کہ کل ہی ۲ بجے اونکی
میم صاحبہ مالٹہ سے یہان آئے ہین۔ آج اسکاٹ ریس
مین شریک ہونے کے لئے ساڑہے دس بجے اسٹیشن
پر گیا۔ معمول کے مطابق سرکاری گاڑیان وہان موجود
تہین فٹجرلڈ صاحب نے سرلیپل گریفن صاحب سے
ملاقات کرائی۔ راجپوتانے کے رزیڈنٹ ہین۔ صاحب
موصوف نے پوچھا کہ آپ مہاراجہ ہولکر کو پہچانتے ہین
مین نے کہا کہ مجھسے ملاقات نہین ہے ہان اخبارون سے
معلوم ہوا ہے کہ وہ بہی لنڈن مین آئے ہین صاحب موصوف نے

ہمین بندوقون کا کارخانہ دکہلانے لے گئے - تمام کارخانون
کے دیکہنے سے وہان یہہ بہی معلوم ہوا کہ یہہ بندوقین فروخت
بہی ہوسکتی ہین چنانچہ مشروط باجازت تین سو سوارونکے
مارنٹی ہنری کاربن کی فرمایش بہی کی گئی اجازت ملجانے
پر طلب کرلی جائینگی - وہان سے اسکیلن کا کارخانہ دیکہنے
گیا جہان کل چاندی کے ملمع کا کام تیار ہوتا ہے اوس کے
بعد ہوٹل مین آیا مردم شماری یہان کی ۴ لاکہہ اسی ہزار
ہے - پولیس قریب تین سو - فوج سوار ۹۰۰ - پیادہ ۵۰۰
دو بجے کے بعد بندوقین جو خریدی گئین تہین آئین - یہہ
صرف نمونے کے واسطے دو بندوقین اور تین جوڑ ریو
الور کے لئے گئی ہین سہ پہر کو کارخانہ دیکہنے گیا وہان
معلوم ہوا کہ مہاراج پرتاب سنگہ بہی آج یہان داخل
ہوے ہین باغات یہان کے عمدہ ہین - دہوپ ہمارے

اور اوسی روز پکنک کرتے ہین۔ اکثر بڑی بڑی لیڈیان
زمین پر دسترخوان بچھاتے ہین اور ہمارے ملک کے
موافق زمین پر بیٹھکر کہانا کہاتے ہین۔ گھوڑدوڑ تو معمولی
طور پر ہوتی ہے لیکن یہہ تماشہ البتہ قابل دید ہے۔ ۵ بجے
مکان کو واپس آیا۔ راہ یہان کی لنڈن سے ایک
گھنٹے کی ہے تمام لوگ ریل پر وہان آتے جاتے ہین۔
۱۰ جون مطابق ۱۷ رمضان روز جمعہ شب کو
یہان کے تھیٹر مین گیا اسکا مکان بہت بڑا ہے اور ہر ایک
نقل کو یہان نہایت عمدہ طور سے ادا کرتے ہین نقل کو اصل
کر دکہاتے ہین اور وہان کے پردہ اور بجلی کے آواز
اور چمک مثل اصل کے معلوم ہوتی ہے یہہ تھیٹر یہان
بہت معزز تماشاگاہون مین شمار کیا جاتا ہے اور
بہت بڑی بڑی لیڈیان اور جنٹلمین بڑے شوق سے

اوسیوقت مہاراجہ صاحب سے ملاقات کرائی مہاراجہ صاحب
بہت خوش نظر آتے تہے اور حیدرآباد کے حالات بہت کچھہ
دریافت کرتے رہے۔ ایک ہی ریل مین ہم سب ملکر
شرط دیکھنے روانہ ہوے وہان ہندوستان کے تمام
رجواڑے اور نواب جمع تہے۔ لنچ کے بعد مہاراجہ ہولکر
کو پرنس آف ویلز نے یاد فرمایا تہوڑی دیر کے بعد
مجہے بہی یاد فرمایا افسوس ہے کہ جلد اوسوقت مجہے اطلاع
نہین ہوئی اسلئے مین وہان حاضر نہو سکا۔ یہان کا معمول ہے
کہ ایک روز پرنس اور پرنسس آف ویلز مع خاص اپنے
خاندان کے لوگون کے بطور تفریح یہان آتے ہین۔ اون کے
ہمراہی مین سب چوکڑے کی گاڑیان ایک رنگ ایک وضع
کی ہوتی ہین اور سب امرا چوکڑے کی گاڑیون مین بیٹہے ہوے
رہتے ہین اور وہ چوکڑے روبرو اسٹانڈ کے کہڑے رہتے ہین

کہ جس کا بیان نہین۔ غلام محبوب کا مزاج بخار سے بہت
خراب ہے۔ ہاتھہ پاؤن مین ریاح کا درد ہے۔ ڈاکٹر کی
دوا جاری ہے۔ ناتوان بہت ہو گیا ہے۔ خدا فضل کرے۔
چند روز سے بعض آدمیون کو اکثر اس بیماری کی شکایت ہے
مغرب کے قریب فنجرلڈ صاحب نے آکر بیان کیا کہ کوئین (وٹڈ
سرکیسل مین جوبلی کے بعد خریطہ لین گے اور ایک ہفتہ اور
زیادہ آپکا یہان قیام ہوگا۔ اوسیوقت حیدرآباد اجازت کا
تار دیا گیا جب حکم ہوگا عمل کیا جاے گا۔ ہنوز جواب
مرحمت نہین ہوا ہے۔

۱۲ر جون مطابق ۱۹ ماہ رمضان روز یکشنبہ

آج کے دن ہمیشہ صبح کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون سے
لندن خالی ہو گیا ہے۔ اکثر مکان کے باہر بہت کم لوگ نظر
آتے ہین جو جو صاحب کہ مکان پر آکر ہو گئے تھے آج اون کے

یہان آتے ہین۔

۱۱ جون مطابق ۱۸ رمضان روز شنبہ۔ آج صبح کو مسس کوبرن صاحب اور اون کے بیٹے سے ملاقات ہوئی وہ بہی دسترخوان پر شریک تہے بعد اسکے دو بجے پہر اوس ٹہیٹر مین گیا وہان ایک قدیم سوداگر وینس کی نقل بہت عمدہ طور سے ہوئی۔ ہم بجے وہان سے واپس ہوے راستہ مین جو میرے مکان کے قریب ایک مینا بازار تیار ہوا ہے وہان گیا۔ بازار مذکور کی صدر لیڈی لیتھ برج ہین وہ بہی وہان موجود تہین۔ یہہ بازار محض جیوبلی کی تقریب مین تیار کیا گیا ہے۔ جسقدر رقم جمع ہوگی خیرات مین صرف کیجائیگی۔ یہان کی لیڈیان اردو اچہی بولتی ہین یہہ سب بنگالے کے رہنے والے ہین اور فروخت کے واسطے اسقدر کوشش کرتے ہین

ہین گرم ملک مین نہین ہوتے۔

## ۱۳ جون و مطابق ۲۰ ماہ رمضان روز دوشنبہ

آج دہوپ بہت تیز ہے تہرمامیٹر ۹۰ درجے کے قریب ہے
سہ پہر کو پرنس آف ویلز ہڈ پارک مین ہوا خواری کو نکلتے تھی
فقط ایک سوار اون کے گاڑی کے آگے آگے تہا آج
ہڈ پارگ مین گاڑیون کی ایسی کثرت تھی کہ چلنا دشوار ہوگیا تھا
۸ بجے کے قریب انڈیا آفس سے خریطہ جسے کہ حضرت
بندگانعالی مدظلہ العالی نے روانہ فرمایا تھا پہنچا۔ فقط
ایک تہیلی باریک کپڑے کی اور تورہ پوش سرخ لپوان
کمخواب کا معہ زرین جہالر کے تھا سردار ولیر الملک کی
زبانی معلوم ہوا تھا کہ خریطے کے ساتہہ ایک بہت
عمدہ صندوق آیا ہے یہان صندوق رکہنے کی کوئی
ضرورت نہ تھی لیکن اب صندوق تیار کرنا پڑے گا۔

مکانون پر بازدید کے واسطے گیا چند صاحب مکان پر
نہین ملے۔ دو روز سے موسم بہت اچھا ہے سردی بالکل
کم ہے۔ تہرمامیٹر ۸۰ درجے کے قریب ہے چار بجے کے
وقت زیادہ گرمی تھی۔ اتوار کو ہمیشہ ہڈ پارک مین ایک بجے
لوگ بہت کثرت سے جمع ہوتے ہین اور اسقدر آدمیونکی
کثرت ہوتی ہے کہ آمد و رفت مشکل ہو جاتی ہے اکثر
اتوار کو لوگ گاڑیون مین بہت کم سوار ہوتے ہین سب پیدل
ہوا خوری کرتے ہین چار بجے وہان بیانڈ بجتا ہے ہزارون
آدمی جمع ہوتے ہین۔ جہان جہان تحفے دینے تھے آج اونکے
حصے کر دئے گئے ۶ بجے سیدرلنڈ صاحب کے مکان پر جاکر
اون کے بچون کو کچھہ کھلونے وغیرہ دئے وہان سے ہڈ پارک
مین ہوتا ہوا مکان پر واپس آیا ہڈ پارک مین پھولون کی بہار
قابل دید ہے لیکن افسوس ہے کہ وہ پھول صرف سرو ملک کے

ہوتا ہوا مکان آیا۔

۱۵ر جون ومطابق ۲۲ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

۲ بجے ملیٹری ٹورنمنٹ مین گیا جہان پرنس آف ویلز معہ شاہی خاندان کے اور تمام بڑے بڑے لارڈ وغیرہ موجود تھے۔ اگرچہ ٹینٹ پگ رنگ اور کڑی لیمو وغیرہ کی کسرت ہندوستان مین اس سے کہین بہتر کرتے ہین لیکن اور تماشے وغیرہ نہایت عمدہ دیکھنے مین آئے۔ اور ہر ایک کام مین بہت صفائی اور شایستگی نظر آئی وہان سے واپسی کے وقت بوٹینکل گارڈن مین جانے کا اتفاق ہوا۔ یہان سے پہول اور میوؤنکی نمایش تھی بہت ہی عمدہ عمدہ قسم کے پہول اور درخت اور میوے دیکھنے مین آئے۔ وہان جنرل ڈورسر صاحب سے ملاقات ہوئی جوکہ دس برس آگے حیدرآباد کے رزیڈنسی اسٹاف مین تھے

آج شب کو تھیٹر مین گیا۔

۱۴ جون مطابق ۲۱ ماہ رمضان روز شنبہ

آج صبح کو یونائیٹڈ سروس کلب مین بیٹر و کھیلنے کے واسطے گیا
اسلئے کہ وہان کے ممبرون نے مجھے اوس کلب کا آنریری
ممبر بنایا ہے۔ ۴ بجے شام کو کرنل میڈ صاحب آئے تھے
اور اپنے ساتھہ مسٹر کنگ ممبر پارلیمنٹ کو بھی لائے تھے
کہ اگر مین ہوس آف کامنز دیکھنا چاہون تو یہہ صاحب بخوبی
دیکھلا سکتے ہین۔ شکریہ کے بعد واقعی کیفیت اون سے
بیان کی گئی کہ اسکا بندوبست انڈیا آفس سے ہوگیا ہے
۴ بجے ہوس آف کامنز مین گیا اوسوقت وہان جو گفتگو
ہو رہی تھی اوسکی روداد علیحدہ منسلک ہے اگرچہ ضروری
چھوٹی چھوٹی اسپیچین جو دیجاتی ہین وہ روئداد مذکور مین
شریک نہین ہین۔ ۶ بجے کے قریب ہڈ پارک سے

کے دیسرا سے تھے۔ فقط ایک مرتبہ ایلورہ مین ملاقات ہوی تھی اس اخلاق اور محبت سے اونکا پیش آنا صاحب ممدوح کی شرافت اور عالی خاندان ہونیکی دلیل ہے۔ معلوم ہوا کہ شب کو دوسو پچاس سے زیادہ دعوتی وہان حاضر تھے۔ آج تمام دن مکان مین رہا فقط تیسرے پہر کو ہوا خوری کو گیا۔

۱۷ جون مطابق ۲۴ ماہ رمضان روز جمعہ

کو میرے مکان پر اٹ ہوم کی دعوت تھی دس بجے سے لوگون نے آنا شروع کیا۔ دوبارہ کارڈ پر نامتہبرک بھی تشریف لائے اور لارڈ کراس معہ لیڈی صاحبہ اور بہت سے لارڈ اور عمایدین تشریف لائے منسلکہ فہرست درج ہے۔ دوسو آدمیون کے قریب آئے تھے ۲ بجے تک بیانڈ بجتا رہا اور سپر ہوتا رہا۔ نہین معلوم کہ یہہ

اگرچہ بہت زمانہ ہوا تھا لیکن دور سے دیکھکر مین نے رکن الدین سے کہا کہ ڈوریہ صاحب معلوم ہوتے ہین نزدیک آنے پر خود اونہون نے پہچانکر ملاقات کی جسوقت وہان سے مکان پر واپس آیا طبیعت میری بد مزہ معلوم ہوئی اسلئے کہ جہان ٹورنومنٹ تہا وہان اسقدر گرمی تھی کہ جس کا پامان نہین شاید قریب ۱۰۰ درجے کے پارہ ہوگا اسوجہ سے مجھے تپ معلوم ہوئی اور اوسی شب کو لارڈ ناتہبروک کے یہان ڈنر کی اور لیڈی سالسبری کے یہان ریسپشن کی دعوت تھی دونون جگہون مین شریک نہو سکا۔

۱۶۔ جون و مطابق ۲۳ ماہ رمضان روز پنجشنبہ

آج صبح کو مزاج پرسی کے لئے لارڈ نارتہبروک مکان پر تشریف لائے مجھے لارڈ صاحب ممدوح سے جبکہ ہندوستان

رکھتے ہین ان سب کو ملاکر مردم شماری لندن کی پچاس لاکھ
ہے لیکن جوبلی کے سبب سے آجکل لندن مین اسّی لاکھ
کی آبادی ہوگئی ہے اسوجہ سے کہ قرب وجوار سے بہت
لوگ آرہے ہین۔ شب کو فٹجرلڈ صاحب کی دعوت سے
واپس ہونیکے بعد تین خط حیدرآباد سے پانچوین ماہ
رمضان کے لکھے ہوے محمد شرف الدین وغیرہ اور
ہدایت علی اور کرنل مارشل کے وصول ہوے۔

۱۸۔ جون ومطابق ۲۵ ماہ رمضان روز شنبہ

صبح کو ۹ بجے مکان سے روانہ ہوکر دس بجے اسٹیشن پر
پہونچے ریل پر سوار ہوکر برٹین کی طرف روانہ ہوے
مقام مذکور لندن سے ۵۱ میل ہے گاڑی وہان سوا
گھنٹے مین پہونچتی ہے۔ تہوڑی دیر کے لئے وہان پہونچکر
گرانڈ ہوٹل مین قیام ہوا۔ یہان کی مردم شماری سوا لاکھ

اخبار والے کیون کر دریافت کر لیتے ہین کہ جس کے
مکان مین جو لوگ آئے ہین صاحب مکان سے زیادہ
اونکا زیادہ صحیح حال اخبار والون کو معلوم ہو جاتا ہے۔
شاید پولس سے اس کیفیت کو دریافت کرتے ہون گے۔
آج صبح کو ہوا خوری کے بعد مکان کو واپس آیا۔ ۸ بجے
ظفر جنگ بہادر آئے پروسشن کے باب مین کچھہ باتین
کرتے رہے۔ اون سے مین نے کہا کہ آج شب کو فخر الدولہ صاحب
کے یہان میری دعوت ہے اور جو باتین دریافت کرنی
رہگئی ہین وہان دریافت کر لیجائینگی۔ شام کو ۵ بجے
ہڈ پارک سے ہوا خوری کرتا ہوا واپس آیا۔ صبح کو یہ مین
جگہہ کو دیکھنے کے خیال سے جانیکا ارادہ ہے۔ ریل
سے ایک گھنٹہ کی راہ ہے شب کو ۶ بجے واپس
آنا ہوگا یہہ قرب وجوار کے اضلاع لندن سے تعلق

وہان رکہی ہوئی ہین۔ ناٹک رات دن وہان ہوا کرتی
ہے۔ لیکن تہیٹر مین کوئی نئی بات نہین تہی یہہ بڑین
بہت مشہور جگہون مین شمار کیا جاتا ہے۔ یہان کرنل
تویڈی صاحب کی میم صاحب سے ملاقات ہوئی یہہ
اسی جگہہ نمبر ۲۴ کے مکان مین رہتے ہین۔ پہلی
ملاقات اجمیر شریف مین ہوئی تہی میم صاحبہ اور اونکی
چار بہنین یہہ سب اسوقت اوس مکان مین موجود تہین
وہان سے اسٹیشن پر آکر ۵ بجے ریل پر سوار ہوکر ۷ بجے
لندن مین داخل ہوگئے اوسوقت ہڈ پارک مین گاڑیونکی
ایسی کثرت تہی کہ بیان سے باہر ہے۔

۱۹ جون مطابق ۲۶ رمضان روز یکشنبہ
آج دس بجے ہسپتال کے روبرو پنشن خوارون کا
معائینہ تہا۔ پرنس وکٹر وہان تشریف لائے تہے

کے قریب ہے۔ آب و ہوا وہان کی لندن سے بہتر
نظر آئی اسوجہ سے کہ دریا وہان سے بہت قریب ہے
اور تمام شہر دریا کے کنارے کنارے آباد ہے۔
جو جو جگہین کہ قابل دیکھنے کے تہین اوتنے عرصہ مین جسقدر
ہوسکا دیکھی گئین۔ اوّل پولین یہہ بہت قدیم عمارت ہے
اور اب تک بہت درست ہے اسکی بنا جارج چہارم نے
ڈالی تھی ایک سو پانچ برس قبل کی وہ عمارت بنی ہوئی ہے
اکثر لندن سے ہر روز لوگ ہوا خوری کے طور پر وہان
جاتے ہین اور تمام دن وہین رہتے ہین اور بعض ایک
دو روز مقام کرکے واپس آتے ہین۔ مکان مذکور کے
ساتہہ ایک قدم طویلہ تہا اب اوسکو کنسرٹ وغیرہ
کے واسطے عمدہ اور خوبصورت بنایا ہے۔ ایک
مقام کا نام اکوریم ہے۔ انواع و اقسام کی مچھلیان وغیرہ

۲۰ جون مطابق ۲۲ رمضان روز دوشنبہ
آٹھہ بجے کرنل مارشل کے فرزند سے ملاقات کرکے
وہان سے کیمبرج جانے کے واسطے اسٹیشن پر گیا
کپتن برنصاحب وہان گورنمنٹ کی جانب سے
حاضر تہے۔ راجہ کونچ بہار مع مہارانی کے ایک روز
آگے چلے گئے تہے۔ اور رجواڑے ہمارے ساتھہ
تہے۔ لیکن لارڈ میو بڑی شان و شوکت سے اسی ریل مین
سوار تہے کیمبرج اسٹیشن پر جسوقت پہونچے بہت سے
لوگ جمع تہے اور اون لوگون نے بہت کچھہ خوشیان
ظاہر کین۔ وہان سے سوار ہوکر ایک گورنمنٹ ہوس مین
جس مین کہ صدر مدرس رہتا تہا پہونچے۔ ہمراہ
میرے کرنل کوبرن صاحب اور غوث خان
خانساماں تہے صدر مدرس کی میم صاحب

معائنے کے بعد شاہزادہ ممدوح نے کچھہ اسپیچ کی شمار
پنشن خوارونکا نمبر ۱۵ کے کارڈ سے معلوم ہوسکتا ہی
گورنمنٹ کی جانب سے کیمبرج مین دعوت ہے کل وہان
جانا ہوگا یہان سے ۵۹ میل کا فاصلہ ہے ریل ایک
گھنٹہ مین جاتی ہے۔ اتوار کی وجہ سے آج زیادہ باہر
جانا نہین ہوا۔ پیشتر سے روانہ ہونے کا اور ساتھہ جانیکا
اسباب علیحدہ کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جو سامان
پیشتر سے روانہ ہونے کو ہے اوسی چہارشنبہ کو جہاز
پر لے گئے۔ ۷ بجے کے قریب کرنل مارشل صاحب
کے بیٹے اور ڈاکٹر لا صاحب آئے تھے۔ موسم بہت
اچھا معلوم ہوتا ہے بالکل ہمارے ملک کے موافق
ہے۔ ہر چہار طرف سے لوگ کثرت سے جمع ہورہے ہین
اندرون و بیرون شہر اسی لاکھہ کا شمار ہوا ہے۔

پروسشن کا دن تہا اور جناب ملکہ معظمہ بڑی شان وشوکت
سے آبی گرجے تشریف لیجانے والی تہین - صبح کو
ساڑہے نو بجے سے کل ہندوستانی ڈپوٹیشن
جو پروسشن کے ساتہہ جانے والے تہے ہڈپارک
مین جمع ہوے اور ٹہیک دس بجے سے پروسشن
روانہ ہونا شروع ہوا تماشہ بینون کی اسقدر
کثرت تہی کہ مین کچہہ بیان نہین کرسکتا - کئی آدمی
اوس روز کی کشمکش مین بیہوش ہوگئے
اور معلوم ہوا کہ ایک دو شخص کشمکش کے صدمے
سے مربہی گئے اوس روز کے تمام تجمل
اور آبی کی کیفیت پروگرام نمبر ۴۰ سے بخوبی
معلوم ہوسکتی ہے - ہم سب لوگون کے واسطے
ایک بنگلہ بہت عمدہ جگہہ پر لیا گیا جہان سے

نے چار وغیرہ سے مدارات کی۔ وہان سے ایک
مکان ٹون ہال کے قریب تہا۔ وہان گیا۔ وہان عجیب
تماشہ رہتا ہے۔ عجیب عجیب طرح کی باتین کرتے ہین
کبہی کوئی مرغ کی بولیان بولتا ہے کوئی بلی کی بولیان
بولتا ہے۔ خیر وہ لارڈ صاحب بہی تشریف لائے
ایک دہوم رہی یہہ جسقدر کارروائیان ہوئین
نمبر ۲۵ کی کتاب سے معلوم ہوسکتی ہین لنچ کے بعد
سوار ہوکر سوا چہہ بجے لندن مین داخل ہوے۔
اوسوقت ہڈ پارک مین کاڑیون کی ایسی کثرت تہی
کہ دو گہنٹون کے قریب ہمین راستہ نہین ملا
اور آہستہ آہستہ بہت عرصے مین مکان کو
پہونچا۔

۲۱ر جون مطابق ۲۸ر رمضان روز سہ شنبہ۔ آج جیوبلی

وہان جمع تھے۔ بعد اسکے پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف کناٹ
نے مصافحہ کرکے مزاج پرسی کی۔ ڈیوک آف کناٹ سے
یہہ پہلی ملاقات تھی اور جناب ممدوح نے جو ملاقات فرمائی
غالباً ڈیوک ممدوح نے لیڈی ری کے خط سے مجھے معلوم
کیا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے بعد اپنے دختر سے بہی ملاقات
کرائی دختر ممدوح نے لیڈی ری کے خط کی کیفیت بیان
کی۔ حقیقت یہہ ہے کہ جو لوگ شاہی خاندان کے ہوتے
اون مین غرور مطلق نہین ہوتا۔
روشنی شب کو کچھہ بہت عمدہ نہ تہی بلکہ ہمارے
ملک کی دیوالی مین اس سے زیادہ چمک دمک
معلوم ہوتی ہے۔ وہان بعض بعض جگہون مین
کیاس کی روشنی اچھی تہی بعض بعض خاص تنگ
جگہون مین گاڑیون کا چلنا شب کو بند کر دیا گیا تہا

اس تمام جلسہ کی سیر خوب نظر آتی تہی میرے
ہمراہ پروسشن مین ظفر جنگ بہادر اور دلیر الملک
بہادر اور کرنل کوبرن صاحب اور بلاٹ
ویٹ تہے ہمارے علاقے کے دو گاڑیان
پروسشن مین شریک تہین اور باقی راجاؤنکی
ایک ایک گاڑی تہی۔ ہر ایک گاڑی کا
نمبر اور چلنے کا قاعدہ یہہ تمام باتین
پروگرام سے خوب ظاہر ہوسکتی ہین۔
جوبلی کی رسم ختم ہونے کے بعد چار بجے
مکان پر پہونچا۔ دس بجے شب کو خود کوئین
کے رسپشن مین دعوت تہی۔ جناب ملکہ
معظمہ نے کمال اخلاق سے مصافحہ کرکے مزاج
پرسی فرمائی۔ ایسے ہی اور سب راجاؤنسے جو

آدمیون کی ایسی کثرت تہی کہ آج تک اوس مقام
مین اس قدر لوگ کبہی نہ جمع ہوئے ہون گے۔ اس
صرف کے لئے چندہ کیا گیا تہا۔ پارک کے اندر
گاڑیون کی بہت کثرت تہی۔ لیکن بندوبست ایسا عمدہ
کیا گیا تہا کہ آمد و رفت مین کسیکو کچہہ تکلیف نہین ہوتی
تہی اگرچہ کرایہ کی گاڑیان ہڈ پارک کے اندر نہین جاتی
تہین لیکن باینہمہ خانگی گاڑیون کی ایسی کثرت
تہی کہ راستہ ملنا دشوار تہا اوس مجمع مین ایک
غبارہ اوڑایا گیا جس مین دو تین آدمی بیٹہے تہے
اور وہ زمین سے اوپر کو بہت کچہہ بلند ہوکر آسمان
کے طرف اوڑتا ہوا چلا گیا۔ معلوم نہین کہ کس مقام
مین اوترے گا۔ وہان ایک بہت دراز قد آدمی
بہی دیکہنے مین آیا۔ عمر بھر مین اتنے لانبے قد کا

پیادہ تماشہ بین شب کو اس کثرت سے پھرتے
تھے کہ جس کا حد و پایان نہین۔ تمام عمر اس قدر کثرت
آدمیون کی دیکھنے مین نہین آئی۔

۲۲ جون و ۲۹ رمضان روز چہارشنبہ
آج چار بجے پرنس آف ویلز معہ پرنسس اور بہت
سے شاہی خاندان کے لوگون کے ہڈ پارک مین
تشریف لائے تھے۔ پرنس ممدوح سے ملاقات
ہوئی خود پرنسس سے بہی ملاقات کرائے۔ تہوڑی
دیر کے بعد جناب ملکہ معظمہ بہی وہان تشریف
لائین۔ یہہ تقریب جوبلی کے یادگار مین بچون کو
جمع کرکے اون کو کچہہ کہلانے اور انعام دینے
کے لئے تہی۔ چنانچہ ۳۰ ہزار بچے اوس روز
ہڈ پارک مین جمع تھے۔ آج کے روز ہڈ پارک مین

آج عید الفطر ہے قدیم دستور کے مطابق اول
سید رکن الدین اور سب ہمراہیون نے نذرین
گذرانین ساڑہے آٹھ بجے مکان سے روانہ ہوکر
اسٹیشن پر پہونچے۔ میرے ہمراہ کرنل کوبرن مس
سدر لنڈ سید رکن الدین۔ عبد اللہ بیگ۔
پریم سنگھہ۔ دوساجی۔ محمد یٰسین تھے۔
نو بجے پرنس آف ویلز معہ فوجی عہدہ دارون
اور یورپین مہمانون کے تشریف لائے۔
اور ہم سب ایک ہی ٹرین مین آلڈر شاٹ
کو روانہ ہوئے گاڑی تخمیناً ایک گھنٹے مین
آلڈر شاٹ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ وہان
سواری کے گھوڑے وغیرہ حاضر تھے۔ ہمارے
واسطے گاڑیون کا بندوبست کیا گیا تھا ہم لوگ

آدمی کبھی دیکھنے مین نہین آیا تھا۔ قد آٹھہ فٹ ۹ انچ
لمبا تہا۔ وہ بہی اوس روز وہان عجائبات کے طور پر
لایا گیا تھا۔ شب کو لیڈی سالسبری کا فارن آفس مین
رسپشن تہا لوگون کی بڑی کثرت تھی کوئین تشریف نہین
لائین سوائے جناب ممدوح کے پرنس آف ویلز معہ
پرنسس وغیرہ اور شاہی خاندان کے اور بہت سے
لارڈ وغیرہ جمع تھے۔ اگر سب کے نام لکھے جائین
تو شاید دو ایک روز مین صرف سب کے نام لکھے
جاین گے۔ ایک بجے کے قریب مکان پر واپس آیا۔

۲۳ جون ویکم شوال روز پنجشنبہ۔ آج
لیڈی روزبیری کا اسپشن ہے۔ لیکن چون کہ
الڈر شاٹ مین قواعد دیکھنے جانا ہے۔ لیڈی موصوف
کی دعوت قبول نہین کی جاسکی۔ تقویم کے رو سے

سوار ہو کر اسٹیشن پر آئے اول یہہ تجویز قرار
پائی تہی کہ ڈیوک آف کیمبرج سے پونے چار بجے
کی ٹرین مین روانہ ہو جائین اور ۴ بجے پرنس
آف ویلز روانہ ہون۔ مگر کچھہ ایسا خلل پڑا کہ ہم
سب ایک ہی ٹرین مین سوار ہو کر ۵ بجے لندن
مین داخل ہوئے۔ اکثر یورپین اسبات کے
شاکی ہین کہ ہندوستان کے امرا وغیرہ اوقات
کے بالکل پابند نہین ہوتے لیکن بعض بعض جگہہ یہان
بہی بڑے بڑے امیرون مین دیکہا گیا ہے کہ اوقات
کی پابندی مین کچھہ فرق آہی جاتا ہے۔

۲۴ جون ۲ شوال روز جمعہ

آج تمام روز ابر آسمان پر گہرا رہا۔ لیکن بارش
نہین ہوئی۔ ۲ بجے لارڈ کراس نے معہ کرنل کوبرن

گاڑیون مین سوار ہوکر قواعد کے میدان مین
پہنچے۔ پرنس آف ویلز اور ڈیوک آف کناٹ
کیمبرج کے آنے کے بعد سلامی اور مارچ پاسٹ
وغیرہ شروع ہوئی۔ آج کے روز جو کچھ
یہان قواعد ہوئے منبر ۴۰ کے پروگرام
سے معلوم ہوسکتی ہے قواعد کے ختم ہونے
کے بعد ۲ بجے ہم سب کو مین کے بیولین مین
داخل ہوئے وہان پرنس آف ویلز و ڈیوک آف
کناٹ و ڈیوک آف کیمبرج سے ملاقات ہوئی
خیر و عافیت پوچھتے رہے۔
تین بجے معہ ہمرایون کے لینچ پر بیٹھے۔ پرایوٹ
سکرٹری کے ذریعہ سے مجھے یاد فرمایا۔
لینچ سے فارغ ہونے کے بعد گاڑیون مین

کیفیت نمبر ۵۰ کے پروگرام سے معلوم ہوسکتی
ہے۔ آج شب کو جناب ملکہ معظمہ کی جانب سے
بکنگھم پالس مین اٹ ہوم اور بال تھا مجھے بڑا
افسوس ہوا کہ برمنگھم سے واپسی کے بعد کچھ
بخار آگیا جس کی وجہ سے وہان جانا نہین ہو سکا۔
آج میل کے آنے کا دن تہا لیکن کوئی خط نہین آیا۔

۲۵ جون ۳ شوال روز شنبہ

آج بھی کسیقدر سردی ہے لیکن ناگوار نہین معلوم
ہوتی۔ اخبار کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ میل کا
جہاز مسمی پدا سس تس سویز کنال مین ایک پہاڑ موسوم
راس الحد کے کور پر چڑھ گیا جس کی خدیو مصر
کے جہاز نے مدد کرکے ڈاک وغیرہ نکال
لی اس وجہ سے یہہ ڈاک سہ شنبہ کو ملے گی

اور کیپٹن عبد اللہ بیگ کے لنچ کی دعوت دی تہی
لارڈ ڈنارتہروک اور چار لارڈ بھی وہان لنچ پر موجود
تھے لیڈی کراس نے یہہ دعوت خاص میرے ہی
لئے کی تھی وہان سے فارغ ہوکر مکان پر واپس آیا۔
اوس روز ۴ بجے شام کو برمنگہم کلب مین پولو میچ
ہی جسمین پرنس آف ویلز خود تشریف لانے والے
تھے۔ گاڑی مین سوار ہوکر آدہے گہنٹے مین وہان پہونچا۔
بہت سے تماشہ بین وہان جمع تھے۔ اور چائے
وغیرہ کا کل سامان وہان بہت عمدگی کے ساتھہ
کیا گیا تھا۔ ٹہیک ۵ بجے پرنس آف ویلز معہ
پرنسس آف ویلز اور بہت سے شاہی مہمانون
کے وہان تشریف لائے۔ جناب پرنس ممدوح
کے آنے پر کہیل شروع ہوا جس کی خلاصہ

جو کتاب چھپوائی ہے وہ بھی وہان موجود ہے۔ ایک ٹکڑہ کاغذ کا وہان پر وکٹوریہ کے ہاتھہ کا لکھا ہوا جسوقت جناب ممدوحہ کا سن ۱۴ برس کا تہا بطور یادگار کے رکھا ہوا ہے اوس پر فقط وکٹوریہ موٹے حرفون سے پنسل کا لکھا ہوا ہے۔ اس میوزیم کا تمام مکان نہایت عمدہ طلائی کام سے بنا ہوا ہے۔ اس مین تین سو کے قریب ملازم ہین۔ اس مین جانے کے واسطے کچھہ فیس نہین لیتے ہین۔

آج شب کو تہیٹر دیکہنے کا اتفاق ہوا۔ بہت دن ہوئے کہ بورا سمٹ صاحب نے سفارش کی تہی کہ اگر بجلی کی روشنی کی حیدرآباد مین ضرورت ہو تو ہین کے صاحب کارخانہ سے بندوبست عمدہ طور سے ہوسکتا ہے وہی روشنی تہیٹر ہوس مین تہی۔ تہیٹر کے دیکہنے کے بعد اوس

۴ بجے کے قریب دلیر الملک بہادر آئے تھے۔
بعدہ ڈنسٹ کے گھر گیا۔ وہان سے پھرتے
وقت برٹش میوزیم دیکھنے گیا جہان کہ بہت سے
اسباب اور چیزین عجائب اور غرائب
نظر آئین اگرچہ ہر چیز عجیب اور غریب
ہے۔ لیکن کتب خانہ بہت بڑا اور قابل دید ہے
۱۲ لاکھ جلدین کتابون کی ہین اور ہر ایک
علم و فن کی کتابین ہین جنکی فہرست کی
ایک کتاب علحدہ چھپی ہوی ہے۔ ایک فہرست
قدیم عربی کتابون کی چھپی ہوئی نظر آئی اوس
فہرست مین جس کتاب کی ضرورت ہو اوسے
فوراً لا دیتے ہین۔ آزمایش کے طور ایک کتاب
طلب کی گئی۔ فوراً لا دی گئی۔ حال مین جنرل فریزر صاحب نے

مہربانی سے تشریف لائے ہین۔ ۴ بجے رخصت ہوئے
اسکے بعد کیو گارڈن مین گیا یہہ بہت بڑا باغ ہے۔ آمون
کے درختون کی داشت کے واسطے بڑے بڑے
مکان تیار کئے ہین تاکہ سردی سے محفوظ رہین۔ اکثر
ہمارے ملک کے درخت مثل تاڑ اور آم وغیرہ کے
وہان ہین۔ یہہ تاڑ کا درخت بھی وہین پیدا ہوتا ہے
جہان آم ہوسکتا ہے۔ اسواسطے تاڑ کے درخت کے
موافق بلند مکان بنائے ہین اور ہندوستان کی سر
زمین کے دوسرے قسمون کے اور بہی درخت وہان
بہت ہین واپسی کے بعد لیڈی جانگی کانسرٹ نے
دعوت کی تہی وہان گیا۔

۲۷ جون مطابق ۵ شوال روز دوشنبہ
۴ بجے مکان کے قریب گہوڑون کا نیلام تھا۔ یہہ

روشنی کے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ۱۲ بجے کے قریب
مکان واپس آیا۔ تھیٹر کا حال کارڈ نمبر ۷ سے معلوم ہوسکتا ہے

۲۶ جون مطابق ۴ شوال روز یکشنبہ۔ آج صبح
کو فوٹو والے کے مکان پر گیا۔ اقرار کیا تھا کہ اتوار کو
مین یہہ کام کرسکتا ہون اسکے سوا گورنمنٹ کا یہی حکم ہے
کہ جو لوگ غیر ملک سے آئین اون کے فوٹو سرکار مین داخل
کیا کرے۔ یہہ شخص ڈرلی نام لندن مین اول درجے کا فوٹو
گرافر سمجھا جاتا ہے۔ واپس آنے کے بعد مسٹر راکس اور مسٹر
ونرلی جنکا مکان نیلگری مین مین نے رہن لیا ہے اگر ملاقات
کی اور بر کفسٹ پر شریک رہے اور چند اشخاص مسلمان
علیگڈہ کالج کے بہی تعلیم یافتہ جو کہ لندن مین کسی کالج مین
داخل ہین بر کفسٹ پر شریک تھے۔ ۳ بجے راجہ پرتاب سنگھہ بہادر
ملاقات کیو اسطے تشریف لائے یہہ چوتھی مرتبہ ہے کہ وہ اپنی

۲۸ جون مطابق ۶ شوال روز سہ شنبہ

ساڑہے ۴ بجے پکاڈی دیکھنے کے واسطے گیا جہان
ایسی بے مثل و نایاب تصویرین ہین جن کا بیان نہین
ہو سکتا۔ جب کسی ملک مین کوئی عمدہ تصویر سنتے
ہین تو بلالحاظ قیمت اوسے خرید لیتے ہین۔ چند
تصویرین بہت ہی عمدہ ہین تصویرون کا مکان بہت
بڑا ہے تعداد تصویرون کی نمبر الف سے معلوم ہوسکتی
ہے۔ آتے وقت ہڈ پارک مین ہوتا ہوا مکان واپس
آیا۔ ہڈ پارک مین پرنس آف ویلز سے ملاقات
ہوی۔ آج شب کو بہت بڑا اسٹیٹ بال ہے۔ ہزار
آدمیون کے قریب وہان جمع ہون گے وہان
ضرور جاون گا۔ ۲ بجے کے قریب کرنل میڈ صاحب
آئے تھے اور سفارش کی کہ ڈایرکٹر لو آپ سے

نیلام ہفتے مین دو مرتبہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو ہوا
کرتا ہے اوس نیلام مین دو گھوڑے خریدے گئے
ایک سُرنگ دوسرا کمیت۔ کمیت ابتدا مین ۶۰۰ گینی کو
خریدا گیا تہا اور سُرنگ ۳۰۰ گینی مین لیکن نیلام
مین کم قیمت کو ملے۔ آج رات کو آپرہ دیکہنے گیا۔ ہر روز
کچہہ ایسا چکر لگا رہتا ہے کہ اس قسم کے تماشے بہت
کم دیکہنے مین آئے۔ اگرچہ مکان اچہا ہے لیکن یہہ اپرہ
کچہہ قابل تعریف کے نہین ہے جیسا مکان آپرہ کا
یا اور کسی سرکش وغیرہ کے مکانات پارس
مین دیکہنے مین آئے ویسے لندن مین نہین دیکہے گئے
آج پرنس آف ویلز اور پرنسس کی خدمت مین تحفے
کیپٹن سدرلنڈ صاحب کی معرفت گذرانے گئے
جس کی فرد سید رکن الدین صاحب کے پاس ہے۔

لیکن نہین معلوم کہ اِس کا رنگ اندر سے سیاہ
کیون ہے اور کچھہ روشن نہین معلوم ہوتا۔

۲۹ جون مطابق ۷ ماہ شوال روز
چہارشنبہ آج حاضری پر کرنل کوبرن اور ساتھہ
کے لوگون کے علاوہ کرنل ومس ومس اربتنٹ
کرنل ولڈن اور دو صاحب اور شریک تھے
آج شام کو ۵ بجے سے ۸ بجے تک کوئین کے
گارڈن پارٹی ہے اوس مین ضرور جانا ہوگا پارٹی
مین میرے ہمراہ کوپرن صاحب معہ میم صاحبہ
دو ساجی عبداللہ بیگ اور محمد لیین جائین گے
اور آج ہی فٹجرلڈ صاحب کی معرفت کوئین کی
خدمت مین تحفہ گذرانا جاتا ہے اِس لئے کہ ونزر کانسل
سے کوئین یہان تشریف لائے ہین۔ تمامی تحفون کی

ملاقات کرنا چاہتے ہین۔ دلیر الملک بہادر کے
ذریعہ سے جواب دیا گیا کہ ایک روز جانے کو
باقی ہے اور اوس روز بہی کوئین کی گارڈن
پارٹی ہے افسوس ہے کہ عدیم الفرصتی کی وجہ
سے ملاقات نہین کر سکتا۔ آج ہی شب کو لارڈ
میور صاحب کی دعوت مین جانا ہوا یہہ لنڈن
کے لارڈ ہین۔ فقط ایک سال کے واسطے مقرر
کئے جاتے ہین۔ ایک نومبر کی نوین سے دوسرے
نومبر کی نوین تک رہتے ہین وہان حد سے
زیادہ لوگون کی کثرت تہی۔ کل شاہی خاندان
اور ڈیوک اور لارڈ سوائے جناب ملکہ معظمہ کے
وہان جمع تھے بہت بڑی پارٹی تہی جس کا بیان
نہین ہو سکتا۔ یہہ گلڈنگ ہال بہت بڑا مکان ہے

کا کام ہے اسلئے کل ہی مین یہان سے روانہ ہوجاونگا۔
یہان میرا زیادہ رہنا نہین ہوسکتا۔ آج ایک بجے
ونزر کاسل مین جانا ہے۔ سرکاری حکم ہے کہ اڈرس
حاضر رکھو۔ میرے ہمراہ کوبرن صاحب سید رکن الدین
دوساجی اور عبداللہ بیگ رہین گے۔ قبل از حاضری
مسٹر ولکنس صاحب کرنل لڈلو اور جنرل چمبرلین
ملاقات کو آئے تھے۔ آج ہی ڈیوک اور دچز آف
کناٹ کا تحفہ گذرانا گیا تفصیل کی فرد سید رکن الدین
کے پاس ہے۔ سوا ایک بجے ریل مین سوار ہوکر ونزر
مین داخل ہوئے۔ جو جو باتین وہان ہوئین پروگرام
نمبر ۵۵ کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہین لوگون
نے جو جو تحفے داخل کئے تھے وہان رکھے تھے۔ جناب
ملکہ معظمہ قیصر ہند نے اپنے ہاتون سے مڈل

فہرست سیّد رکن الدین کے پاس ہے۔

۳۰ جون مطابق ۲۰ ماہ شوال روز پنجشنبہ

آج ضرورت کی سب چیزین درست کرلی گئین اسلئے کہ جہاز مین اسباب کا باندہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ کل جمعہ کو انشاء اللہ تعالےٰ حیدرآباد کی سمت روانہ ہون گے۔ جمعہ کی ڈاک کے خطون کا بندوبست کردیا گیا ہے کہ شب کو کالیس مین ملین۔ آج ڈیوک آف کناٹ سے مکنگہم پالس مین ملاقات ہوگی۔ اگرچہ بہت سی پارٹیون مین ملاقات ہوچکی ہے لیکن یہہ خاص طور کی ملاقات ہے۔ کل کی گارڈن پارٹی مین ڈیوک آف انڈنبرا سے کوبرن صاحب کے ذریعہ سے ملاقات ہوئی تہی بہت عمدہ شاہانہ مزاج ہے مجہہ سے فرمایا کہ چونکہ مجہسے میڈی ترینین سے

جانا ہے۔ وہان سے دو گھنٹے مین انگلش چینل
پار ہوکر جب تک کہ رات کی ڈاک لندن سے کیاس
مین نہ پہونچے وہان رہنا ہوگا۔ وہان سے ۲ بجے۔
ریل برنڈسی کو روانہ ہوگی اور دوشنبے کی صبح کو
جہاز میسنگو لیا تر سوار ہوکر سویز کو روانہ ہونگے۔

یکم جولائی مطابق ۹ شوال روز جمعہ
آج آٹھہ بجے تہوڑا اسباب پیشتر سے روانہ کردیا گیا
ہے وہ ہمن جہاز پر ملجائے گا انشاء اللہ تعالے
ہم سب دس بجے اسٹیشن کو روانہ ہون گے۔ دو ہفتے
ہوگئے کہ بارش نہین ہوئی۔ تمام لوگ بارش کی
خواہش کرتے ہین۔ آج تک طلوع وغروب
کا وہی حال ہے کہ دس بجے تک مغرب کا تہوڑا
سا وقت باقی رہتا ہے۔ اور ۲ بجے سے صبح شروع

عنایت فرمایا اور اول ایک کاغذ بھی دیا اور لارڈ
کراس کے ذریعہ سے حکم فرمایا کہ ایک جوبلی
کا تمغہ اور ایک فوٹوگراف اور بعد کو عنایت ہوگا
۵ بجے کے قریب وہان سے مکان کو آیا۔ سر جان
کلارک کے مکان پر ملاقات کو گیا۔ نہایت ہی
عمدہ ضعیف شخص ہین ہنوز ہوش و حواس
درست معلوم ہوتے ہین سن اسی برس
سے زیادہ ہے۔ واپس ہوتے ہوئے مس
کوبرن سے ملا۔ آج بارہ بجے کوبرن صاحب کا
ایک بیٹا مالٹا سے آیا مگر کوبرن صاحب نے
یکایک نہین پہچانا جب اوس نے نام بتلایا
تب معلوم ہوا۔ وہان سے ٹہلتا ہوا
مکان پر آیا۔ کل صبح کو یہان سے سوار ہوکر ریل پر

ایک ہوٹل مین ٹہرے۔ یہہ ہوٹل بالکل غیر آباد
معلوم ہوتا ہے۔ وجہ یہہ ہے کہ یہان مسافر
زیادہ نہین ٹہرتے ہین۔ جو مسافر لندن سے
آئے ہین وہ سیدہے پارس چلے جاتے
ہین اور اسیطرح سے جو پارس سے آنے
والے ہین وہ سیدہے لندن کو چلے جاتے
ہین۔ یہان آبادی بہی بہت زیادہ نہین ہے
یہان سے فرنچ کا علاقہ ہے۔ اب شب کو
۱۲ بجے برنڈیسے کو ریل روانہ ہوگی۔ سدرلنڈ
صاحب یہان تک میرے ہمراہ آئے
ہین۔ یہان سے لندن واپس ہوجائینگے

۲ ۔ جولای مطابق ۱۰ ۔ شوال روز
شنبہ۔ شب کو ٹہیک ایک بجے ریل برنڈیسی

ہو جاتی ہے تین بجے اچھی روشنی ہو جاتی ہے اور
جانور بولنے لگتے ہین لوگون کا بیان ہے کہ سرما
کے موسم مین اسکے بالکل برعکس ہوتا ہے یعنے
اسیقدر رات بڑی اور دن چھوٹا ہو جاتا ہے۔
لندن سے روزنامچہ کا تحت یہ کرنا ختم ہوا ساڑھے
۶ بجے روز جمعہ۔
ہم سب معہ ہمراہیون کے ۱۱ بجے ریل مین سوار
ہو کر روانہ ہوئے اسٹیشن پر بہت سے لوگ رخصت
کرنے کے لئے آئے تھے۔ دو گھنٹے مین ریل مقام
ڈوور مین پہونچی اوسیوقت ونکٹا نامی اسٹیمر مین
سوار ہو کر انگلش چینل سے پار ہوئے اور کالیس
مین داخل ہوئے۔ جہاز کو کسیطرح کا تکان نہین ہوا
ڈیڑھ گھنٹے مین بڑے آرام کے ساتھہ پار ہو کر کالیس مین

قریب قریب گاون کی سی وضع نظر آتی
ہے - آج شب کو کرنل کوبرن صاحب کا لندن
سے تار آیا کوئی ڈاک حیدرآباد سے نہین آیا -
ایک اسٹیشن پر جس کا نام ڈیسرلو ہے پونے
۱۲ بجے سے دس منٹ تک گاڑی وہان ٹہری
رہی - اس اسٹیشن سے سیکڑون میل تک
انگور کے کہیت ہین - شاید یہہ کوئی جاگیر ہے
بہت بڑے بڑے مکانات ہین درخت سرو
وغیرہ کے خود رو ہین اس قدر یہہ گاڑی
تیز جاتی ہے کہ درختون کا پہچاننا مشکل
ہو جاتا ہے - آج دس بجے ریل مین بریکفسٹ
ہوا - ہمارے باورچی نے بہی کچہہ کہانا پکا لیا تہا
ساڑہے ۱۲ بجے کے قریب ہمارے پیچہے کا

کی طرف روانہ ہوئی جنگل کی وضع بہت
اچھی تھی سرما کا موسم ہمارے ملک کے
مانند ہے۔ جنگل مین اکثر خودرو لالہ اور نافرمان
بہت نظر آتے ہین۔ ہوا مین سردی نہین معلوم
ہوتی۔ یہہ فرانس کا علاقہ کیلس سے شروع
ہوتا ہے گندم کی زراعت اور ترکاری اور
میوہ جات اور خشخاش کی پیداوار کثرت
سے ہوتی ہے۔ یہہ گاڑی شب و روز
چلتی رہتی ہے کبھی زیادہ عرصے تک کہین
نہین ٹھہرتی۔ کھانا اور چاء وغیرہ سب
چلتے ہوئے گاڑی مین تیار ہوتے ہین۔
سیکڑون کوس دونون طرف بڑے
بڑے کارخانہ جات ہین۔ ہر پانچ چھ میل پر

مین رات و دن چراغ روشن رہتے ہین۔
تمام شب چاندنی کی بہت بہار رہی۔ لیکن ہم
اوسی ڈبہ مین سے وہ بہار دیکھتے رہے
ریل کے دونون طرف پانی کے نالے جاری
ہین اس وجہ سے کہ ہنوز پہاڑون پر برف
جما ہوا ہے۔ پانچ ۶ بجے کے قریب کسی قدر
بارش بھی ہوی تھی۔

۳ جولای مطابق ۱۱ شوال روز یکشنبہ
آج علے الصباح معمولی وقت پر اوٹھہ کر دیکھا
کہ گھڑی مین تین بجے ہین دوسری گھڑی
دیکھے کہ شاید پہلی غلط ہو اوس مین بہی وہی وقت
تہا۔ لندن سے یہان تک پون گھنٹے کا فرق
ہوگیا ہے۔ یعنے گھڑی کو ہر روز آگے بڑہانا

نل جس کی گرمی سے کھانا وغیرہ درست کیا جاتا
ہے۔ شکستہ ہوگیا اِس وجہ پانچ منٹ تک
گاڑی کھڑی رہی۔ گرمی یہان بہت ہے ہمارے
شہر کے موافق یہان گرمی ہوتی ہے اِس وجہ
سے کہ اطراف مین بڑے بڑے پہاڑیان ہین شب
کو سات بجے ڈنر کھایا گیا۔ ۸ بجے موٹن اسٹیشن
پر پہونچے جہان کہ کشٹم ہوس ہے یعنے کروڑ گیڑی
کی جگہہ ہے لیکن ہمارے پاس چون کہ کوئی
شئے محصول طلب نہین تہی اِس لئے گارڈ کے
کہنے سے ہمارا اسباب نہین کہولا گیا ورنہ تہوڑی
دیر تکلیف اوٹہانے پڑتی۔ تہوڑی دیر کے بعد ایک
ٹُنل یعنے (درہ) اِس قدر لمبا آیا کہ آدہے گہنٹے
تک بہت تیزی سے ریل چلتی رہی اِس ریل

آرام ہے۔ پہلی گاڑی مین کھانے کا خرچ ۱۱ پونڈ
ہوا ہے۔ تین وقت چا را یک وقت بر کفسٹ۔ ایک
وقت ڈنر۔ آج کا بر کفسٹ ۲۸ فرنک کو خریدا
گیا۔ یہان بہت ہموار زمین ہے۔ کہیت نہایت
سرسبز ہین یہہ تمام علاقہ برنڈزی تک
اٹلی کا ہے۔ یہان سے انگور کے درخت وغیرہ
کی زراعت ہے۔ دور تک آبادی نظر آتی
ہے۔ زمین کا رنگ سُرخ ہے لالہ نافرمان
یہان کا جنگلی گھاس ہے۔ سردی بالکل
نہین ہے انشاء اللہ تعالےٰ آج شب کو جہاز مینگولیا پر
سوار ہونگے۔ جہاز مینگولیا ٹھیک ۴ بجے صبح کو سویز
کے طرف روانہ ہوگا۔ مقام کشٹم ہوس کے اسٹیشن
سے برنڈری تک اٹلی کا علاقہ ہے۔ تھوڑی دیر کے

پڑتا ہے - اٹلی کا جہاز آنا پالر موجس پر ہم نے
الگزنڈریہ سے نیپلس تک سفر کیا تھا اوس
کے ڈاکٹر مسمی منازلی سے ۶ بجے اسٹیشن
پر ملاقات ہوئی لیکن ریل زیادہ نہین ٹہری وہان
سے روانہ ہوگئی - دونو جانب زراعت مکئی
اور گندم اور پوست کی ہے - لالہ نافرمان
بہی خال خال ہے - سرو کے درخت بہت ہین
ہمارے ملک کے درخت نظر نہین آئے
دوسرے ہی قسمون کے ہین - انگور کی بیل
کثرت سے ہے - ٹہیک ۸ بجے بلویان
اسٹیشن پر پہونچے - وہان جس ڈبے مین
ہم سوار تہے وہان وہ بدلا گیا دوسرا ڈبہ
نہایت عمدہ اور آراستہ ملا - ہر طرح کا آرام

بنگالے کے ضلع مین سپرنٹنڈنٹ پولیس کی تھی جس
چیز کی جہاز مین ضرورت ہوا وسکی سربراہی کے
لئے مین حاضر ہون اس جہاز مین حاضری نو بجے
ٹفن ڈیر بجے اور ڈنر سات بجے ہوتا ہے لیکن
مین نے اپنا وقت اپنے شہر کے موافق رکھا ہے
جہاز کا کیپٹن مسمی فیرز بہت اچھا شخص ہے۔ کسی جہاز مین
ایسا نہین ہوا تھا کہ جہاز والا اپنے صرف کا بھی بکرا ہمارے
آدمیون کے ہاتھ سے ذبح کرائے یہان کے کیپٹن کا
حکم ہے کہ ہمارے آدمی ذبح کرین۔ ہوا بہت گرم ہے
دھوپ بہت تیز ہے۔ کیپٹن برون سکندرآباد کی وا لنیٹر
کے افسر بھی اسی جہاز مین ہمسفر ہین۔ یہہ جہاز ایک گھنٹے
مین ۱۲ میل جاتا ہے۔ سات بجے کے قریب میل کا ایک
جہاز ہمارے جہاز سے بہت قریب لندن کے طرف

بعد ہونیان سے ایڈریاٹک سے شروع ہوتی ہے
بڑے جہاز اوس مین نظر نہین آئے برابر ریل اوس
کے کنارے کنارے جاتی ہے اور بائین طرف
دریا رہتا ہے۔ ساڑھے ۴ بجے ایک اسٹیشن پر پہونچے
وہان آدہا گھنٹہ ڈنر کے واسطے ریل کھڑی رہتی ہے
اکثر اس دریا مین چھوٹے چھوٹے پردون کی کشتیان
نظر آئین کوئی بڑا دوخانی جہاز نظر نہین آیا۔

۴ جولائی مطابق ۱۲ شوال روز دوشنبہ
شب گذشتہ کو ۱۰ بجے جہاز کا لنگر اوٹھا دس بجے
تک دونوطرف دور سے پہاڑ نظر آتے رہے
آج صبح کو ایک صاحب مسمی پارسل خود ہی ملے اور بیان
کیا کہ جسوقت سرکار نظام بنارس کے اسٹیشن مین
داخل ہوئے تھے۔ مین اُسوقت وہان حاضر تہا۔ اور میری محبت

کے جہاز مین ہر ایک طرح کی تاکید رہتی ہے کہ کہانا
سب ایک ہی جگہہ کہائین۔ علحدہ علحدہ نہین دیا
جاتا۔ اگر بہت ہی ضرورت ہو تو اوسی ایک باورچیخانہ
مین پکایا جاتا ہے۔ اس قسم کی بہت سی باتون کی تاکید
رہتی ہے۔ اس جہاز پر ہمارا باورچی خانہ الگ ہے
جہان چاہین کہانا کہانے دیتے ہین۔ ایسا آرام کسی جہاز
مین نہین دیکہا گیا۔ دو صندوق میرے بہت شکستہ
ہو گئے تھے بہت جلد درست ہو گئے۔ برنڈسی سے
الگزنڈریہ ۸ سو پچیس میل ہے جہاز کے اطراف کی کشتیون
پر ۹ بجے پردے چڑہا رہے تھے دریافت سے معلوم
ہوا کہ ہر ہفتے مین ایک بار آزماتے ہین کہ ضرورت
کے وقت کسی طرح کی دقت نہو تمام جہاز پر ہی پردے
چڑہا رہے ہین۔ کیپٹن فریزر نے اپنی ایک عکسی

جاتا ہوا معلوم ہوا کوئی مچھلی وغیرہ نظر نہیں آئی۔
آج سات بجے تک ایک سو ساٹھ میل اس جہاز نے
راہ طے کی۔ جہاز کے کیپٹن کو ہند کے کہانون کا بہت
شوق ہے بریڈسی سے باہر ہو کر آج مغرب تک لندن
کے وقت سے ایک گھنٹہ دس منٹ زیادہ کیا گیا۔

۵ جولائی مطابق ۱۳ شوال روز سہ شنبہ آج
سوا چار بجے صبح کو دیکھا کہ قریب نماز کا وقت زایل ہوا
چاہتا ہے۔ ٹھیک ساڑھے چار بجے آفتاب طلوع ہوگیا
آج اور پندرہ منٹ گھڑی زیادہ گرمی ہوگی دوسرے
جہازون کی بہ نسبت اسمین بہت تحقیق طلوع وغروب
کی ہے۔ شب گذشتہ کو فقط ہم سات آدمیون نے بچا
کھانا کھایا اور باقی تمام اہل جہاز پہلے ہی کھا چکے تھے۔
بریڈسی سے یہان تک ۳ سو اسی میل آئے۔ پی انڈ او کمپنی

تہا اور عیسائیون سے کشت وخون ہوا کرتا تہا جس کا
نتیجہ ۱۸۲۱ء عیسوی مین یہہ ہوا کہ اون لوگون نے مصر کے
وایسرائے پر حملہ کیا لیکن محمد علے پاشاہ کے طرف
سے کمک پہونچنے سے پہر مطیع ہوگیا اور انگریز لوگ
وہان سے چلے گئے اب وہ جگہہ یونان کے ماتحت
ہے لیکن اس وقت تک اہل روم کے ساتہہ نزاع
جاری ہے۔ ۱۸۳۸ء عیسوی مین آبادی ایک لاکہہ ترپن ہزار
تہی اسکے سوا ۴ ہزار اسپانی اور عربون کی جمعیت
تہی اور اطراف مین اسکے یونانی لوگ ایک لاکہہ
اور ترکی ۲۰ ہزار تھے۔ یقین ہے کہ اب شمار بڑہ گیا
ہوگا اس ملک سے نیل دوسری جگہہ زیادہ جاتا
ہے۔ اسکے سوا صابون اور شہد موم اور منقے بادام
اخروٹ وغیرہ بہی جاتے ہین۔

تصویر دی اور میری تصویر کے واسطے درخواست کی
ایک قلم طلائی اور ایک مہر طلائی معہ فوٹو کے اونکو
دیا گیا۔ آج ساڑھے ۴ بجے کے بعد ایک جزیرہ نظر
آیا اوس کا نام کریٹ یا کنڈیا ہے وہ ۱۴۰ لیگ لمبا
اور دس لیگ چوڑا ہے یہہ جگہہ کوہستان کی ہے
لیکن میوہ وغیرہ بہت پیدا ہوتے ہین اور کسی قسم
کی ندی نہین ہے مگر پانی پہاڑ سے گرتا ہے اور سب
کام آتا ہے۔ ہوا بہت صاف ہے۔ ڈسمبر اور جنوری
مین بارش ہوتی ہے برف نہین جمتا۔ ترکاری بہت
ہوتی ہے اور اطراف مین میوہ جات کے درخت
اور بادام و زیتون وگلاب وغیرہ کے بہت درخت
ہین۔ سوائے اسکے وہان ریشم اور روی کی پیداوار
ہے۔ اول یہہ استنبول کے ماتحت بہت بدعملی کیساتھہ

۹ بجے ریل سویز کی طرف جائے گی - ساڑھے سات
بجے مقام مذکور مین پہنچینگے - بعد اسکے ہاپر
کے قریب جانا ہوگا - ۱۱ بجے سے ۱۲ تک اسقدر
جہاز کو تزلزل رہا کہ بہت سے لوگون کو چکر آگیا
اور اکثر انگریز مین گرتے نظر آئے ۲ بجے کے بعد ہوا
موافق ہوئی - جہاز کے کیپٹن ہمیشہ دل بہلانے
کے لئے بہت سی کتابین اور اخبارات لا دیا
کرتے ہین - جہاز کا ڈاکٹر بہی مسمی جی ڈیوس
بہت اچھا شخص ہے - ہمارے ڈاکٹر سے اوسکی
ملاقات کرائی گئی - شب گذشتہ کو دریافت کیا گیا
کہ دریا یہان کس قدر عمیق ہے معلوم ہوا کہ ۶ ہزار
فٹ سے زیادہ ہے -

۷ جولائی مطابق ۱۵ شوال روز پنجشنبہ

۶ جولای مطابق ۱۴ شوال روز چہارشنبہ

آج صبح کو ایک جہاز مسمی گوالیار لندن کا میل لیے گیا یہہ وہی جہاز تہا کہ ایک ہفتہ پیشتر واپس ہونے کے واسطے مقرر ہوا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد ایک فرانسیسی جہاز جاتا ہوا نظر آیا۔ ایک صاحب اسٹنٹ کلکٹر اور ایک صاحب جالندہر کے کمشنر مسمی کرنل گارڈن بہی اسی جہاز مین ہمسفر ہین۔ شب کو ڈک پر کہانا ہوا بہ نسبت دو روز کے شب کو پانی کو جوش ہے اور دہوپ مین حدت ہے۔ آج سب صاحبون کو ہندوستانی کہانے کی آخری دعوت ہے۔ رات سے جہاز کو ہل چل ہے بعض طبیعتین سست معلوم ہوتی ہین لیکن فضل خدا سے مجہے کچہہ اثر نہین ہے۔ انشاء اللہ تعالے پانچ بجے الگزنڈریہ پہونچین گے۔ وہان سے

کو لکھا گیا۔

۸ جولائی مطابق ۱۶ شوال روز جمعہ شب کو ۹ بجے کشتی مین سوار ہوکر دس بجے پشاور جہاز مین داخل ہوئے۔ ڈاک کے آنے مین بہت عرصہ ہوا۔ اِس وجہ سے ایک بجے شب کو جہاز کا لنگر اوٹھا۔ یہہ جہاز نہایت آراستہ اور عمدہ ہے۔ مسافر اِس جہاز مین بہت کم ہین شمالی ہوا ہونے کی وجہ سے جہاز کو تکان بالکل نہین ہے۔ طلوع اور غروب مین لندن کے بہ نسبت دو گھنٹے ۱۵ منٹ کا فرق ہوگیا ہے یعنے گھڑی زیادہ ہوگئی ہے جہاز کے کپتان کا نام مولت ہے اور بہت اچھا مزاج ہے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی رہتا ہے۔ دور سے کچھ شباہت سر اسٹوڑٹ بیلی

شب گذشتہ جہاز کو بہت تزلزل رہا۔ بدخوابی
بہت ہوی۔

۶ بجے جہاز ہاربر مین پہونچا۔ فے الفور اُترے
ریل کی روانگی مین چونکہ بہت عرصہ تہا۔ تہوڑی دیر
مین تمام بازار وغیرہ دیکہہ لیا گیا۔
پہلے ہی اس مقام کا کچہہ تہوڑا سا ذکر لکہا جا چکا ہے
الگزنڈریہ سے دو کرسیان جہاز کے واسطے
خریدی گئین۔ الگزنڈریہ سے ۹ بجے روانہ ہوکر
شام کو سات بجے سویز مین داخل ہوئے راستے مین
اکثر گرمی بہت ہوتی ہے اور ریل مین اس قدر گرد
بہر جاتی ہے کہ جس کا بیان نہین۔ اس جوار مین
تربوز وخربوزے بہت کثرت سے ہوتے ہین
یہان سے ایک خط رجسٹر کیپٹن سدرلند صاحب

۹ جولائی مطابق ۱۱ شوال روز شنبہ

آج صبح سے کسیقدر گرمی ہے۔ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ابر کے آسمان پر نظر آتے ہین دس بجے کے قریب سے ایک ٹکڑہ ایک سو کیس میل پر داہنی جانب نظر آتا رہا تمام روز گرمی رہی اور تھوڑی تھوڑی ہوا بھی چلتی رہی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ مقام بیرن سے ہوا شروع ہوگئی۔ وہان سے راستہ عریض ہے چاہئے تہا کہ وہان زیادہ گرمی ہوتی۔ اون لوگون کو شاید ہمیشہ کا تجربہ ہے۔ اکثر شطرنج کا شغل دن گزارنے کے واسطے رہتا ہے۔ اکثر یورپین بیانو اور ڈرل بجاتے ہین۔ آج غلام جیلانی اور کمال خان جمعدار ہی دس بجے کے کہانے پر تھے اس جہاز پر مسلمان قوم میمن وغیرہ سے پردے

سے ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ ۹ بجے سب لوگون نے حاضری کہائی۔ لیکن لوگونکا وقت وہی دس بجے مقرر رہے۔ کمال خان جمعدار اور غلام جیلانی خان بہی اسی جہاز مین تھے۔ شب گذشتہ کو اسٹیشن پر ملے۔ معلوم ہوا کہ ایک ہفتے سے مصر مین مقیم تھے۔ جمعدار کمال خان ایک بہت بڑا کتّا لندن سے لائے ہین۔ نہین معلوم کہ ریڈ سی کی حرارت کا کیونکر متحمل ہوگا۔

تمام دن بہت اچہی طرح گذرا مغرب کے قریب گرمی معلوم ہوئی فی الفور پردے اوتار دئے گئے نو بجے ہوا مخالف جہاز کے بہت زور سے چلی لیکن جہاز کو تکان نہین ہوا کہ کیا بن مین گرمی معلوم ہوئی لیکن ڈگ پر اچہی ہوا تہی۔

اِس جہاز مین بجلی کی روشنی گیارہ بجے تک رہتی
ہے اور کسی جہاز مین بجلی کی روشنی دیکھنے مین
نہین آئی۔ معلوم ہوا کہ یہہ اب کے مرتبہ چین کو جائیگا۔

۱۱ جولائی مطابق ۱۹ شوال روز دوشنبہ

شب کو بہت گرمی تہی ڈک پر کچھہ آرام تہا تمام یورپین
ڈک پر سوتے ہین۔ ابر آنے سے بہت ہی گرمی معلوم
ہوتی ہے قریب مین جانور بہت نظر آتے ہین
شب کو ایک دو جہاز بائین طرف کو نظر آئے ٹہیک
نہین معلوم ہوا کہ کہان جاتے ہین ایک آدمی جہاز
کا ملازم مسمی عبد الرزاق اِسی جہاز مین ہے چند
سال کے پیشتر میرے علاقے مین دین اسلام
سے مشرف ہوا تہا۔ سب نوکرون کا یہان صدر ہے
ڈک پر پہلی شب نو اور دس کے درمیان ۹۱ درجہ

وغیرہ کے کام پر بہت نوکر لوگ انگریزون کے
برابر بلکہ اون سے زیادہ محنت سے کام کرتے ہین۔
۱۰ جولائی مطابق ۱۸ شوال روز یکشنبہ
کو گرمی بہت تہی کیا نبون مین ۹۰ درجے اور ڈک پر
۸۵ درجے تہی۔ اکثر وقت گذارنے کے لئے یورپین
لوگ پیانو وغیرہ کا شغل رکہتے ہین رات کی گرمی
کی تکلیف سے لوگ بہت بیقرار نظر آئے اور گرمی
کی بہت شکایت کرتے رہے۔ دس بجے کے بعد
سے سمندر کو کسیقدر جوش ہوا اور تہوڑی
ہوا بہی چلی۔ غلیظ ابر ہر سمت سے آسمان پر چہایا ہوا
ہے۔ ساڑہے دس بجے انگریزون نے اپنی نماز
ادا کی۔ ۲ بجے کے قریب ہوا پیچہے کی ہوگئی جہاز
بدستور چلتا ہے تکان زیادہ نہین معلوم ہوتی ہے

نہین رہا خیر عنایت الہی سے چند قطرے بارش ہوئی
سا ڑہے ۸ بجے کے قریب بیرن کا لیٹ ہوس
نظر آیا اکثر یوروپین بہت خوشی سے دکھلاتے
تھے تہوڑی دیر کے بعد ہوا کا بہت زور ہوا۔ چاہیئے
تہا کہ دو اور لیٹ ہوس نظر آتے لیکن نظر نہین آئے
ہر چند سگنل وغیرہ سے بہت کچہہ اشارے
کئے۔ لیکن کچہہ ٹہیک نہین معلوم ہوا۔ اس وجہ
سے جہاز کو چند منٹ کے لئے روک دیا۔ بعد
اسکے موافق عادت کے پہر جہاز چلنا شروع
ہوا اگر دو لیٹ نظر آتے تو درمیان سے جہاز
کا گذر ہوتا۔ کپتان کے خیال مین آیا کہ شاید ایک لیٹ
ہوس شکستہ ہوگیا ہے اور راستہ فقط ایک میل
بہت کم عریض ہے۔ اسوجہ سے جہاز بہت پہیر

گرمی تہی - حاضری کے وقت بہ سبب گرمی کے چہرے
پر مسکہ نہین آسکتا تہا نہایت گرمی تہی - ۲ بجے بائین
طرف پہاڑ بہت قریب نظر آئے - یوروپین کہتے
ہین کہ آج کل گرمی بہت کم ہے ہمیشہ اس سے دوچند
رہا کرتی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ ۸ بجے رات
سے سرد ہوا شروع ہوگی - صبح کو ۶ بجے کے جہاز
مقام عدن مین داخل ہوگا ۶ گہنٹے وہان لنگرانداز
رہیگا اور بعد اوسکے بمبئی کو روانہ ہوگا - اس
جہاز مین اول درجے کے کیابن ۷۵ اور پاسنجر
۱۴۰ ہین - اور دوم درجے کے کیابن ۱۶ پاسنجر
۴۰ ہین -

۱۲ جولائی مطابق ۲۰ شوال روز شنبہ
کل مغرب کو ایسی گرمی تہی کہ تہرمامیٹر دیکہنے کا خیال

ہین کہ اگر کوئی رسّی جہاز کی لٹکتی اونکو مل گئی تو اُس
سے لٹک کر فوراً جہاز پر آجاتے ہین کوئی جگہہ
باقی نہین رہتی جہان وہ نہین جاتے جہاز مین کوئلہ
تمام ہوگیا تہا اِس وجہ سے بہت سا کوئلہ لے لیا گیا
جہاز کے نوکرون نے جو بہت سے تربوز جہاز
مین خرید کر رکہے تھے اونہین عربون کے
بچون کے ہاتہہ فروخت کر ڈالا اکثر یورپین
شتر مرغ کے بیضے مقام مذکور سے خرید کر لائے
ہمارے نوکرون نے صرف ترکاری اور پان وغیرہ
خرید کیا زیادہ ضرورت گوسفندون کی تہی۔ مگر
معلوم ہوا کہ ان ایام مین عمدہ نہین ملتے ہین۔ جہاز
ٹہیک سات منٹ کم ۱۱ بجے بمبئی کی طرف روانہ
ہوا۔ پاو گہنٹے کے بعد مخالف ہوا شروع ہوی مغرب

کے راستہ سے لیگئے عدن مین ٹہیک ۶ بجے
جہاز داخل ہوا بفضلہ تعالےٰ دو خط (ایک راجہ
گردہاری پرشاد اور دوسرا کرنل مارشل کا) وصول
ہوئے - کچھہ ضروری چیزین خریدنے کے لئے
ڈاکٹر اور غلام محمد اور غوث خان کو کنارے
پر روانہ کیا - ایک پارسی جہاز پر آیا کہ جو کچھہ منظور
ہو مجھہ سے فرمایش کیجے - مین روانہ کیا کرون گا
کشتیون مین عرب کے بچون نے آکر شور و
غُل مچانا شروع کیا - اب تک گرمی بہت ہے
فقط شب کو تہوڑی دیر تک سرد ہوا چلتی رہی تہی
سوا چھہ بجے ڈاک کی کشتی داخل ہوکر عدن کو روانہ
ہوئی - اِس جہاز پر زیادہ سوداگرون کو نہین آنے
دیتے ہین - لیکن یہہ عربون کے بچے ایسے شریر

اگرچہ گرمی بہت تھی تھوڑی ہوا بھی آرہی تھی
اکثر صبح کو ۴ بجے سے جہاز کو ایسا صاف کرتے
ہین کہ ہمارے کارخانون مین گاڑیون کو بھی اتنا
صاف نہین کرتے۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک
جہاز نے ۳۲۲ میل چلا ہے۔ ۱۱ بجے سے جہاز کو زیادہ
تزلزل ہے۔ ڈک پر چلا نہین جاتا بہت دقت معلوم
ہوتی ہے۔ اکثر آدمیون کا چکر سے بہت بُرا حال ہو رہا
ہے۔ اِس وقت بہت سے لوگ رو برو میرے ڈک
پر بدحال نظر آتے ہین۔ دو کمسٹر ابھی بحث کر رہے
تھے کہ جہاز کو کل زیادہ تکان نہین ہوگا اسلئے کہ ہوا
داہنے طرف سے چلے گی ڈک پر پانی آئے گا
ویسا ہی ہوا کہ ڈک کے تمام کیابن تر ہو گئے۔

۱۴ جولائی مطابق ۲۲ شوال روز پنجشنبہ

کے قریب تک بہت تکان رہی۔ ۹ بجے کے بعد
تکان کم ہوگئی۔ بعض کہتے ہین کہ تین بجے یا ۶ بجے پھر
تکان شروع ہوگی لیکن فضل خدا سے نہین ہوئی
سر مغرب سیڑہی اور کشتیون کو مضبوط باندہ دیا۔
۱۳ر جولائی مطابق ۲۱ر شوال روز چہارشنبہ
شب کو آرام رہا لیکن ڈائینگ روم مین بہت گرمی تہی
اسوجہ سے کہانا مین نے ڈک پر کہایا۔ اسوقت ۸ بجے
ہین تکان نہین ہے۔ ابر ہے ہوا مین سردی نہین
ہے۔ اکثر جہاز کے لوگ بیان کرتے ہین کہ ایک
روز کے بعد ہوا وغیرہ بہت زیادہ ہوگی ہمکو خداوند
کریم سے قوی امید ہے کہ اپنے فضل و کرم سے بیڑا
پار کردے گا۔ شب کو کیابن مین سویا اس خیال سے
کہ نہین معلوم کہ کس وقت ضرورت جلد نیچے جانیکی ہو

تلے اوپر ہوئے جاتے ہین۔ سب لوگ شب کو کیابن
مین سوئے۔ سب سے بُرا حال دوساجی کا ہے۔ ہر ایک
حال لکھنے سے بہت طول ہوتا ہے۔ جہاز کے کیپٹن کہتے
ہین کہ انشاء اللہ تعالےٰ ۲۵ تاریخ روز یکشنبہ کو بمبئی
مین دوپہر کو جہاز پہونچے گا۔ ہم کو پہلا سفر ہے
تکلیف ہونی ضرور ہے لیکن جو لوگ ہمیشہ سفر کرتے
ہین اون کی مزاج بہی خراب ہین۔ شب کو چند جانور ہوا
کے خوف سے جہاز پر آگئے تھے۔

۱۵۔ جولای مطابق ۲۳۔ شوال روز جمعہ
شب کو بہ لنسبت شب گذشتہ کے ہوا کا زور کسیقدر
کم تہا۔ تین نئے ملازم جہاز والون مین سے پنکہے جہلنے
کے واسطے بمبئی تک نوکر رکہنے پڑے اسلئے کہ تمام
شب کیابن مین پنکہا چلتے ہین جس کی وجہ سے بڑا آرام

شب کو اس قدر تکان رہی کہ بیان نہین کیا جاتا
تمام رات گوسفند گائے اور بلخ نہایت چلاتے رہے
جہاز کی حرکت سے جب جانورون کا یہ حال ہو تو ہم سب بیچارون
کا کیا حال ہوگا۔ خیر سب کو تکلیف ہے لیکن عنایت
الٰہی سے مجھے کچھہ اثر نہین معلوم ہوتا ہے۔ ڈگ
سے کئی گز پانی اونچا ہوتا ہے۔ اس وقت دو
بجے ہین۔ لیکن دس بجے سے جو حال ہے وہی تکلیف
سب کو ہے ہم لوگ چکر کی تکلیف بالکل برداشت
نہین کر سکتے ہر چند کہ کیابنون مین جاکر سب کو کھانا
کھانے کی بہت تاکید کرتا ہون اس لئے کہ ایسی
حالت مین بھوکا رہنا منع ہے مگر وہ سب مجبور ہین اور لئے
کچھہ نہین ہو سکتا۔ میز کا یہہ حال ہے کہ باوجود
لکڑی کے چوکھٹے وغیرہ رکھنے کے سب برتن

بارش نہین ہوئی ہوا بہی موافق ہے جہاز پر پردے
دو تین روز سے برابر چڑہے ہوے ہین اوتارے
نہین گئے ہوا مین سردی زیادہ نہین ہے
لیکن تلاطم اتنک ویسا ہی ہے۔

۱۶ر جولائی مطابق ۱۴ر شوال روز شنبہ
کل سر مغرب خفیف سے بارش ہوئی چہت لگادئے
جہاز کو شب من کبہی کم کبہی زیادہ تزلزل رہا
اکثر طلوع قمر کے پیشتر پانی کو تلاطم زیادہ
رہتا ہے۔ اسوجہ سے تین بجے زیادہ تھا
صبح کو اکثر پرداز مچھلیان جہاز پر آتی ہین
جنکو جہاز کے بلیبان پکڑ کر کہاتے ہین۔ اب
اِسیوقت ۸ بجے ہین ڈک پر پانی آرہا ہے
ابر ہے آفتاب نظر نہین آتا ہے دو گہنٹے سے تہوڑی

رہتا ہے۔ کل کے روز گھڑی ۲۵ منٹ زیادہ ہوی
تہی آج اور ۲۳ منٹ کرنی پڑی۔ پرسون ۱۲ بجے سے
کل ۱۲ بجے تک ۳۲۲ میل جہاز چلا۔ آج ہم لوگ اچھے
نظر آتے ہین کسیکو زیادہ تکلیف نہین ہے تموج
کسیقدر کم ہے اور کچھہ عادت بہی ہو گئی ہے۔ پانچ
روز کا عرصہ ہوا کہ کمال خان جمعدار نے ایک
چھڑی مجھے اور ایک دوساجی کو اور ایک برنجی مہر
معہ نگ کے غوث خان کو تحفے کے طور پر دی شب
کو ڈک پر کھانا ہوا ڈائینگ روم مین گرمی بہت
رہتی ہے لوگ کہتے ہین کہ میل کا جہاز آج ملے گا
اگر دن کو ملا تو نظر آئے گا اور اگر شب کو گیا تو معلوم
نہ ہو گا۔ کل ۱۲ بجے سے آج ۱۲ بجے تک ۳۳۴ میل
جہاز چلا۔ ابر کل شب سے بہت ہے لیکن بفضلہ تعالے

قطعہ تاریخ طبع کتاب من نتایج افکار جناب

مولوی سید سجاد علیصاحب نائب معتمد

مجلس انتظامی پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ

مرحوم و مغفور

| | |
|---|---|
| گشتہ ہرگاہ این صحیفہ نو | از دبیر شہیر خوش آہنگ |
| سال تاریخ شد ز روی جمل | یادگار از امیر رفعت جنگ |
| | ۱۳۲۱ ھ |

ایضاً از نتیجہ فکر عالیجناب مولوی ڈاکٹر

تہوڑی باریک بوندین ہین اور پھر موقوف
ہو جاتی ہین جہاز پر ایک لاٹری ہوئی کہ آجتک
مین جہاز کتنا چلا چندے مین ۳۰ روپئے جمع ہوے
یہہ لاٹری کو جہاز کے ڈاکٹر نے جیتی یہان سے
بمبئی ۳۲۳ میل ہے انشا اللہ تعالے کل
۱۲ بجے اپالو بندر پر پہونچین گے اسوقت تین بجے
ہین ہوا بہت موافق ہے لیکن جہاز کو تزلزل
ہے جہاز کے سفر کے واسطے جو چیز لازم ہے
وہ آیندہ لکہی جائیگی لیکن پختہ رائے ہے کہ بارش
کے آیام مین جہاز کا سفر خطرناک ہے
بغیر اشد ضرورت کے بارش کے دنون
مین سفر نہ کرے فقط

تمت بالخیر

# رامپوری

طرفہ کارے است از دانشوری
تیجرائے آن صاحب رائے رسید

وقت ختم طبع این عبد الحفیظ
طالب لطفِ خداوند مجید

از سر بام فلک در عیسوی
ذکر خیر آسمانجاہی شنید

۱۹۰۳ء

مادۂ تاریخ طبع رقمزدۂ کلک جناب

مولانا مولوی محمدؐ عبد الجلیل صاحب

نعمانی مؤلف تائید ربانی وغیرہ

شاہ محمد عزیز اللہ صاحب علاقہ

فوج باقاعدہ نواب صاحب مرحوم و مغفور

منشی زیبا خصائل تیجرائے
ذی فتوت صاحب ذہن رسا

خوب عمدہ آپنے لکھی کتاب
واہ واصد آفرین صد مرحبا

اتفاقاً فکر مین تاریخ کے
مصرعۂ تاریخ بہی ہاتہہ آگیا

از سر ابجد ہوئی تاریخ طبع
خوب ہی احوال تاریخی ہوا

۱۹۰۳ ع

تاریخ طبع از رشحات خامہ جناب

منشی محمد عبد الحفیظ خان صاحب

# طبع وقاد و ذہن نقاد منشی فیض محمد خان صاحب خوشنویس دارالطبع سرکار عالی

آن صحیفہ کز آسمان جاہی
مشتہر شد میان اہل صفا

رشحہ خامۂ دبیرے ہست
کہ بگویند تیجرائے ورا

آن دبیرے کہ از اصابت رائے
بے عدیل و نظیر و بے ہمتا

آنکہ ذی فہم نیک پندارد
دایماً رائے مستنیرش را

ذات والاش از تکلف پاک
در ولا نیز او حد و یکتا

وانکہ در کیش خویش لاثانی
وز ریا و تصنع است جدا

باد در پایگاہ پایۂ او
مایۂ برترینِ عز و علا

سالِ طبعِ صحیفہ طبعم گفت
زہے احوال اعظمِ امرا

۱۲۷۱ ھ

واوستاد نواب افسر الملک بہادر

کرنل و کمانڈر انچیف افواج وائیڈیکانگ

اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور

حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالے

سوانح عمری نواب سر آسمانجاہ مرحوم طبع ہوئی

۱۳۲۱ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب ہذا طبعزاد صاحب

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۵۰ | ۷ | رعا | رعایا |
| ۵۶ | ۸ | لارڈ رہن | لارڈ رپن |
| ۵۷ | ۱۳ | کورنمنٹ | گورنمنٹ |
| ۵۹ | ۱۳ | استرخوان | دسترخوان |
| ۶۸ | ۱ | کبہو | کبھی |
| ۷۰ | ۱ | مشابعت | مشایعت |
| ۷۵ | ۵ | گونیر | گورنر |
| ۷۸ | ۶ | سدرلیڈ | سدرلنڈ |
| ۷۹ | ۱۲ | ڈنڈلرکیاسٹل | ڈنڈسرکیاسٹل |
| ۸۳ | ۷ | نارتہ بروگ | نارتہ بروک |

# غلط نامۂ صحیفہ آسمان جاہی

باوجود نہایت اہتمام صحت کاپی و پروف
چند غلطیاں رہگیں جو لازمۂ انسانی ہے لہذا
ناظرین سے التماس ہے کہ قبل مطالعہ کتاب
اس غلط نامہ کی رو سے کتاب کو صحیح کرلیں۔

## حصۂ اول

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| | | | |
| ۳۰ | ۲ | سگرٹری | سکرٹری |
| ۳۷ | ۱۲ | بلگرپ | یلغرپ |
| ۳۸ | ۴ | یال کھیڑا | بیل کھیڑا |

# غلط نامہ حصۂ دوم صحیفہ آسمانجامی

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۲۸۵ | ۴ | اوترے تھے | اوتری تھین |
| ۲۸۷ | ۷ | ڈامی نیکو | دامی نیکو |
| ۲۸۰ | ۱۲ | مشاجت | مشایعت |
| ۳۵۵ | ۳ | بکہگم | بکنگہم |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۸۳ | ۸ | سرئیل | سرپل |
| ۸۴ | ۸ | اسکاٹ لیڈ | اسکاٹلنڈ |
| ۹۹ | ۸ | جائے | جائی |
| ۱۱۸ | ۱۳ | اڈمٹرشین | اڈمنسٹریشن |
| ۱۲۷ | ۱۳ | مع سٹ | موسٹ |
| ۲۰۹ | ۷ | دونو | دونون |
| ۲۲۱ | ۴ | اپنی | اسکی |
| ۲۲۸ | ۷ | لرائیل | کرانیکل |
| ۲۵۳ | ۶ | پریس | پرنس |
| ۲۷۵ | ۴ | آپ پروانہ | آپ پر پروانہ |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| ۳۸۲ | ۵ | جنگا | جسکا |
| ۳۸۴ | ۳ | انج | اپنج |
| ۳۸۷ | ۸ | چنپوا | جنیوا |
| ۳۸۷ | ۱۲ | لنگ | لیک |
| | ۴ | منٹگمری | منٹگمری |
| | ۱۳ | آئے | آیا |

FRSITY OF HYD
Mar Pub
LIBRAR

مولفهٔ

خاکسار نیاز پیرای تیجرای رکن مجلس انتظام

پایگاه و مهستم خزانه علاقه نوابصاحب

مرحوم و مغفور

در مطبع صاحب دکن مطبوع شد